

Vol. II
No. 19

Wednesday
7th October, 1953



**HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY
DEBATES**
Official Report

**PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN
QUESTIONS AND ANSWERS**

CONTENTS

¶

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Wednesday, 7th October, 1953.

The House met at Half Past Two of the Clock

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

Questions And Answers.

(See Part I)

Motion for Adjournment re: Satyagraha by the Members of Scheduled Caste Federation.

مسٹر اسپیکر - میرے پاس اڈجر نئٹ موشن کے بارے میں ایک نوٹس آئی ہے۔ مجھے اس کے پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے مگر آنریل سینیٹر جاہیں تو میں پڑھتا ہوں۔ وہ یہ کہتے ہیں۔

This House do adjourn to discuss a matter of definite public importance, namely,—

Lands that were allotted to the Schedule Caste members prior to the year 1949 and after are now being taken back by the Government. In protest of such an action the Marathwada Scheduled Castes Federation have started a satyagraha. In this connection a Satyagraha centre has been established at Ondoangaon, taluk Silod, district Aurangabad. On 4-10-1953 police assaulted the public and arrested 400 persons belonging to schedule Caste who had come there to register their names to offer Satyagraha. The Police have confiscated the portrait of Dr. Ambedkar and also arrested the General Secretary of Schedule Caste Federation of Aurangabad district without detention order or warrant of arrest. Further the Police take the high-handedness of hand-cuffing the Satyagrahis and march them around in the form of a procession with band and music. The Police authorities are harrassing and thrashing the people in the district in extremity. Such an action of the Police may kindly be discussed in the Assembly in the interests of public safety and thus justice be meted out.

لیکن اس نوٹس میں خود انہوں نے ارجمنٹ نہیں بتایا ہے۔ ہمارے روں کے لحاظے میں ظاہر ہے کہ () یہ ڈیے نوٹسے میں
It must be urgent ()
— عام طور پر آرڈریزی ایمیسٹریشن اف لا ()
day to day matter ()

(Ordinary administration of law) کے تحت لوگ گرفتار ہونے ہیں اور ان کے مقابلہ میں کارروائی کی جاتی ہے۔ اس وجہ سے میں اس کو اہم نہیں سمجھتا۔ شری مادھو راؤ نلیکر (ہنگولی - محفوظ) میں نے پہلے ہی اس الگر نہست موشن کے امپارنس (Importance) کو بتایا ہے۔ اس طریقہ سے یہ موشن نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ شیدولڈ کاست کے لوگوں کو سنہ ۱۹۴۹ کے پہلے اور اس کے بعد جو زینیات دی گئی تھیں اور ان پر لوگ جو چھے سات میٹسال سے باپتر تھے اب گورنمنٹ ان کو فارسٹ یا گائزان کے نام پر واپس لے رہی ہے۔ اس کے احتجاج میں مرہٹواڑہ شیدولڈ کا مشین فیڈریشن نے ستیہ گرہ شروع کی جو عدم تشدد کے اصول پر شروع ہوئی۔ دس دن سے ستیہ گرہ جاری ہے۔ اور ستیہ گرہی پر امن طریقہ پر ستیہ گرہ کر رہے ہیں۔ لیکن حیدرآباد کی حکومت کی پولیس جو ہمیشہ ظلم کرنے کی عادی ہے ستیہ گرہیوں پر ظلم کر رہی ہے۔ مجھے میں ہٹواڑہ شیدولڈ کا مشین فیڈریشن کے صدر کی جانب سے کل رات ہی میں ایک لیٹر وصول ہوا ہے اس میں انہوں نے صاف لکھا ہے کہ اندل گاؤں تعلقہ سلوٹ میں جو ستیہ گرہیوں کا سٹری ہے چار سو سیٹی گرہی لوگ آگئے ہیں..... پیسٹر اسپیکر۔ آپ نے یہ سب بتلا دیا ہے۔

شری مادھو راؤ نلیکر۔ یہ مسئلہ اہم ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس مسئلہ پر یہاں ڈسکشن ہو اور اس پر گورنمنٹ کی پالسی معلوم ہوتا کہ ستیہ گرہ کے بارے میں دوسرے ضلعوں میں کیا عمل ہونا چاہیے اس پر غور کیا جاسکے۔ اس لئے یہ موشن لایا گیا ہے۔ پولس نے صرف اتنا ہی نہیں کیا بلکہ ڈاکٹر ایسید کرکی جو فتوور کی گئی تھی اس کو بھی ضبط کر لیا۔ اور ستیہ گرہیوں پر مار پیٹ کی۔ ان کے سربراہیکار وکھکر دھپٹے بجا کر انہیں گاؤں میں پھرایا گیا۔ یہ میں ہٹواڑہ کا ہے مسئلہ نہیں بلکہ حیدرآباد کی ۱۹۴۶ لاکھ اچھوٹ عوام کا مسئلہ ہے اس کے لئے عوام چیخ پکار کر رہے ہیں زینیات و اس لی جا رہی ہیں۔ اس سلسلے میں خود ریونیو منسٹر سے ملا تھا۔ ڈاکٹر ایسید کرنے بھی جولائی میں ایک لیٹر لکھا تھا لیکن گورنمنٹ کی جانب سے جواب نہیں آیا اور ستیہ گرہ شروع ہوئے۔

مجھے ایدھے کہ ان حالات میں ڈسکشن کی اجازت دیجائیگی۔

پیسٹر اسپیکر۔ آپ نے ۲۸۔ ستمبر کو بھی اس بارے میں سوال ہو چکا تھا اگر آپ کو اس سے بھی اطمینان نہیں ہوا تو ڈسکشن کے لئے درخواست دیجئے غور کیا جائیگا۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے (ایا گواہ) گو آپ نے رونگ دیدی ہے۔ لیکن یہ مسئلہ فی ہے۔ ثوڑی افسوس ریشن کا نہیں ہے۔ زین لینے کی کوشش کی جا رہی ہے اس بارے میں ڈاکٹر ایسید کرنے بھی حکومت سے ہو چکا ہے۔ یہ مسئلہ ایسا ہے کہ ہوئے اٹھٹ میں اس کے پہلے جانے کا نکان ہے۔ اگر ہافز میں بحث ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی ہرج نہیں ہے ڈھارنیت کو اپنی پالسی طے کرنے میں سہولت ہو سکتی ہے۔

مسئلہ اسپیکر - اس بارے میں آدھ گٹھے ڈسکشن کے لئے درخواست دیں تو اس پر
غور کیا جائیگا -

L. A. Bill No. XV of 1953, the Hyderabad Agricultural Debtors relief Bill.

Minister for Rural Reconstruction and Education (Shri Devi Singh Chauhan) : Sir, I beg to move :

"That L. A. Bill No. XV of 1953, a Bill to consolidate and amend the Law for the Relief of Agricultural Debtors in the State of Hyderabad, be referred to a Select Committee, consisting of

1. Shri Govindrao More.
2. Shri Pulla Reddy.
3. Shri Virupakshappa.
4. Shri Srihari.
5. Shri Jagannatharao Chanderki.
6. Shri Sipatrao Newasekar.
7. Shri G.Raja Ram.
8. Shri Ankushrao Ghare.
9. Shri B. D. Deshmukh.
10. Shri K. Ananth Ram Rao, and
11. the Mover of the Bill with instructions to report by 30th November, 1953.

Mr. Speaker : The question is :

"That L. A. Bill No. XV of 1953, a Bill to consolidate and amend the Law for the Relief of Agricultural Debtors in the State of Hyderabad, be referred to a Select Committee, consisting of--

1. Shri Govindrao More.
2. Shri Pulla Reddy.
3. Shri Virupakshappa.
4. Shri Srihari.
5. Shri Jagannatharao Chanderki
6. Shri Sipatrao Newasekar.
7. Shri G. Raja Ram.
8. Shri Ankushrao Ghare.
9. Shri K. Ananth Ram Rao.
10. Shri B. D. Deshmukh, and
11. the mover of the Bill with instructions to report by 30th November, 1953".

The Motion was adopted.

L. A. Bill No. XXIX of 1953, the Hyderabad Leprosy Bill, 1953.

Minister for Public Works, Medical & Public Health (Shri Mehdi Nawaz Jung) : Sir, I beg to move :-

"That L. A. Bill No. XXIX of 1953, a Bill to provide for the segregation and medical treatment of pauper infectious leprosy patients and the control of all infectious leprosy patients, be read a first time".

Mr. Speaker : Motion moved

* شری مہدی نواز جنگ - اسپیکر - جذام جسے خراب مرض کے بارے میں یہ محسوس کیا جا رہا تھا کہ یہ حیدر آباد اسٹیٹ کے بعض اضلاع میں بڑی طرح پھیل رہا ہے۔ خصوصاً اضلاع عثمان آباد - نظام آباد یا اور عادل آباد کے کچھ حصے بہت زیادہ اس مرض سے متاثر ہیں۔ آس مرض کے مفلس بیمار اس مرض کو اپنا ذریعہ آمدی بنا لیتے ہیں اور وہ تدابیر ملحوظ نہیں وکھتے جو اس مرض کو نہ پھیلانے کے لئے ملحوظ رکھنے چاہئیں۔ علاوہ ازین وہ ادھر ادھر شہر میں گیوم کر ایسے مناظر پیدا کرتے ہیں جو کسی دوسرے مہذب ملک میں نظر نہیں آتے۔ دیگر مقامات پر بھی اس کے لئے قوانین ہیں۔ ان پر پابندیاں ہیں۔ انہیں ملحوظ رکھتے ہوتے اور مقامی حالات کے پیش نظر یہ مسودہ قانون بنایا گیا ہے۔ ایڈ ہے کہ یہ مسودہ قانون بغیر کسی بحث و مباحثہ کے منظور کر لیا جائیگا۔

[MR. DEPUTY SPEAKER IN THE CHAIR]

شری سی ایچ۔ وینکٹ رام راؤ۔ (کریم نگر) آریبل منسٹر فار مذیکل ایئٹھ ہلنے نے جو لپریسی بل (Leprosy Bill) پیش کیا ہے میں کہونگا کہ وہ بہت اچھا ہے۔ مگر ایسے کئی ایکٹس ہیں جنہیں ہر ڈپارٹمنٹ نے منظور تو کروایا ہے نظام کے زمانے میں بھی ایسے کئی پرا گریسو ایکٹس لائے گئے یہ کہنا کوئی مبالغہ نہیں۔ قانون قولداری جس پر آج کافی بحث و مباحثہ ہو رہا ہے وہ بھی اسی زمانہ کا رام راج ہے۔ نظام کو اپنی زمانے میں اسٹیٹیوٹری بک میں نئے نئے قوانین رکھنے کی عادت سی تھی۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ اس پر کہاں تک عمل ہوا۔ وہ انہی جگہ ہڑے ہوتے ہیں۔ عوام کو عمل لا کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ وہ صرف کاغذ پر رہتے ہیں۔ متعلقہ منسٹر سے پوچھتے ہیں تو بتلاتے ہیں کہ یہ کار گزاری کی گئی وہ کی کی۔ میں موہانیل مذیکل یوٹس کا حوالہ دونگا۔ یہ ۸ یوٹس ہیں۔ ۸ مسٹر کٹس میں ایک ایک ہے۔ اگر اسکو صحیح طریقہ پر چالایا جائے تو غیر معمولی فائدہ ہو سکتا ہے۔ لیکن دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ حقیقت میں عوام کو اس سے کتنا فائدہ ہوا۔ اس میں ایک ڈاکٹر اور ایک ہلتے انسپکٹر ہوتا ہے۔ ضلع میں دو ڈھان سو دیہات ہوتے ہیں۔ وہ یوٹس ہے دن دو یوٹ کرنے کے پہلا دینا ہے کہ.....

شری مہدی نواز جنگ - پوائیٹ آف آرڈر - اسپیکرسر - یہ بحث اس قانون سے غیر متعلق ہے۔ اس اندیشہ کے تحت کہ اس قانون پر عمل نہ ہوگا یہ کہنا کہ یہ قانون بیکار ہے صحیح بحث نہیں۔ جو قانون آپ کے سامنے پیش ہوا ہے اسکو منظور یا تما منظور کیا جاسکت ہے یا اسیت ترمیم کی جا سکتی ہے لیکن یہ اندیشہ ظاہر کرنا کہ اسپر عمل نہیں ہوگا یہ قبل از وقت ہے۔

شری می ایج - وینکٹ رام راؤ - اسپیکرسر - یہ ایک لپریسی بل ہے۔ اسکے ضمن میں یہ مثال دیجاسکتی ہے کہ جس طرح فلاں اسکیم پر عمل نہیں ہوا اسی طرح اس پر عمل نہ ہو تو یہ ایکٹ بیکار ہوسکتا ہے۔ میں جو کہ رہا ہوں وہ بحث کے دائڑہ میں ہے۔ اس کے موقع متنا چاہئے۔ میں سانتا ہوں کہ منسٹر صاحب سے جب کبھی کسی معا منہ میں ویریٹیشن کیا جاتا ہے تو وہ حد سے زیادہ همدردی سے پیش آتے ہیں۔ لیکن نکنیکل معاملات میں اگرپی۔ ڈبلیو۔ ڈی کا ہوتا ہارڈیکر صاحب اور ہیلتھ کا ہوتا کھتری صاحب سے رجوع کر دینا اور نکنیکل کہکر آگر یہاں دینا مناسب نہیں ہے۔ ایک ایکٹ بنایا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں یہ بحث کی جاسکتی ہے۔ ایوان کے سامنے میں ایک دوسری اسکیم کے بارے میں اپنے تعبیرات لارہا ہوں۔ موبائل مڈیکل یونیٹس کے ضمن میں اس سے پہلے یہی میں نے آپکے سامنے اظہار کیا تھا تو کہا گیا تھا یہ موبائل مڈیکل یونیٹس نے پندرہ دن میں دورہ کر کے اتنے ہزار پیشنس (Patients) کا علاج کیا ہے۔ جب ہم اسکے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہ کہاں کہاں علاج کیا گیا تو پہنہ نہیں چلتا۔ یہ چیزیں صرف پیپر (Paper) پر رہتی ہیں۔ جس طرح یہ پیپر پر رہتی ہیں اوسی طرح فیلڈس (Fields) پر بھی رہیں تو اچھا ہے۔ دیرہ سال پہلے میں نے لپریسی (Leprosy) کے انسداد کے لئے کہا تھا کہ کئی لوگ جو اس میں مبتلا ہیں بازاروں میں پھرتے ہیں ندی نالوں میں نہائے ہیں ان چیزوں کو روکنے کا انتظام کیا جائے تو جواب دیا گیا کہ لپریسی کلینیک کے لئے ہر ضلع میں ایک کپاؤنڈر کو دس روپیہ الونس دیکر اس مرض کے علاج کا انتظام کیا گیا ہے۔ لیکن جب میں نے اس بارے میں دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ سب کاغذات پر ہی ہے حقیقت میں ایسا انتظام تو نہیں ہے۔ میں بعض مثالیں اسلائے پیش کر رہا ہوں اس وقت اس بل کا تفصیلی جائزہ لونگا۔ بہر حال یہ ایک ایسا صرف ہے جسکو جلد سے جلد روکنا چاہئے۔ یہ صرف ایسا ہے کہ اس میں لاکھوں نہیں تو ہزاروں لوگ مبتلا ہیں اور بازاروں میں کھلہم کھلا پھرتے ہیں اور ندی نالوں میں لشان کرتے ہیں اسلائے اس چیز کو روکنا ضروری ہے۔ اس بارے میں ایکٹ لائے ہو میں موجودہ منسٹر کو مبارکباد دونگا لیکن ساتھ ساتھ یہ بھی عرض کروں گا کہ اسکو علی جامہ پہنانے میں کسی قسم کی کوتاہی نہ پرتبی ورنہ بل کا ہونا نہوئے میں داخل ہوگا۔

श्री. गोपालगांधी देव (मुद्दोळ)

माननीय अध्यक्ष महोदय, आज यह जो लेप्रसी बैंकट आवाम के सामने आरहा है वह आना बहुत जरूरी था। और आज बैद्रित के सामने यह कानून लाया जा रहा है जिसके लिये मैं आनंदेवल मिनिस्टर माहवको धन्यवाद देता हूँ और अन्तेंने यह कानून आज यहां लाया जिसके लिये मैं अनुका शुक्रगुजार हूँ। बड़ुन चिनों में अभि तरह का अंक लेप्रसी बैंकट आज यहां आ रहा है। अनुसकी अंक ज्ञान पाद्यवर्भूमि है। अस्मानावाद में लेप्रसी बहुत बढ़ रही है। विदर में भी जिस रोग में बढ़ती हो रही है। मैं अपने नांदेड कि हृदयक तो कह मकता हूँ कि नांदेड जिले के देगलुर के आसपास के मवाजिगांव में अभि लेप्रसी से काफी लोग मुनामिर हो रहे हैं। और अभि स्थानों में लेप्रसी बढ़ रही है। मैं अंक आयुर्वेद का जानकार हूँ और असलिये मैं आयुर्वेद या मेडिकल नुकनेन्त्रर से यह कह सकता हूँ कि यह अंक चौर विमारी है। यह विमारी चौरी छिपे आती है। बहुतसे लोग अंक होने हैं जो कि अपनी विमारी छिपाते हैं और अंक से लोग ममाज में आने के लिये भी बहुत हिचकिचाते हैं। अंसी अंक यह विमारी है जो इसरे लोगों को लगती है यह बात अनुकी समझ में नहीं आती। और असलिये वह अपनी बीमारी छिपाने की कोशिश करते हैं।

अभि बीमारी के दो हिस्से होते हैं। अंक हिस्सा अंसा होता है कि जिस में सांसर्गिकता नहीं होती है। यह लोग समाज में धुमते हैं तो भी समाज में अनुकी बीमारी फैलती नहीं है। अंसी जो बीमारी रहती है अस्मसे समाज मुत्सर नहीं होता है। अंक की बीमारी जिसमें दूसरे को नहीं लगती है। लेकिन दूनरा हिस्सा अंसा होता है जो कि संसर्ग जन्य होता है। दूसरे लोगों के संपर्क में आने से यह बीमारी ज्यादा बढ़ती है। ज्यादा तर अंसी बीमारी यात्रा आदि स्थानों में बढ़ती है। जहां यात्रा रहती है या मदरसे रहते हैं या सिनेमा आदि रहते हैं, जहां ज्यादा तर लोग अिक्टूबर हुआ करते हैं अंसे स्थानों में असल बीमारी के बढ़नेका ज्यादा डर रहता है। अंसी जगह यदि यह लेप्रसी के लोग जाने हैं तो यह बीमारी बढ़नेका अंदेशा रहता है। अस्मानावाद जिलेमें तो २० हजार लोग अभि बीमारी से मुक्तासिर हो रहे हैं। बीदर में भी आजकल यह बीमारी काफी बढ़ रही है। यह मसला तो आज अंक अहम मसला हो गया है। जल्द यह बैंकट न लाया जाता और जिसके लिये जल्द कोशिश न हो तो डर है कि यह बीमारी काफी तेजीसे बढ़ेगी। निजामावाद में डिव्हिल्सी नामका अंक स्थान है जहां पर यह बीमारी काफी बढ़ रही है। यह बढ़ती हुयी बीमारी को रोकने के लिये जिस बैंकट की बहुत जरूरत है। और जिस बात को महसूस कर के यह बिल लाया गया यह बड़ी बच्ची बात हुजी।

जिस कानून को जल्द बिसलिये है कि अगर कोई लेपर जो जिस बीमारी से लगा हुआ हो भकान में रहे तो अस्मको जबरदस्ती लेप्रसी के केंद्र में ढालने के लिये अंसा कोई कानून बबतक हुआरे सामने नहीं था। मैं अंक आयुर्वेदिक का सेवक हूँ। मैं जानता हूँ कि यह बीमारी किस तरह बढ़ती है। यदि अंसा बिमार आता है तो असे लेपरसी केंद्र में रखना ज्यादा अच्छा होता है और जिस तरह यदि वर के लोगों को बुस बीमार को कहा जाय कि तुम्हें चिकित्सा केंद्र में रहना पसिखे और वर में नहीं रहना चाहिये तो लोग जिसको नहीं मानते हैं। बीमार अंसा नहीं बच्चाता है कि मेरे जिस तरह खें से दूसरों को बीमारी होती। वह जिस बात को महसूस ही नहीं

करता है और खुदी के साथ मकान में रहता है। यादा, इवल, बाजार, भीमी स्थानों में जाता है जहां और लोग भी अिकठड़ा हुआ करते हैं, जहां पानीका संबंध आता है। वड़ों ज्यादा तर यह बीमारी बढ़ती है। यह सब देखते हुए ही ऐसे ऑफर की जरूरत है। ऐसे मरणों को लाजमी तौर पर अलग केंद्र में पहुंचाया जाय। और अनुके लिये दिल्ली का अलग केंद्र हो। और वहां पर अनुकी सब तरह की व्यवस्था हो। यह बीमारी क्यों ज्यादा बढ़ती है अिसके बारे में अलग अलग राय है। कोई डॉक्टर कहते हैं सरकार जो गंभीर है और जो गंभीर अप्पेमाल कर्नी है असके खाने से यह रोग बढ़ता है।

‘ अिस रोग की यह खासितत है कि छोटेखोटे नवजावान जिनकी अुम्र १५ साल में कम है औसे लोगों को यह बीमारी ज्यादा तर होती है। और अिस में जो मन्त्रिकल्प रोग है वह नौ बहुत ही जटिल बहुत है। हमारे ऐसे बहुत सारे बीमार समाज में घृषा करते हैं अनुके लिये यह अँकुर आता बहुत जरूरी है। और अूसके साथ माथ अिनकी अच्छी व्यवस्था भी होती चाहिये। क्योंकि यह रोग दया के काविल है। अिस रोग में बहुत काञ्च होता है। हाथ पांवों को अंगूचलियां ढूढ़ती है। शरीर की अंगार होती है बहुत जलन होती है। शारीर की अंगार होती है और ऐसे आदर्मा भरने के लिये तथार हो जाते हैं। मेरे अेक संसादिक मित्र हैं जिन्हें वह रोग हो गया था। वे अिस रोग से बहुत परेशान थे। अनुको बहुत तकलीफ हो रही थी। वे समाज में मिलने तक नहीं थे। वे अेक नदी के पास अकेले ही रह ते थे। समाज अनुको अपने पास नहीं आने देता था। अनुके दो मित्र थे जो अनुकी सेवा किया करते थे। ऐसे लोग दया के पात्र होते हैं। हम सब लोगों को ऐसे लोगों की सेवा करनी चाहिये। आप तो जानते ही हैं कि महात्मा गांधी जी के पास अेक शास्त्री रहा करते थे और वे अिस रोग से ग्रस्य थे। महात्मा गांधी वरावर अनुकी सेवा किया करने थे।

जिसी कारण से यह अँकट लाने की जरूरत हैं अिनकी सेवा अच्छी तरह हो सके और यह रोग ज्यादा फैल न सके। अिसमें यह भी होना चाहिये कि अिनके लिये स्वनन्त्र केंद्र स्थाने जाने चाहिये। यदि अिस रोग से कोअी ग्रस्त हो तो अुमे लाजमी तौर पर अिस केंद्र में शरीक करके अुसके दबादार्ह का अित जाम किया जाना चाहिये। अितना कहते हुअे में अपनी तकरीर खत्म करता है।

శ్రీ గోపిడి గంగారెడ్డి (పెరుత్తి-జనరల్) :-

పూజనీయ అధ్యక్షా, స్వామి,

ఇప్పుడు ఒక్కటిక్కుమాత్రి వారిపోరీ తాఫలకు చుంబంధించినపుడుచే బీమ్మలును తెచ్చున్నారు. ఒకరీపిషాచి ఒకరీకి ఉత్సాహం కలుపుతోనే. అదే మేలేగాని, కింగ్ గానే ఒక మంత్రి తనకు సంబంధించినటువంటి బీమ్మలు తెచ్చే, ఇంకా ఒక మంత్రి “నేనుకూడా ఒక బీమ్మ ఎందుకు తీసుక రాకూడు?” అని ఉత్సాహం కలిగి, బీమ్మ తెచ్చున్నారు. ఈ బీమ్మలు అనువాదము చేయించి యస్తూమంచారేగాని అగ్రణిశీల్ బీమ్మలు ఎచ్చినప్పుడు అనువాదము కూడా చేయించి యస్తూమంచారేగాని అగ్రణిశీల్ బీమ్మలు అంగ్రేషీల్ యస్తూర్ అప్పుడే అనువాదముకూడా చేయించి యివ్వాలి.

“ కుశ్మారికే భావి: “ కట్టమాన్యం కుశ్మారికు తీగింది. “ గోవాల్కె చెట్లను ఇస్తాము ” అన్నారు— వోల్కెము తీగింది. “ అప్పుడి కుశ్మాల్కె తేకుండా చేస్తాము ” అన్నారు చిశ్మ క్రాసు చుట్టూ చుట్టూ మాత్రించాడు. “ రోగులు వున్నవాళ్ళకు, రోగులేకుండా చేస్తాము ” అంటుంచు అప్పుడించు మాత్రించాడు. ఏప్పుడుఫలు అయిపోయిందో చూడండి. (నవ్వు) కాని ఇవి తీఁచుకుటకుం గొఱ్చేచుకుపేసానే “ కేరఁ లక్ష్మిము, బాటిలో గబ్బితాలంకాపు ” అన్నట్లుంది.

“ నాం సోనావాఅి, గణథామధ్యం గుండ్ల నాహిం ”

ఇస్తు అంచులు దీపాలికనే ఒక భోగును, ఇస్తుల్ని అనారోగ్య వివారణకనే ఒక భోగును తెచ్చాడు. కాఁ దీపిఁ కుశ్మాలు పోనే కసాడిలుస్తున్నదో, అంతకున్న ఎక్కువ స్వీం ఈకొసూను లో చూస్తున్నాము. ఈ క్రాసులు అసాధువు చేసి అప్పుండును, అంగ్రేజీలో ఉదిపించాము దూకు అసాధువు చేయాడు ఒకే తేడిక. తేడిలో అంగ్రేజీ తెలిగిల ఒకరిగ్గారకు పోవాలి. వారు అంటులో శుభై తెలారుకోడి మాకు చెప్పాడి. ఈ కాఁసూనుపలన కుశ్మాబాటు ఏలుతుప్పున్నదో, వాఁకు రాప్పుమా ఏకుపు వున్నదే. స్వీము ఎం వంటులు, కుశ్మాబాటులు ఎం వంటులున్నది. ఈ కుశ్మారోగులో అప్పు కుశ్మాలున్నాయి. చర్చ కుశ్మారోగిఁ తీసుకు వెళ్లేవి దీనిలో చెప్పులేదు. ఎదీ అంటు రోగూ? ఎవి ఏంబుకు కుశ్మా తుస్తున్నదో వాని విషయా ఏమి అలోచన చేయలేదు. కాని పోలీసుకు దుక్కన్ వుర్కే కుశ్మారోగి అని అసమాను కలిగిందని బితావారంటు గిరఘ్తార్థచేసి తీసుకుటాడు. ఏక్కుమే జీత్తాకు ఒక అన్నిపెక్కురుంటాడు. కుశ్మారోగి అని అసమానించి బితావారంటు గిరఘ్తాగువేసి తీసుకుపటే అన్నిపెక్కురు సూచి మేంజ్స్టోర్టు వద్దకు పంపుతారు అనేను రోగిఁ కుశ్మాపెక్కుడు చేపేరే, అవే అమధ్యమని రోగి అన్నట్లుయితే అదాలతీలో జేమీల. సమస్తాపాయా. రోగులేఁ సాక్షివేస్తే రోగిఁ విషమల చేస్తారు. పేమీలు సమస్తున్నప్పుడు ఇకొన్నిమారుకూడా పాలిపెట్టుకుప్పుని ఈ భోగునులో వున్నది. కాని మొట్టమొదటు గిరఘ్తా చేసేస్తే జమాన్తీకు రోగికా ఎంచుకు ఇష్టాను? పాలిసు బితావారంటు గిరఘ్తార్ చేసి తీసుకుపటేము కుశ్మాలుచేయాడు. అక్కుమ ఇంర భైలీలు కూడా వుంటారు. ఆప్పుము ఈ రోగి ఒకమేళ ఖుము రాయాధు ఓకుచే అక్కుమ భైలీలు ఎక్కుడకు పోవాలి? వాళ్ళ ఇస్పు లతో ఎక్కుతే ఇంర్నా పేస్తామన్నాడు. వాళ్ళను గిరఘ్తారుచేసి బస్టుల్లో తీసుకుపటే నానికి ఏమి ఇంర్నా పుండి? అదాలతీకు తీసుకుపటే మేంజ్స్టోర్టు ముందు చెడిలే, రోగియొక్క సాప్తిష్టు, చెంపివట్టా అవే ఆంటురోగిఁ అయిలే, ఇరులుకు వ్యాపించవచ్చును. రోగిఁ గింగించి చేమీలు మేంజ్స్టోర్టు ముండు, కుశ్మాకుండా చేయవలినియున్నది. కాఁట్టి రోగిఁ దూరం చేసే ప్రదాశ్మీ ఇందులో ఎక్కువ కసాడిలులేదు. పోలీసులు మాత్రం ఇష్టంచ్చినవారిని బితావారాడు గిరఘ్తారుచేసి తీసుకు పోకుప్పును. మస్తుబారోగి అని జెప్పి తీసుకుపటారు. పాలిఠ తేకపాలే అపుసూచి అక్కుపేశామని అంచురు. కాఁట్టి ఈ కాఁసూనులో రోగులు దూరు చేసుకొచి ఏకుపు ప్రదుర్బుం కపపడులేదు. ఇందులో సజా, ఇంర్నాకూడవుండి. మట్టి అట్టిల చేమచావికి రోగికా భుండి. అసలు కుశ్మారోగిం వున్నవానికి జమాన్తీ ఇష్టం ఎంచుక? ఇంటిస్తు వుచుకుచొపచి, మట్టివద్ద లిగసిష్యము—అని జమాన్తీఇప్పి తీసుకు పోకారు. మా రూర్నోలో మామున్నాము. కుశ్మారోగిఁ ఒక గడిలో వుంచుతారు. ఇంటి

శోభార్థు అడవికి ఒచ్చుటిపోతే, కుమ్మరోగి రాఘవు తీసుకాని లోకెలకి పోయి కుంచులుచుట్టు కొని ఆశ్చర్యము తొఱూమ. ఇంటిలోనివాళ్ళు జమానీ వైష్ణవేశ్య, ఆ రోగి ఆ కుంచులుచుట్టు తీసుతూథుంటే ఆ ఇంటిలోపోవార్ధికి, తపువాత గ్రామపులుకు ఆ రోగులవ్వాంటి అంకపేసి కుమ్మరోగులను చేయుటకు తోడ్డుపుతుంది. కాబట్టి అంటుసుంఖా వ్యాప్తి రోగిని జమానీకి పొద వదలిపెడతాంటుంటే ఏవోత్సంది? ఈ కొనూనులో కుమ్మరోగ నేపారాకు ఎక్కువ ప్రయాత్తును కనబడదు. దీనిలో ఇంకోకటి, బోరోజుగారీకి ఒక రోక్కెగారి అచె ఎయిలు ఉపచుంటి. ఎప్పుకైతే ఎన్నిపెక్కరు ఎయిలు కుమ్మరోగులు వున్నదని సాచిత్తి అపుతుందో అంకము వండ్లే పేచుకైప్పిట్ట వద్దకు ఎయిలుకు తీసుకుపోవాలి? కుమ్మరోగియుని సాచిత్తి అయితే ఆక్కుసుఁచే దాసికి ఎంతణా వున్నహోట్లుకు రోగిని వంపాలి గానీ, మేజైప్రైటు వద్దకు ఎయిలుకు? ఆశు కుమ్మరోగులు శ్వస్తి తేరిది పరీశీలించేయుకు దూరులను సిద్ధయొచ్చాలి. గెఫ్ట్రోర్ చేయుకుండానే మెట్లుచొచుటి, పానికి రోగులు వున్నది తేరిది పరీశీలించేయుకుగాను, అంటుంటి పెద్ద వాళ్ళకు కుండ్లేనే వుండి. అంటేగానీ పోలీసుకు ఏమితెలుస్తుంది? పోలీసుకు దుప్పునీగుక వృంటి, అతనిని తీశావాచంటి గిఫ్ట్రోర్ చేపే తీసుకుపోతాడు. ఒకవేళ కుమ్మరోగులు లేదని సాచిత్తి అయితే ఆ పోలీసుకు జిరిమానా, సంక్రా తేమ. “మాకు కుమ్మరోగులు కనిపించింది. మేము పట్టుకు పోయామస” అంటారు. బస్టులువద్దకూడా చూస్తున్నాము. కుమ్మరోగులు ఆక్కుమే వుంటారు. బస్టులిపించి, బస్టు పెచ్చుకొళ్ళుతో పోచుంటారు. ఒక ఆయన నాకు తెలుసుచు. కుమ్మరోగులతనికి పుండెచి. పెళ్ళు పూడిసేయునా కుమ్మరోగులు ఇంకోకట్టుకు కలగదని పుస్తకాల్లో చద్దివాము. అంటు నుంచంం వుంటునే కలఁగుతుందని వైద్యులనోటు విన్నాము.

ఈ కొనూనులో వేరే కుమ్మ మరీపి చూస్తే వేరే ప్రైట్సులోపల ఇటువంటి కొనూను చేశారని మేముకూడా చేస్తున్నామని చెప్పారు. కానీ లిర రాప్ట్రీములవారికి వారు చేసిన చట్టుము పలన ఎంత అనుభవం వచ్చింది? ఎంతవరకు ఆక్కుడు కుమ్మహోటు అయినది చెప్పుకేదు. ఆక్కుడు 100 మందికి రోగిం వుంటే అన మందికైనా తగ్గినట్లు మాపించలేదు. ఆక్కుడు కొనూను వుండి కాబట్టి ఆక్కుడకూడా చేస్తున్నామంటారు. ఉడ్డేశమయితే మందినే ఇటువంటి రోగాల నివారణ కోపసినవే. దరీద్రం దూరం అయిపోవాలి. మేలు కలగాలి—అని ప్రతి మానవుడు అనుకుంటాడు. నిజంగా ఈ కుమ్మరోగులు నివారణ కొవాలంటే మొట్టమొదట, ఆయనకు జమానీకి తేచుండా చేయాలి. ఎప్పుడ్డితే ఇ న్నెపెక్కరు అతనికి కుమ్మరోగులు, వుండనిగ్రహించు కూడా అప్పుడు ఆరోగ్యికి జమానీకి యిచ్చి పెట్టే అవకాశం యిస్తుకూడదు. అంటువంటి రోగిని విడిచిపెడితే ఇటీకిపోయి వాళ్ళందరితో కలినే సంబంధం వుంటుంది. ఆ ఇంటి యజమానికి ఆ రోగులు కలిగియే చెన్నవారు జమానీకి ఇచ్చి—బజోరుతో లిరగచిన్యుపని మా ఇంటిలోనే వుంచు కుంటూము అని చెప్పి ఉముకు పోయినా, అదే ఇరులుకు రగలప్పటికి, కుటుంబములోనీవారికి రుగులుయంది.

కుమ్మరోగుల విషయమై వాళ్ళు వుండడానికి ఇంతణాం వేరేకోటు నిర్మాణము చేసే ప్రయుక్తులు ప్రథమంగా చేయాలి. అంటేగాని వాళ్ళను జమానీకిపోవాలి వదలిపెడితే “కుమ్మెతో ఇచ్చాడు—ఆ తేటో కినేచూడు” అన్న పథంగా వ్యాపారమై.

ఇస్తున్క కు చీల్లు తీసుకువ్వులై దోచి విషయమై కు పుంత్రిగారీకి చాలాచాలా ధన్యవాదమయి అర్పిస్తున్నాడు. కు చీల్లుకు అచచాదమయి చేసి మాకు ఇష్టమేచు. అది ఎష్టుడు ఇస్తురో, సవరణలు ఏపచమ కొవ్వాలో మాకు తెలియుటలేదు. సవరణల విషయం మాకు హృక్కా శ్వస్తుటి లేనిది తెలియుటలేదు. ధన్యాలింగా నచచాలు పెట్టినప్పుడు వాటింగాద క్లప్పమంగా చెప్పగలుగుతాము. కమమ పొఫ్ఫుపు నచచాపుమయి చేస్తున్నాడు.

श्रीमती आशाताब्दी वाधमारे (वैजापूर) :—अध्यक्ष महाराज, मी प्रथम हा कायदा आणन्यावढूल आरोग्य मंश्यांचे आभार मानते. कारण आतापयंत असा महारोग निवारण कायदा अभलांत आला नव्हता. अणि आज हा कायदा मंश्यांनी आणला आहे ही फार आनंदाची घोष्ट आहे.

आतापर्यंत कायद्यावर जी टीका केलो आहे त्याला माझे असें म्हणणे आहे की, सरकारने कायदा करावयाचा असतो आणि जनतेने तो राबवावयाचा असतो. प्रत्येक गोष्ट सरकारनंच करावयाची नसते. या कायद्याचा बरोबर अुपयोग कूऱ्ण वेण्याची दक्षता समाज सुधारकांनी घ्यावयाला पाहिजे.

हया महारोग मुळे स्त्रियांना केन्हां केव्हां फार व्हास होतो. कारण घरांतील कोणत्याहि माण-साला रोग ज्ञाला तर तिला त्याची सुश्रृष्टा, माता म्हणून किंवा पत्नी म्हणून किंवा बहिण म्हणून करावीच लागते. तसेच वेकाद्या स्त्रीला हा रोग ज्ञाला तर त्या पासून सुद्धां फार घोका असतो कारण तो घरच्या सर्व लोकाना लागध्याचा संभव असतो.

हथा रोगाचा दोष म्हणजे हा रोग अशिक्षित लोक लपवून हा रोग झाला असें ते भासूं देत नाहीत. तसेच सुशिक्षित लोक सुद्धा हा रोग लपवून ठेवतात. नाहीं वर्से नाही. कारण मी अशीं कितीतरी बुद्धिहरणे दाखलून शकते कीं, जे लोक चांगले दी. असेसी. आणि दी अे. आहेत त्यांना हा रोग झाला वसतां त्यांनी लपवून ठेवला. रोग लपवून ठेवला म्हणजे हथा रोगाचा फैलाव झपाटचाने होण्याचा संमव असतो. म्हणून सरकारने हा कायदा करून अशा रोगांची व्यवस्था केली तर हा रोग वराच कभी होवील. शिवाय सरकारने भीक मागणाऱ्या महारोगांची व्यवस्था केली तर या रोगाचा फैलाव वराच कभी होवील.

या कायद्धाची बंगलबाबांची वातांच अंको बांनरेवल मेंवरने सांगितल्या प्रमाणे सकतीने आली पाहिजे. मी तर या पुढे ही जावून असेंही म्हणेन की, या महारोयाना महारोयी गृहामध्ये ठेवावे व त्याच्यावर तेवे राहण्याची सक्ती केली पाहिजे. आणि त्यांच्यावर यितरत्र फिरण्याची बंदी घाटली पाहिजे. सरकार जबळ महारोयांची नोंद असतेच. कारण खानेसुमारीच्या वेळेला या बोटीची नोंद होण असते. त्याच्यन अशा रोप्यांना शोधून काढून अशा गृहामध्ये ठेवले जावे. त्यांची तेवे सुखावा केली जावी आणि त्यांना तेवे तो पर्यंत ठेवले जावे जो पर्यंत डॉक्टर त्यांना रोपवला त्याच्याचे सुटिफिकेट देणार नाहीत.

हा कावदा भाष्यत्वाबद्दल आरोग्य मंश्वांना पुन्हा वेकदा घन्यवाद देवून व हा कामद वापरते रक्कहर लाई करण्याबद्दल त्यांना किंवित कडू यी वापले भाष्य संपर्कविते.

धी. माधवराव घुंडीकर (अद्गीर-जनरल)

स्पीकर सर, यह जो लेप्रसी का बिल सभागृह में आया है मैं समझता हूँ कि हैदराबाद गवर्नर्मेंट का यह पहला अंकदाम है और बहुत छोटा अंकदाम है। मैं जिसके लिये गवर्नर्मेंट को मुवारकबाद देने के पहले कुछ हालात पर तसकीरा करना चाहता हूँ। मैं जिस अिलाके में रहता हूँ अुसको अगर लेप्रसी का अिलाका कहा जाय तो कुछ गलत नहीं होगा। बल्कि मैं जिम मौजे में रहता हूँ अुसकी आजादी ११०० है जिसमें महारोगियों की तादाद ३०० है। यह गलत नहीं कह रहा है। लेप्रसी मिनिस्टर और जिसके सब से बड़े ओहदेदार यहां मौजूद हैं अूनके पास सब रिपोर्ट हैं। अितना ही नहीं मैंने खुद अिसके बारे में १३५२ फसली में गवर्नर्मेंट के पास अंक रिपोर्ट येदा की थी अुसकी विना पर हमारे हैदराबाद की आजादी के बाद माझी मंत्री श्री फूलचंद गांधी के जमाने में मेरे छोटे से गांव में अंक लेप्रसी किल्निक कायम हुआ है। वहां पर सर्वे किया गया तो ३६१ आदमी महारोग में मुक्तिला हैं। जिस छोटे से किल्निक के अंदर दो हजार की तादाद में महारोगी जेरे अिलाज हैं और धूंसी मौजे के बास पास के मवाजियात में तफरीली सर्वे किया गया है, वहां बड़ी भारी तादाद लेप्रसी के बीमारों की मिली है। अंक मौजा कोदली जिसकी लोकसंख्या साढ़े आठ सौ है अुसमें १४७ महारोगी मौजूद हैं। अिस प्रकार लेप्रसी के अिलाके अुस्मानाबाद जिला और बीदर जिला ही नहीं, मैं विश्वास के साथ कहता हूँ कि हर अिलाके में अिन बीमारों की तादाद बहुत ज्यादाप्रमाण में है। गवर्नर्मेंट ने सबसे बड़ी बीमारी जिसको कि तपेदिक कहा जाता है अुसका सर्वे किया है। अुसके संबंध में बड़ी बड़ी रिपोर्टें हैं और अुस पर बहुत बड़ा सरमाया खर्च किया जाता है क्योंकि अिस बीमारी के मरीज ज्यादातर बड़े बड़े शहरों में रहते हैं और शहर के लोग अिलाज की तरफ ज्यादा मायूल होते हैं और यह भी है कि शहर के लोग बहुत ज्यादा प्रोपागांडा करते हैं अिसलिये गवर्नर्मेंट ने अुनकी तरफ ज्यादा ध्यान दिया है। करोड़ों रुपया अुस पर खर्च किये जा रहे हैं। लेकिन मैं यकीन कह सकता हूँ कि अिन तपेदिक के बीमारों से कभी गुना ज्यादा तादाद अिन महारोगियों की है जो बहुत दूर के फासले पर ग्रामों में रहते हैं। मैं संबंधित मिनिस्टर से प्रार्थना करता हूँ कि अिस सिलसिले में छोटे छोटे गावों का और पूरे स्टेटभर का सर्वे करना जरूरी है। सर्वे करने के संबंध में मैं कहता हूँ कि हाअूस के आनेरेबल मेंबर्स और वहां के रहनेवाले पञ्जिक के कारकूनों की सहायता की जरूरत है। जैसा मेरी बहन आशाताबी ने कहा कि यह अंक चोर बीमारी है, अिसका बीमार अिस बीमारी को चुराकर रखता है और वाकधी यह चुराकर रखने लायक बीमारी है क्योंकि अनके जीवन का अिससे संबंध होता है। अगर लोगों को पता चल जाय कि फलां आदमी अिस रोग में मुक्तिला हैं तो न कोधी आदमी अुसको अपने पास बैठने देने के लिये तैयार होता है न कोधी अुसको घर में रखने के लिये तैयार होता है। अुस बेचारे की अितनी दुर्गती हो जाती है कि अुसको घर में रहना या रास्तों पर फिरना भी मुश्किल हो जाता है और जब यह बीमारी आगे बढ़ती है तो वह काम करने के लायक भी नहीं रह जाता। वैसी हालात में मजबूरन यात्राओं में, रास्तों पर या मंदिरों के सामने भीख मांगने के लिये बैठना पड़ता है। और वह अपनी बीमारी फैलाने का अुसके साथ साथ काम करता है। मैं तारीखवार रिपोर्ट अपने मौजे की दे सकता हूँ। १३२३ फसली की बात है जब मैं हमारे मौजे की अुस जमाने की बेक छोटी सी पाठशाला में जाता था जब कि मेरी बुमर लम्बभग्यारा साल की होगी। अुस बक्त भेरा बेक साथी था जिसके बाप का नाम विरप्या था। अुसके बाद १३६० फसली

में जब कि बुंदी मौजे का सर्वे किया जा चुका है करीब ३७ साल के दर्मियान में ३६३ बीमार अिस रोग के हो गये हैं। अिससे आप अंदाजा लगा सकते हैं कि किस तेज रफ्तार से यह रोग बढ़ता जा रहा है। लेकिन दुःख के मायथ कहना पड़ा है कि देहातियां की जिस बीमारी की तरफ हमारी हुकुमत ने बहुत कम ध्यान दिया है और आज भी कोअभी ज्यादा ध्यान दिया जायगा अिसकी अुम्मीद नहीं की जा सकती। अिस बिल के जरिये से अब तरह में हमारे स्टेट के अंदर यह घोषणा की जा रही है कि हम अिस रोग को रोकने का प्रयत्न करेंगे। लेकिन अिस बिल को देखने से मालूम होता है कि आज भी अिस रोग को रोकने का माकूल अन्तजाम होनेवाला है नहीं है और न अिस रोग के लोगों को दूसरे अच्छे लोगों से अलग रखनेका ठंडक अन्तजाम किया जानेवाला है। बताया गया है ठंडक सेंट्रल गवर्नरमेंट का अब अिसी तरह का बिल है अुम्मी को महज यहां अंक कागज पर पेश किया गया है। अिसका अमल कुछ होनेवाला नहीं है अैमा मालूम होता है। क्योंकि अिसमें यह बताया गया है कि जहा किसी को यह मालूम हो जाय कि कलाना घक्स लेपर है तो अुसके बारे में डाक्टर को मालूम कराया जाय, फिर वह डाक्टर अुम बीमार को देखेगा और अगर बाकी अुसको मालूम हो कि वह बीमार है तो किर अम्मको दवाखाने में भेजा जायगा। भेजने के बारे में भी सल्ली नहीं है। अगर वह बीमार महारोग के केंद्र में जाने के लिये राजा नहीं हुआ तो अुसको नहीं भेजेंगे। दूसरी बात यह है कि अंक नालुके में करीब २५० मवाजियात होते हैं और अुसके हेड क्वार्टर्स में अंक दवाखाना होता है जहां सिंक अंक डाक्टर रहता है। वही रोगियों को देखेंगा, वही दवा देगा वही अधिकार अध्यर धूमेगा। मुबह से शाम तक वह डेढ़ सौ लोगों को दवा तक नहीं दे सकता। अैसी हालत में वह किस तरह से अिनने मवाजियात का सर्वे कर सकता है और किस तरह से अैसे मरीजों की भवद दर सकता है, यह अंक नामुमाकिन चीज है। अभी कुछ दिन पहले आरोग्य खाते के संचालक भेरे मौजे में आकर गये। अुन्होंने सारी चीजें देखी हैं। अितना ही नहीं अमेरिका के अंक बहुत बड़े डाक्टर जिनको हैदराबाद गवर्नरमेंट ने बुलाया था-अुनका नाम में अभी भूला जा रहा हूं वे भी भेरे मौजे में आये थे। अुम दवक करीब ७०० मरीज अुनके सामने आये थे और हर तरह के बीमारों को अुन्होंने देखा है। अिसमें शक नहीं कि आज अिस भरकज में गवर्नरमेंट की तरफ से जो अिनाज किया जा रहा है वह बहुत ही बेवरान अिलाज है। में अुसके लिये गवर्नरमेंट को धन्यवाद देने के लिये तैयार हूं। बुंदी केंद्र में जो ३६० बीमार थे अनुमें से तकरीबन सब के सब ठीक हो चुके हैं। मह अिलाज बहुत आसान है और बहुत अच्छा भी है। पहले कुछ अिन्जेक्शन दिया जाता था लेकिन अुससे बीमार डर जाते थे और अिन्जेक्शन लेकर जाते थे तो वापस नहीं जाते थे। लेकिन जाज औ जिलाज है अुसमें गोलियां दो जाती हैं। अपने घर बैठकर भी जिलाज किया जा सकता है। लेकिन यह जिलाज बैसा है जो बहुत लंबा है और अिसे भिसका तजुर्बा है। बुस्सानाबाद और बोदर जिले में रहता हूं और सास कर अैसे मौजे में रहता हूं। जहां ११०० की आबादी में ३६० लोग अिस बीमारी में मृत्युलिपा है। जब मैंने अिस सिलसिले में बुंदी के आसपास के मवाजियात का सर्वे किया तो देखा कि लोग अिस बीमारी को चुराकर रखते हैं। छोटे छोटे बच्चे या बड़े जबान जिनको अभी शादी हुओ हैं, जिनके जिसम पर अंक दो जगह पर लगते हैं वे बुल्लों किसी को बताना नहीं आहते क्योंकि बुल्लों डर रहता है कि अगर किसी को मालूम हो जाए तो कोई बुल्लों पास छहरने नहीं देना। किसी शादी शुदा जबान लड़के को यह बीमारी

हो जाय तो वह अपनी बीवी से भी छिपा कर रखता है। अुसे यह डर मालूम होता है कि अगर बीवी को पता चल जाय तो वह भाग जायगी। लेकिन अिसमें वह हीना है कि और्में लोगों की जो स्वानदान होगी अमृ में यह बीमारी अपने आप आ जायगी और बीरे बीरे पूरा स्वानदान का स्वानदान अिस बीमारी में मुन्तिला हो जायगा। मैंने सब से पहले अिरपा का जिक्र किया था। अुसको दो भाईयाँ थे। जिन तीनों भाईयोंकि औरतें थीं, दो भाईयों के बच्चे हुआं। कर्वां १७ आदमियों का स्वानदान है। वे अच्छे जमींदार थे। अुनके पास ८ नौकर थे। हमारी तरफ यह रिवाज है कि जो अच्छे नौकर होते हैं अुनको हमेशा के लिये अपने घर में रखा जाता है। लेकिन अुन आठ लोगों के भी पूरे स्वानदान आज अिस मर्ज में मुन्तिला है। यह अेक बहुत भवानक और स्वतन्त्राक मर्ज है। अिसको रोकने को सख्त जरूरत है। अिस पर ज्यादा नुकार्चनी न करते हुओं में अदबन गुजारिश करूँगा कि अिसके नमाम बीमारोंका भर्वे किया जाय और जां लोग केंद्र में जाने के लिये तैयार नहीं हैं अुनको अुनके घर बेटे दवा दिलने का अिन्तजाम किया जाय। जो गोलियाँ आपके पास आओ हैं वे अच्छी हैं, अनको घर घर में तकसीम करने का अिन्तजाम किया जाय। और जिनकी हालत बुरी हो चुकी है अुनको वहां से फौरन मुन्तकिल किया जाय और अिस केंद्र में अुनको रखा जायगा वहां अुनके रहने, स्थानें और पर्सने के सर्वं की। जिस्मेदारी दृक्खूमत को लेनी चाहिये। मुमिकिन है अिस पर गवर्नर्मेंट यह कहे कि आज हमारी फायनानशिअल पोर्जिङ्जन असी नहीं है कि हम जितने मरीजोंके लिये सर्वं कर सके। लेकिन मैं यह कहूँगा कि अिसके लिये आप चाहें तो ज्यादा टेक्सेशन करें, कोअंगी परवाह नहीं है मगर अिस बीमारी को रोका नहीं गया तो हमारे स्टेट में बहुत बुरी हालत पैदा होगी। मैं वस्तुस्थिति को आपके सामने अपने खुद के अनुभव के आधार पर रख रहा हूँ। किसी रिपोर्ट की बिना पर मैं यह नहीं कह रहा हूँ। अभी अभी चार महिने पहले अेक प्रेस नोट निकला था जिसमें यह बताया गया था कि हजार में सिर्फ पांच मरीज हैं वास्तव में १०० में पांच मरीज हैं। अिस तरह के रिपोर्ट बिल्कुल झूठ हैं क्योंकि अिन मवाजियात का अभी ठीक तरह से सर्वे नहीं हुआ है। छोटे छोटे गावों के अंदर यह बीमारी बहुत फैली हुई है और अुसकी रोकथाम का माकूल अिन्तजाम नहीं है। अपने संसर्ग से दूसरों को बीमारी होनी अिसलिये किस तरह से बचकर रहना चाहिये जिसका भी बुन्हें ज्ञान नहीं है। किसी घर में अगर कोअंगी बूढ़ा महारोग से बीमार हो गया तो अुसके बच्चे तो अुसकी घर से निकाल नहीं सकते। घर के मर्द और औरतें देहातों में सेतों पर काम करने के लिये जाते हैं यह बूढ़ा छोटे छोटे बच्चों को सम्भालता है और अिस तरह से अनजान में अपनी बीमारी का अुन पर भी असर करता है। दस पंचांग साल में वे बच्चे भी अिस बीमारी में मुन्तिला हो जाते हैं। मैं आनंदेकल मिनिस्टर साहब से और अिस डिपार्टमेंट के मुख्य अधिकारियों से गुजारिश करूँगा कि वे तमाम देहातों का सर्वे करे और सच्ची हालत को पहले मालूम कर लें। जो प्रेस नोट्स निकलते हैं वे बिल्कुल गलत होते हैं। मैंने बताया कि तपेदिक की बीमारी से भी यह बीमारी ज्यादा है। सिर्फ बिल बनाने से यह दूर होनेवाली नहीं है। कहा जाता है कि अिस बीमारी को दूर करने के लिये जिन्तजाम किया है गया है लेकिन देहातों में जिसकी रोकथाम के लिये कोअंगी कुछ नहीं करता। दिन बदिन बीमारी बढ़ती ही जारही है। आप वहीं की बात देखिये। हैदराबाद की सड़कों पर महारोगी भीख मांगते हैं। अुनके कारे में यहां यह कानून है कि कोअंगी पुलिस अफसर बहुत देखे जो अुसको दुरंत भहारोग केंद्र मो भेजा दिया जाय। लेकिन आज तक किसी भी पुलिस बच्चहरने

जिस पर अमल नहीं किया और जिसी तरह से मेरा यह स्थान है कि अस बिल के जरिये भी कोई डाक्टर अमल नहीं करेगा। हैन्थ डिपार्टमेंट की तरफ से असके लिये सर्वांग भी जारी किया गया था, असके लिये जगह जगह जो डाक्टर और कर्मचार भी मुकर्रर थे अनुको १५ रु. अलाअन्स भी दिया जाता है कि वे गांव गांव जाकर बाजारों में जहां कहीं ऐसे रोगी दिखें वहां अनुको अंजकशन दिये जाय। लेकिन मैंने देखा है कि कभी किसी डाक्टर या कंपौडर ने अस तरह से अंजकशन नहीं दिये हैं। लेकिन बाकायदां हर बच्चा झूठी रिपोर्ट लिखकर अपने पैसे गवर्नरमेंट से वसूल करते हैं। असलिये मेरा यह सुझाव है कि असके लिये ज्यादा टेक्सेशन करना पड़े, ज्यादा खर्च करना पड़े लेकिन गांव गांव में महारोग केंद्र बोल्डने चाहिये। आज जो गोलियां निकली हैं अनुको वजह से हर जगह डाक्टर भी गवनेकी जहरत नहीं हैं। गांव में किसी जिम्मेदार शख्स को गोलियां बांटने का काम दिया जा सकता है और महीने दो महीने के बाद अम अलाके के हेड क्वार्टर का डाक्टर वहां जाकर देख सकता है कि वहां के बीमारों को हालत कैसी है। मेरा यह तजुर्बा है कि कम से कम तीन साल तक अलाज करना पड़ता है तब कहीं रोगी ठीक मालूम होता है। यह अब बहुत लंबा अलाज है अस लिये देहानों में दूर दूर के फासले पर रहनेवाले काशकार आपके केंद्र में आकर काम धंधा छोड़कर रहने के लिये राजी नहीं हो सकते। वे कहते हैं कि अबके महीना हमने आपकी गोलियां खायें लेकिन कुछ फर्क नहीं हुआ, तकदीर ही फूट गया है, हम कभी ठीक नहीं हो सकते अस तरह से अनुमंडे ब्रेक तरह की निराशा पैदा हो जाती है। असलिये मेरा सुझाव है कि गांव गांव में केंद्र खोलकर गोलियां बांटने का अन्तजाम किया जाना चाहिये और जो मुतासिर मरीज हैं अनुको फौरन मुस्त केंद्रों में मुन्किल किया जाना चाहिये और जो मुतासिर मरीज हैं अनुको फौरन मुस्त केंद्रों में मुन्किल किया जाना चाहिये। डिचपल्ली में अबके ही, असके लिये गवर्नरमेंट की तरफ से करीब ५० हजार रुपये सालाना डोनेशन दिया जाता है। तीन चार महीने बड़ी मुश्किल से लोग वहां रहते हैं और थोड़ा सा अलाज हुआ न हुआ, वहां से वापस चले आते हैं। मेरा यह भी तजुर्बा है कि डिचपल्ली, अस्पानावाद और नारायणपेठ में असके केंद्र है लेकिन वहां परभी ठीक अलाज नहीं किया जाता, कोओ डाक्टर मरीजों से हिलमिल कर, अनुको अच्छी तरह से जांच कर दवा दाख करने के लिये तैयार नहीं होता। वे हमेशा डरते रहते हैं कि कहीं हमको ही यह बीमारी न हो जाय असलिये वे बीमारों से दूर रहने की कोशिश करते हैं। अससे बीमारों में भी विश्वास पैदा नहीं होता। मेरे मीजे में जो अब किलनिक है वहां अबके अन्तप्तिकर है, वही अबके बैसा सक्ष मैंने देखा जो अच्छी तरह से काम करता है। डा. शाश्वराव नामी अब सज्जन है जो खाली पेशनर है, वे भी दिलचस्पी से काम करते हैं लेकिन आम तौर पर देखा जाता है कि कोओ डाक्टर किस में काम करने के लिये तैयार नहीं होते। डिपार्टमेंट से भी मैंने मालूम किया था लेकिन वे कहते हैं कि असके लिये कोओ डाक्टर भी मिलना मुश्किल है। मरीजों के साथ बिल कर काम करनेवाले डाक्टर भी नहीं मिलते यह आज की मुश्किल है। अस बिल को पाल करने से इस रोग को रोकायाम होनेवाली नहीं है। जहरीरावाद में एक केंद्र है, उस पर कर्मचारी पैसा खर्च किया जाता है लेकिन कोई रोगी वहां नहीं जाते हैं और माकूल अंजकशन भी वहां नहीं होता है। और मुसलिल तीन साल तक कोई नारोब काशकार वहां रह भी नहीं सकता क्यों कि उसके बाने पीने का इन्तजाम वहां नहीं किया जा सकता। जब तक पूरा इन्तजाम नहीं किया जाता है वह बीमारी भी नहीं सकती। और अबर रोकायाम नहीं की तो मुझे बह है यहले पचास

साल के अंदर इसका परसेंटेज ७५ तक बढ़ जायगा। माँ और बाप को यह बीमारी हो ना उनके वच्चों को भी पचीस तीन साल की उम्र तक यह बीमारी अपने आप हो जाती है। हिंदुम्नान के महान् धैयक द्यास्त्र आयुर्वेद में इसको इसीलिये महारोग कहा जाना है कि यह सब से भयानक रोग है, सारे रोगों का महाराजाविराज है। यह इतनी आसानी से दूर नहीं हो सकता वल्कि एक खानदान में यह रोग हो जाने के बाद वह सात पीड़ियों तक बलता रहना है इतनी यह भयंकर रोग है। इसके लिये दो चार हजार रुपये खर्च करने से या एक दो बिल बनाने से यह दूर नहीं किया जा सकता। गवर्नर्मेंट इनके लिये ज्यादा रुपये खर्च करे, आखिर अव्याप्ति के बहुत फायदे की यह बीज होंगी। यह बीमारी ज्यादा से ज्यादा गरीबों में फैली हुई है और उनकी कोई सुनवाई नहीं होती, वे ज्यादा प्रोपांगंडा नहीं कर सकते, इनकी तरफ कोई स्थाल नहीं देते और उनकी कोई रिपोर्ट भी नहीं होती। और आपकी रिपोर्ट पर हमारा भरोसा नहीं। अभी हैंजा हुआ था तो मैंने देखा कि कितनी गलत रिपोर्ट दी जाती है। जहां २५० लोग मर गये वहां सिर्फ ७ लोग मरने की रिपोर्ट आती है। नांदेंड में बझर नाम के गांव में ३६० लोग मर गये और रिपोर्ट आती है कि सिर्फ ११ लोग मर गये। कई जगह तो यह हुआ कि बावलियों में डालने के लिये डाक्टरों ने ब्लीर्चिंग पावडर दी। लोगों ने वह सब की सब डाल दी। नतीजा यह हुआ कि वह पानी पीकर ही बहुत से लोग मर गये। बझर में करीब ३६० आदमी यही ब्लीर्चिंग पावडर का पानी पीकर मर गये। आपके डाक्टरों ने यह ब्लीर्चिंग पावडर लोगों को क्यों दी और अगर दी तो उनको ठीक तरीका क्यों नहीं बतलाया। उदाहरण में मैंने देखा कि वहां इस्पेक्टरों को गांव गांव में जाकर घर घर में टीका लगाने के लिये तुकम दिये गये थे। मैंने गांवों में जाकर पूछ ताछ की तो कई जगह पता चला कि वे सिर्फ आये और वैसे ही चले गये। किसी को टीका नहीं लगाया और इवर रीफोर्ट भेजी जाती है इतने इतने लोगों को टीका लगाया गया। इस तरह से बहुत गैरजिम्मदाराना काम होता है और रिपोर्ट यहां आती है। उसकी तरफ स्थाल देने की जरूरत है। आखिर में मैं आनंदेल मिनिस्टर साहब से इस्तदुआ करूंगा कि इस महारोग की रोकथाम के लिये ज्यादा ध्यान देने की जरूरत है।

The House then adjourned for Recess till Five of the Clock

The House re-assembled after recess at Five of the Clock

[MR. DEPUTY SPEAKER IN THE CHAIR]

شریعتی شانتابائی (مکتہل آنماکور - عام) - اسپیکر - لپ्रیسی کا جو بل ہاں پیش ہوا ہے اس پر ہماری ماؤں بہنوں بھائیوں سب کو سچے کی ضرورت ہے۔ اس پر کسی کو اعتراض کی گنجائش نہیں ہے۔ آنریبل سبیر نرمل نے کہا کہ اس کے لئے فوجداری جانا پڑیگا۔ ہولس میں جانا پڑیگا۔ لیکن اس میں تو ایسا نہیں ہے۔ کوئی نزدستی نہیں ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس سے ہماری ماؤں بہنوں کو بہت نکلیف ہوتے ہیں۔ ہندو دھرم اور مسلم دھرم میں یہ کہ میلک یوئی کو ایک جگہ رہکر سیوا کرنا پڑتا ہے۔ اس ایکٹ کے لحاظ سے یہ پابندی لپریسی کے مرا پیش پر لگانے جا رہی ہے کہ وہ ۱۰-۱۰ میل دور رہکر دواخانہ میں اپنا علاج کرائے۔ یہ بہت اچھا ہے۔

میں اپنی کنسٹی ٹیونسی نارائن پینٹھ میں دیکھتی ہوں وعاءں کی آبادی ۲۰ ہزار ہے وعاءں گورنمنٹ نے اس کے لئے دواخانہ کھولा ہے۔ لیکن وعاءں یہ شکایت ہے کہ مریضوں کو کھانے پینے کے لئے برا بر نہیں دیا جاتا۔ برا بر اس کا انتظام نہیں ہے۔ میں کہونگی کہ دوسرے کاموں میں پیسے کم کر کے بلکہ اس علی کے خرچ کو گھینا کر لپریسی کے علاج میں زیادہ پیسے دیکر اسکو بہتر بنایا جائے۔ نارائن پینٹھ میں ۲۰ ہزار آبادی ہے لیکن ۲۰۰۰ مریضوں کا دوا خانہ ہے مریض ہزار دیڑھ ہزار ہیں۔ وہ لوگ کہاں جائیں۔ ٹی۔ ٹی کے لئے وقار آباد میں یا اگدہ میں دوا خانے ہیں وعاءں مریض کو علاج کے لئے دو تین سال رہکر علاج کرانا پڑتا ہے۔ اسی طرح اسکے علاج میں بھی وقت لگ سکتا ہے۔ اس بل کو جلد سے جلد منظور کرنے کے لئے میں اپوزیشن کے بھائیوں سے پارٹینا کروں گی۔ میں ٹی۔ ٹی ہسپتال میں وزیر کی حیثیت سے گئی تھی تو وہاں پیزوں سے پوچھی کہ وہ کب سے ہیں انہوں نے بتایا کہ ۲۰۰۰ سال سے وہ زیر علاج ہیں۔ آنریبل معتبر کہتے ہیں کہ ان علاجوں سے کون اچھا ہوتا ہے۔ میں کہونگی کہ اگر اچھے نہیں ہوتے تو کیا گورنمنٹ کو اسکی خوشی ہے کہ لوگوں کو بلا وجہ لا کر دواخانوں میں رکھے لیں۔ میں اپل کروں گی کہ لپریسی کے لئے زیادہ سے زیادہ پیسے خرچ کر کے اسکو روکنے کا انتظام فرمائیں۔ آنریبل ہلتہ منشہ نے یہ ایک لٹ لا کر خاص کر ہٹوں پر بڑا اپکار کیا ہے کیونکہ انہیں اپنے پیشے بھائی یا بیٹی کی سیوا کرنا پڑتا ہے۔ اور یہ مرض ایسا ہے کہ اگر کوئی دوسرا آدمی مریض کے قریب رہے تو وہ بھی بیمار ہو جاتا ہے۔ ایک سے چار آدمی مبتلا ہو جاتے ہیں۔ میں ایک دفعہ محبوب نگر میں معلوم کر لی کہ یہ مرض کیسے پڑھتا ہے۔ اس مرض میں ایک کیڑا ہوتا ہے۔ اسلئے آنریبل معتبر شری مادھو راؤ نے جس طرح کہا ہے اس پر زیادہ پیسے خرچ کریں بھی تو کوئی مضافتہ نہیں۔ دوا خانوں پر زیادہ خرچ کیا جائیگا تو زیادہ روگی اچھے ہونگے۔ اس میں جیر یا زبردستی کا کوئی معاملہ نہیں ہے۔ نہ مجسٹریٹ نے نہ پولس نے نہ موجوداری ہے۔ یہ بیماری تو خود بخود ظاہر ہو جاتی ہے۔ جسم پر لال رنگ آ جاتا ہے سوچن آتی ہے اور معلوم ہو جاتا ہے۔ یہ مرض خود دشمن بن کر ظاہر ہو جاتا ہے۔ پولس کی ربوڑت کی ضرورت نہیں ہے۔ اسلئے اس بل کو جلد سے جلد منظور کر لینے کی میں درخواست کروں گی۔ آنریبل منشہ سے یہ کہونگی کہ نارائن پینٹھ میں زیادہ روگی ہیں وہاں زیادہ دواوں اور اجکشتوں کے ذریعہ اس مرض کو دور کریں تو اچھا ہے۔

श्री बाबनराम देशमुख:—(मोमिनाबाद) अध्यक्ष महाराज, आरोग्य मंश्यांती है जे महारोग निवारण बिल बाबल आहे आणि ज्यावर हथा हाथुसमध्ये चर्चा होत आहे त्या बहल बेक दोल करतांनी सांचितले कीं या बिलाला बिरोध करू नका। खरोखर हैं बिल चांगले आहे पण त्याला बाबर सांचले करव्यासाठी तुचन करणे सभासदांचे करंव्य आहे म्हणून मी माझ्या कांहीं सूचना उपायाहातुरी भावातो। मस्ता बाबासा आहे कीं त्या मास्त होतील।

या बिलावर बाबल करतांना कांहीं तज्ज लोकांनीहि भावामे केलीं आणि त्यांनी कांहीं तुचना तेस्वा बाहेत, बाबोच्या ज्या बाबस्यक तुचना बाहेत त्या मी बातहे संभावार आहे।

मुचन अशा का नावंजनिक ठिकाणी अशा रोग्यांना जाऊ देणु नये. शाळा दाचताच्यांवें, न्हाब्याची दुकाने, उद्याने वरैरे ठिकाणी वे गेंड नन हा असम्भानुचे त्वाचा कैलाव होतो. उस्मानावाद जिल्हांत हा सोन जास्त प्रभाव आहे. मी त्यावळू काहीं आकडे देतो ते कार बुद्धिषष्टक आहे. पूर्वी नुस्मानावाद जिल्हांत महारोग्याचे प्रभाव १००० माणसाला ८ असे होते. आता गतवर्षीच्या खानेसुमारी प्रभावे हे प्रभाव १००० माणसाला ११ असे आहे. या जिल्हांत याचा कैलाव जास्त कां झाला काहीं नांगना येत नहीं. पण येथेल लोक म्हणतात कीं या जनरल इलेक्शन नंतर हा रोग जास्त कैलावला आहे. ते असेहि म्हणतात कीं आमचे दुर्दैव आहे कीं आमच्या जिल्हांनील नंत मंकी असून याचा काहीं वंदेवस्त करीत नाहीत आणि महारोग्याच्या किड्यांनो मंत्रो नंडांनांदि प्रवेश केला आहे. माझीं खात्री आहे कीं, आरोग्य मंत्री व केंट्रिनेट मर्दील डॉक्टर हृदय किड्यांचा संपूर्ण नायनाट करतील. मागे निजामानें या रोगाकरिनां प्रतिवंशक केंट्र डिव्हिपल्सी येथे अुवडले होते. माजी आरोग्य मंत्र्यांनीही नारायणेठ व अुस्मानावाद येथे दोन कोंत्रे अुवडले होती. या रोगाचा रोगी जर दवाखान्यांत गेला तर त्याला बरोबर औषध देण्यांत येत नाहीं व त्याला डॉक्टर नांगतात कीं. औषधें नाहीत. आतांचे अका आँनेरेवल मंवरानी सांगिनेल ते बरोबर आहे कीं आज्ञालाचे डॉक्टर निव्वळ पैशाकडे पाहणारे आहेत. अुस्मानावाद लेप्रसी दवाखान्यांत रोग्यांना रेशन मिळत नाहीं व त्यावेकडून कामें हो करून घेतली जातात. त्यांचे रक्ताने भर्गलेले हात अनन्न. त्यांच्या कडून त्याचे मागे चपरासी ठेब्रून कामें करवून घेणे बरोबर नाहीं. तुम्हीं प्रचाराच्या दृष्टे ने हें विल पाम करीत आहां हा आमचा आरोग्य नाहीं पण मागच्या अनुभवाने तसे म्हणावे लागते. कंपलसरी प्रायमरो अेज्युकेशन बॅक्ट (Compulsory Primary Education Act) पास केल, पण बीड जिल्हांत तो फक्त पांचव गांवात लागू केला आहे या वरून काय म्हणावे ?

दुसरी सूचना अशी कीं जे दवाखाने आहेत तेयील डाक्टरांना अशी ताकीद दिली पाहिज कीं महारोग्यांना यिजेक्शन, गोळ्या बरोबर मिळाल्या पाहिजेत. कित्येक लोकांच्या अशा तकारी बाहेत कीं त्यांना बरोबर औषध मिळत नाहीं. अशा तहेच्या तकारी या पुढे कायद्याने येणु नयेत अशी खबरदारी घेतली पाहिजे. त्याच बरोबर औषधाच्या पेट्या काहीं तालुक्यांत निरनिराळेशा आहेत त्यांना चांगले (ट्रेनिंग) शिक्षण दिले पाहिजे आणि त्यांच्या जवळ योग्य औषधें दिलों पाहिजेत व त्यांचे कडून अुपचार करविले पाहिजेत. हेल्थ-अिन्सप्रेक्टर ज्यावेळो ते खेड्यापाड्यातून दौरे करितात तेक्का त्यांनी औषधें बरोबर बाळगून वशा रोग्यांना द्यावीत.

या कायद्याप्रमाणे पोलीसाला काहीं अधिकार मिळावयाचे आहेत. मला वाटते ते त्यांचा दुरुपयोग करतात. कारण पोलीसांना कोणत्याहि अधिकाराचा दुरुपयोग करव्याची संवयच आहे याची आपल्याला चांगली कल्पना आहे. म्हणतातना कीं माकडाच्या हातात कोलांत दिली आणि त्याला जर दारुं पाजली तर ते जसे माकड चेष्टा करतात तसे होणार आहे. अेखाद्या माणसाला देवोचे किंवा दुसरे सांघे चॅट्टे विसले तरी ते त्याला घमको देब्रून त्याच्याकडून दहा पांच रुपये वसूल केल्याशिवाय राहणार नाहीत.

• शेवटी मी आरोग्य मंत्र्यांना विनंती करतो कीं, त्यांनी हे विल निव्वळ कागदी न राहू देता योग्य रितीने अमलांत आण्हावे अवडे सांभून मी आपले भाषण संपवितो.

श्री. तुलसीराम कांबले (उत्तर महफूज) :—माननीय उपाध्यक्ष महोदय, आज इस हाउस के सामने जो विधेयक लाया गया है अुसकी सारे स्टेट में बड़ी आवश्यकता थी। यह जेक बहुतही महत्वपूर्ण विल है वह बिल देरी ने ही क्यों न हो लेकिन आज इस असेंबली के सामने लाया गया है इसलिये मैं ऑनरेबल मिनिस्टर साहब को घन्यवाद देते हुए बिल का स्वागत करता हूँ। सिर्फ उत्तमानावाद जिले में ही नहीं बल्कि सारे हैंदरावाद स्टेट में यह रोग बहुत तेजी से बढ़ रहा है। इसके कुछ आंकड़े मैं आपके सामने रखना चाहता हूँ इस वर्ष पूर्व उत्तमानावाद जिले में एक हजार जन संख्या में इस रोग से पीड़ित लोगोंका प्रतिशत प्रमाण आठ था वह आज दस साल बाद एक हजार जनसंख्या में ग्यारह हो गया है। विदर जिले में यह प्रमाण प्रति हजार ६.६ अब प्रति हजार ८। हुआ है। इसमें यह बात जाहिर होती है कि यद्ये दस साल में इसका प्रमाण कम होने के बजाय ज्यादा बढ़ रहा है। अगर इसको न रोका जाये तो प्रतिसेंकड़ा १० या उससे भी ज्यादा बढ़ जायगा इसको रोकना अत्यंत आवश्यक है। यह एक संसर्गजन्यरोग है। और हॉटेल आदि सार्वजनिक स्थानों में यह लोग जाते हैं तो रोग बढ़ने का ज्यादा संभव होता है। क्योंकि इस रोग के कीटाणु शरीर में बहुत जल्द प्रवेश करते हैं। और यह रोग बड़ी तेजी से इस रोग का प्रतिवंध कीमे किया जाय इसके बारे में मैं आपने कुछ सजेशन्स, सूचनायें मिनिस्टर साहब के सामने रखना चाहता हूँ। इसके बढ़ने के दो प्रकार हैं, एक तो यह रोग अनुवंशिक हो सकता है जो कि माता पिता से आता है और और दूसरे संसर्ग से होता है। माता-पिता को यदि यह रोग है तो वह उनके बच्चों में भी आता है। ज्यादा तर यह रोग नवयुवकों और बच्चों 'ज्यादा तेजीसे बढ़ता है इस लिये शादी से पहले उनकी डॉक्टरी जांच होना बहुत जरूरी है। और यदि किसी में इस रोग के जंतु पाये जाय तो उसे शादी करने से कानून न रोकना चाहिये असे आदमी ने शादी की तो वह एक पारिवारिक रोग हो जाता है और उन से होनेवाली संतान को निश्चित रूप में रोग से ग्रसित होना पड़ता है। हमारे स्टेट में १९६ दवाखाने हैं। इन सब दवाखानों में यदि इन सब महारोगियों को दाखिल किया जाय तो फिर सब के लिये वहां जगह ही नहीं होगी। इनने ज्यादा रोगी हैं इस लिये इनके स्वतंत्र बस्ताल स्कॉलों चाहिये और बाहर भी सानगी दवाखानों में इलाज की व्यवस्था करनी चाहिये। बड़ी बड़ी जो इस रोग पर एक नई दवा निकली है 'सल्फोनड्रग' वह दी जाय तो यह रोग जल्द बच्छ हो सकता है। उसके लिये सानगी दवाखानों में भी उसका इंतजाम किया जाना चाहिये।

और भी इसके बाद मैं एक सजेशन ऑनरेबल मिनिस्टर साहब को देना चाहता हूँ वह यह है कि जर्मनी में बहुत वर्ष पहले इस रोग का बहुत ज्यादा फैलाव हुआ था उस समय वहां के हेल्प मिनिस्टर ने एक बैसा उपाय किया था कि जिन लोगों को एसा रोग है उन्हे संतान न हो इसके लिये उन्होंने उस नस का ऑपरेशन किया जिस से ऐसे लोगों को फिर कभी रुकाति न हो। अगर हमारे यहां भी इसी तरह का कोई उपाय किया जायेगा तो यह रोग ज्यादा नहीं बढ़ेगा इस लिये ऐसे इलाज का प्रबंध करना चाहिये।

फिरसे इस बिलका स्वागत करते हुए कहूँगा कि मैंने इस बिल के बारे में ऑनरेबल मिनिस्टर साहब को दो तीन सजेशन्स (सूचनायें) दी हैं उसको मंत्री महोदय इस कानून में प्रविष्ट करने का प्रकल्प करेंगे ऐसी आशा है। इनना कहते हुये मैं विषय समाप्त करता हूँ।

श्री. शेषराव माधवराव बाधमारे (निलंगा): माननीय उपाध्यक्ष महोदय, इस बिल पर काफी आँनरेबल मैंबर्स ने तत्करीरे की है और काफी प्रकाश डाला है। किन भी मैं इस बिल के मिलमिल में दो तीन चीजें अर्ज कर देना चाहता हूँ वह यह है कि पविलिक के जो महकमे हैं जिनमें पविलिक का ज्यादा तालुक आता है उस में सबसे ज्यादा तालुक आनेवाला महकमा मेडिकल का है। बत नरह में पविलिक का इससे तालुक आता है। ऐसे जो महकमे हैं उसमें यह जरूरी है कि उन्हें अपने कामों में पविलिक का ज्यादा से ज्यादा कोआपरेशन हासिल करना चाहिये वह नहीं किया जा रहा है। इन लिये बहुत सारे आँनरेबल मैंबर्स ने यह कहा कि बहुतसारे चावानीन हमारे सामने आते हैं लेकिन उसपर अमल नहीं होता है। आज जो डाक्टर्स हैं उनका तालुक पविलिक में नहीं आता है। यह काम तो ऐमा है कि जिसके लिये डॉक्टर्स को हरदम तैयार रहना चाहिये। लेकिन जब कोई अंकिसडेंट होता है तब तो डॉक्टर जल्दी आते नहीं। ‘ब्रीज’ याने पते खेलते बैठते हैं। बहुत बार ऐसा देखा जाता है जब कोई केस उनके पास ले जाते हैं तो जवाब मिलता है कि अभी समय नहीं है, अभी अस्पताल में अँडमिट नहीं कर सकते हैं। किसी मरीज को लेकर यदि दवाखाने में जाते हैं तो डॉक्टर माहब सीधे जवाब देते हैं अभी अँडमिट करनेका बक्त नहीं है। कल सुबह आयो। इसका मतलब यही है उनके ऊपर कुछ दवाव नहीं रहा है। लेकिन इस तरह का कुछ दवाव होना जरूरी है। नहीं तो डॉक्टर ठीक तरह से काम नहीं करेंगे।

जिस मकसद से यह बिल लाया जा रहा है उसका तो कोई विरोध नहीं करेंगे बल्कि सारे आदमी यह जो बिल यिनिस्टर साहेब ला रहे हैं उसके लिये उनको मुबारक बाद देंगे। हर शबक आज इतनाही कह रहा है कि यह बिल लाने के साथ साथ इसपर अमल भी सच्ची के साथ होना चाहिये। हमारे एक आँनरेबल मैंबर ने अपने भाषण में यह बात सुझाई है कि जिन लोगों को यह लेपरसी का रोग है ऐसे लोगों की ओलाद नहीं बड़ानी चाहिये इसके लिये इंतजाम किया जाना चाहिये। उन्होंने जैसा सजेशन रखा है उस तरह यदि आँपरेशन आदि के जरिये काम किया जाय तो उनकी ओलाद नहीं बढ़ सकती ह। यह महकमा सेवा का महकमा है। यहां हर तरह का इलाज किया जाना चाहिये। ताकि ऐसे रोगी लोग आगे चलकर संतान पैदा न कर सकें।

जबसे हमारी असेंबली शुरू हुई है तबसे इस तरह के कई बिल हमारे सामने आये हैं। बुसी तरह यह भी एक महत्वपूर्ण बिल है। यह बिल यहां लाया इस लिये मैं यिनिस्टर मुत्तालिका को फिर एक बार मुबारक बाद देता हूँ और अुम्मीद करता हूँ कि यह बिल वर्ष पूरी तरह अमल करने की कोशिश करेंगे।

శ్రీమతి సంగం లక్ష్మీశ్వరాయ : (ఫాఫ్యూబాడ) —

శ్రీ కంఠ నాథ

ఈ శీల్ప ప్లాఫ్టో టాపలనెన శీల్ప. ఈ శీల్ప టేండం అశ్వుం అయినా, బష్టుడు ఈ ప్లాఫ్టో అందరూ టీసుకఠాపడం చూటు మంచినే అయింది. ఈ శీల్ప చూటు అపశమ్మైన ప్లాఫ్టో. బష్టుపంటే అపశమ్మైన శీల్పను మనం కూగ్రుగు అటోచీండి, టీనీని అమలాలో పెట్టుటును కూడా అపరం.

“శేర్మార్జుం ఫలు ధర్త సౌధనం” అని కూడా ప్లాఫ్టో తెలుగున్నాయి. మనకు శేర్మార్జుం ప్లాఫ్టో, ఆ శేర్మార్జుకి అటోగ్రుముకాడా అంట ముఖ్యమైనది. అటోగ్రుము తోటే కూగ్రుం మా పరంంమా కూగ్రుగా మంచింకండా పోతుందని కూడా ప్లాఫ్టో ఫుఫ్సున్నాయి. ఈ కూగ్రుమ్ము

*7th Oct., 1953.**L. A. Bill No. XXIX of 1953,
the Hyd. Leprosy Bill, 1953.*

ఇకో పైన్డరోబోము స్టేటులో దబ్బు ఉన్న భాషణంలో దొంటాడు. వార్డుకు కూడా యిందుల్లో ప్రాంతానికి చెప్పుతున్న ప్రాంతాలు మండలాలు కొంటారు. కొల్పుకుగాని చేపులకకొనియా జబ్బు ప్రాంతే పైజ్ఞామాలు తొడుక్కున్ని యిందుల్లో జబ్బులను దొంటాడు. కొట్టే యిందుల్లన్న ప్రాంతిల్లివారిపే తీసుకుపోవాలి. ఇటువటివారిని నిర్ధింధంగా లేపుకూవెళ్ళడానికి భాసానువ్వు కోవడుకోదు, సంఘు కూడా వప్పుకోవాలి. కొండరు రఘ్యులు ఏమంటున్నారు. టీ రెపిస్ట్యూట్స్ రూప్ వారు భూమసల్పిస్తామని తెప్పి ఏర్పైతే కొచానుటిప్పి భూమిలు లేకుండా చేశారో, అల్లగే యిందుల్లిల్లివారిచే యిందుల్లి భూమాను తెచ్చి మంచులు లేకుండాచేసి మసమ్మాలను చంపుతారని అంటున్నారు. అలో అనడానికి పిలులేదు. ఈ కుమ్మరోగులను గుర్తించిన బీల్లును అంద రచు సహకరించి, దీనిని ఒక్కరుకూడా ప్రశ్నలేకించకూడా దీనిని అమలులో పెట్టించడానికి మనం అందరం ఒప్పుకోవాలి మనవి చేస్తున్నాను. కొంట్టి కుమ్మరోగులలో పాశు అవయవాలు లేవివారిపే గూడా సంఘుంలో లేకుండా చేసి, వాళ్ళుపు ఉచ్ఛల్పే లేకుండా చేసి వాళ్ళుయించిని ఒకేచోట ఎక్కుడో ఒక చోట దూరంగా పుంచాలని కోరుతున్నాము. దీనిని గుర్తించికూడా ఒక ప్రాణిణ్ణ బీల్లులో ఏప్పరచాలని కోరుతున్నాను. గ్ంపిణ్ణిల్లి సామాస్థంగా ఇటువంటి అవయవాలు లేవివారించియాస్తే తపుకుకూడ అటువంటి సంతాసము కలుగుమందని అంటారు. అందునే గ్రీణిస్టీలు ప్రిని చూస్తే అపరిమితంగా భయపడుతాంటాయి. ఇది చాలా భదుకమైన విషయం కొట్టే, యిందుల్లినే వార్షందించి కూడా పంఘుంలో లేకుండా చేయాలని కోరుతూ నా ఉపాన్యాసాన్ని మనిస్తున్నాను.

* శ్రీ. శివబసవనగారెడ్ (సింధునాయి) :— మాస్టర్ ఆధ్యక్షరే,

ఈ దీఱిగవు గమించయ దీఱిగగించాడ “ గసైంటియి ”, ఇక్కడ దీఱిగగఁ స్టేషన్ ఒందు ఎందు నఫగి తిండ మట్టిగి తేళబల్లె. జనరు హర్షిగఁల్లి ఇంకహ దీఱిగఁండ

ಬಹೇವಾಗಿ ದರಖಾತ್ತದಾರಿ. ಆದೋಗ್ಯವಂತರನ್ನಾಗಿ ಮಾಡುವುದು ಸರ್ಕಾರದ ಅಡ್‌ ಕರ್ತವ್ಯ ನಾಗಿದೆ. ಇದನ್ನು ಪ್ರತಿಬಿಂಧಿಸಲು ಸರ್ಕಾರವು ಕ್ರಮಗಳನ್ನು ಕೈಕೊಂಡು ಅಲ್ಲಿನ ರಕ್ಷಣಾ ಕೇಂಪುಗಳನ್ನು ವರ್ವೆಡಿಕುವುದು ಅತಿ ಮುಖ್ಯವಾದುದಿಂದು ನಾನು ತಿಳಿಸ ಬಯಸುತ್ತೇನೆ. ಹನ್ನು ವಿಚಾರದಲ್ಲಿ ಪ್ರತಿ ಜಿಲ್ಲೆಗೂ ಕಣಿಷ್ಟ ಎಂದೇ ಒಂದು ಕೇಂದ್ರವಿದ್ದರೆ ಈ ರೋಗದ ನಿವಾರಕ ಸರಿಯಾಗಿ ಆಗುತ್ತದೆಂದು ನನ್ನ ಅಭಿಪ್ರಾಯ. ನಾವು ನೇರೀಡುವುದರಲ್ಲಿ ಅಲ್ಲಿನ ರೋಗಳಿನೇ ಮತ್ತು ಸಾರ್ಥಕ ನೋಡುತ್ತಿಲ್ಲಿ ಇದ್ದಾರಿ. ಇಂತಹ ರೋಗಳನ್ನು ಸರಿಯಾದ ಕೇಂದ್ರಗಳಿಗೆ ಸೇರಿಸುವ ಕ್ರಮ ಕೈಗೊಳ್ಳಲಿದರಿಂದ ಬಹಳ ಅಪುಕೂಲವಾಗುತ್ತದೆ. ಈಗ ಸಾರ್ಥಕವಿಕದ ಎಷ್ಟೋ ಕಡೆ ಹೀಗೆ ಹಾಡುಪಡುತ್ತಿದ್ದಾರಿ ಈ ರೋಗವು ಲೈಫ್‌ರೂಪದ್ದಿನ್ನು ಅಲ್ಲಿ ಸಾರ್ಥಕವಿಕರ ಸರ್ಕಾರಿಯಾದಿಂದ ಇಂತಹ ಕೇಂದ್ರಗಳಿಗೆ ಕಳಂಹಿಸಲು ಆಗುತ್ತದೆ. ಆದರೆ ಮನು ಪೂರ್ವಕವಾಗಿ ಯಾರು ಇತ್ತು ಕಡೆ ಗಮನ ಕೊಡಿರುವುದು ಬಹಳ ತೆಂಜನಿಯಾದ ಸಂಗತಿ. ಆದೋಗ್ಯ ಕೇಂದ್ರಗಳಿಗೆ ಇಂತಹ ರೋಗಳನ್ನು ಕಳಂಹಿಸಿ ಈ ರೋಗನನ್ನು ತಡೆಗಟ್ಟಿಸುವುದು ಬಹು ಮುಖ್ಯ ವಿಷಯ. ಈ ರೋಗದ ಚಿಕಿತ್ಸೆ. Allopathy Doctor ಗಳಿಂದ ನಡೆಯುತ್ತದೆ. ಇದೆಂದೇ ಚಿಕಿತ್ಸೆ ಸಾಲದಿಂದು ನನ್ನ ವಿಚಾರ. ಆಯುವೀರ್ದ ವೈದ್ಯರು ಗಳಿಗೂ ಕೂಡ ಸರಿಯಾದ ಅನುಕೂಲತೆಗಳನ್ನು ಒದಗಿಸಿ ಕೊಡುವುದು ಅವಕ್ಕಾದೆಂದು ನಾನು ಸೂಚಿಸುತ್ತೇನೆ. ನಮ್ಮ ಆಯುವೀರ್ದದಲ್ಲಿಯೂಕೂಡ ಅನೇಕ ಯೋಗ್ಯರಾದ ವೈದ್ಯರುಗಳು, ಈ ರೋಗನನ್ನು ತಡೆಯಬೇಕೆಂದು ಕ್ರೂರಾಗಿದ್ದಾರಿಂದ ನನಗೆ ತಿಳಿದು ಬಂದಿದೆ. ಆದರೆ ನಮ್ಮ ಸರ್ಕಾರದವರು ಇತ್ತು ಕಡೆ ಗಮನ ಕೊಟ್ಟಂತೆ ತೊರುಷುದಿಲ್ಲ. ಅವರಿಗೆ ಸರಿಯಾದ ಅನುಕೂಲ ಹಿಗಳನ್ನು ಒದಗಿಸಿ ಕೊಡಿರುವುದರಿಂದ ಈ ರೋಗನನ್ನು ತಡೆಯಲು ಸಾಧ್ಯವಾಗಿಬ್ಬಿ. ಇದ ಕೊನ್ನಿಂದ ರೋಗಿ ಆಯುವೀರ್ದ ವೈದ್ಯರಿಗೆ ಇದರವಿವರಿಸಿ ಬಹುಮಾನಗಳನ್ನು ಕೊಡುವುದು ನಿರ್ದಿಷ್ಟ ಕ್ರಿಧನೆಗಳನ್ನು ಮಾಡುವುದಕ್ಕೆ ಅವರಿಗೆ ಅನುಕೂಲತೆಗಳನ್ನು ಕಲ್ಪಿಸಿಕೊಡಬೇಕೆಂದು ನಾನು ಸಂಖಂಧಪಟ್ಟ ಮಂತ್ರಿಗಳಿಗೆ ವಿಜ್ಞಾಪನೆ ಮಾಡಿಕೊಂಡುತ್ತೇನೆ. ಮತ್ತು ಇದರ ಬಗ್ಗೆ ಸರ್ಕಾರವು ಇದಕ್ಕೆ ಬಹುಪ್ರಿಯ ಕೊರತೆಯನ್ನು ಮುಂದು ಮಾಡಬಾರದಿಂದು ನನ್ನ ವಿಜ್ಞಾಪನೆ. ಏಕೆಂದರೆ, ನಮ್ಮಲ್ಲಿ ಅನೇಕ ಕೆಂಡಗ್ಗೆದಾರರು, ಧನವಂತರಿ ಇಡ್ಡಾರಿ. ಸರ್ಕಾರವು ಇವರನ್ನು ಅಂತೇಕ್ಕಿಸಿದರೆ ಇಡ್ಡಾಗಿ ಹಣವನ್ನು ಕೊಡಲು ಮುಂದೆ ಬರುವರು. ಆದರಿಂದ ಎಪ್ಪೋಂದೇ ಕೇಂದ್ರ, ಗಳು ಸ್ವಾಧಿಸಲು ಪ್ರಿಯ ಈ ರೋಗ ನಿವಾರಕಿಗೆ ಸಾಧ್ಯವಾಗುವುದು. ಮತ್ತು ಎಷ್ಟೋ ಕೊಡ ಗೈಡಾರರು ಇಂತಹ ರೋಗಿರಬಾರಕ್ಕಿಗೆ ಉಂಟನ್ನು ತಾವಾಗಿಯೇ ಕೊಡಲು ಮುಂದು ಬರುವರು. ಮತ್ತು ರೋಗಿರಿಸಿದ್ದ ರಕ್ಷಣಾಕೇಂದ್ರಗಳಿಗೆ ಸೇರಿಸಲು ಜನರೂ ಕೊಡ ಸರಕರಿ ವಿಷಯ.

ಮತ್ತೊಂದು ಸಿಹಿನೇ. ಏನೆಂದರೆ, ಅನೇಕರು ಇಂತಹ ರೋಗಗಳಿಂದ ತಮ್ಮ ಜೀವನದಲ್ಲಿ ಬೇಸ್ತಿರುವರು. ಇಂತಹವರನ್ನು ಕೇಂದ್ರಗಳಿಗೆ ತೆಗೆದುಕೊಂಡು ಹೇಗೆ ಅಲ್ಲಿ ಇತ್ತು ಮಾಡಿ, ಇಂತಹ ರೋಗಗಳು ಹರಡದಂತೆ ಕ್ರಮಗಳನ್ನು ಕೈಗೊಳ್ಳಬೇಕು. Plague ಗಾಗಿ ಇರಿಗಳನ್ನು ನಾವು ಸಂಹರಿಸುವುದಿಲ್ಲವೇ ಇಂತಹ ತಕ್ಷವನ್ನು ಇಲ್ಲಿಯೂ ಅನುಸಂಹಿತೆ ಯೋಗ್ಯ ಶರಣತಂತೆ ಮಾಡಬಹುದಿಂತ ನನ್ನ ಸಲಹೆ. ಈ ರೋಗ ಹಿಂಸಾ ತಕ್ಷದಿಂದ ಅನ್ಯಾಂತ ಕೆಂಡರಿಯಾಗಿವುದಿಲ್ಲವೇ ಕಾಣುತ್ತೆ. ಒಂದು ಪಕ್ಕ ಎಲ್ಲ ಜೀವಗಳಲ್ಲಿಯೂ “ಜೀವಾತ್ಮ” ಎಂಬುದಿನೆ. ಆದಕ್ಕೆ ಸ್ವಾಂ ಒಂದು ಪ್ರಯೋಗವಿಷ್ಠಿತ ಇರಿಗೆಕ್ಕಲ್ಲಿಯೂ ಏಕೆ ಕಾಣುತ್ತೆ ರಂಗಿನವೀಕ್ಷಣೆ ಎಂಬುದನ್ನು ಇಂತಹ ವಿಜಾರ.

ಆವರೆ ಈ ವಿಷಯ ಬಲ್ಲವರು ಸರ್ಕಾರದೆ ಮುಖ್ಯ ಅಧಿಕಾರಿಗಳು, ಇದರ ವಿಷಯವಾಗಿ ಗಮನ ಕೊಡುತ್ತಿರುತ್ತಾರೆ.

ఆష్టు నెన్న సూచనేగళన్న మాడి లై భావణ వన్న ముక్కుయు గొంతుప్పుతోసి.

* شری انباری راؤ گو انسانی (بریونی) سسر اسپکر سر - آج جو قانون ہاؤز کے سامنے ہے اس کے لئے آنریل مینٹر کنسٹرنڈ (Hon. Minister concerned) کو ضرور مبارکباد دینا چاہیئے - لیکن ساتھ ہی ساتھ چیسا کہ کئی آنریل ممبروں نے اس بل کے امپیمنٹس (Implementation) کے متعلق شبہات ظاہر کئے ہیں میں بھی اپنے خیالات رکھنا چاہتا ہوں - ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ اس بل کی وجہ سے ان متعدد لوگوں کو جو مرد جذام میں مبتلا ہوں ارسٹ (Arrest) کرنے کے متعلق گورنمنٹ نے بولیں کو اختیار دیا ہے - اون کو ارسٹ کیا جا کر ایسے انسٹی ٹیوشن (Institutions) میں جو اس کے لئے قائم کئے جائیں گے ان لوگوں کو رکھا جا کر ان کا علاج کیا جائیگا - یہ ایک اچھی چیز ضرور ہے اور خاص طور پر ایسے لوگوں کے لئے بھی وہاں انتظام کیا جائیگا جو پاپر لپر اسی پیش نظر (Pauper Leprosy patients) ہوں یعنی غریب ہوں جو انورڈ (Afford) نہیں کر سکتے جو اپنا علاج نہیں کر سکتے اور چیدرا باد اسٹیٹ میں در پدر بھیک مانگتے ہوئے ہیں - ایسے لوگوں کا بھی وہاں انتظام ہو گا - یہ ایک اچھی چیز ہے لیکن میڈیکل ڈپارٹمنٹ سے متعلق ہم لوگوں کو جو تجویہ ہوا ہے وہ براہ اور دن بدن ایسا تجویہ ہوتا ہی جارہا ہے - یہاں میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ ہر ڈسٹرکٹ اور تعلقہ گئے ٹسپنسریز (Dispensaries) میں غریب لوگوں کو مفت دوائیں دینے اور ان کے کھانے پینے کا انتظام کیا گیا ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹروں کو جو تنخواہیں ملتی ہیں وہ کافی نہیں ہوئیں کیونکہ یہ لوگ پور فنڈ (Poor Fund) کے پسون کو بھی جو ان غریبوں کے کھانے وغیرہ کے لئے ہوتا ہے بجا طور پر استعمال کرتے ہیں - یہاں بھی کرپشن (Corruption) ہوتا ہے - اس قسم کی شکایتیں ہوئی ہیں ان شکایتوں کو دور کرنے کے لئے جب کبھی توجہ دلانی ہے تو وہی ہوتا ہے جو آج تک ہوتا آیا ہے - اس واسطے میں خاص طور پر آنریل مینٹر صاحب سے یہ دریافت کرنے پر مجبور ہوں کہ کیا وجہ ہے کہ ہمارا میڈیکل ڈپارٹمنٹ جو سیوا کا ڈپارٹمنٹ ہے اور جہاں پر ہیومنیٹری بن پائٹ آف ویو (Humanitarian point of view) سے کام کرنا چاہیئے وہاں کے ڈاکٹر اور نرس اور کام کرنے والوں میں ایسا مادہ کیوں نہیں ہے؟ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اون لوگوں کو تنخواہیں کم ہیں یا اون کو پڑ بھر کھانا ملتا جس کی وجہ سے وہ چوپا بازاری کرتے ہیں - دواخانوں میں جو دوائیں ہوتی ہیں وہ دوسرے لوگوں کو بیچنے جاتی ہیں اور ہم لوگوں کو جو ایساتھ دئے جاتے ہیں کہ دوا نہیں ہے - خاص طور پر میں بڑھنی خلیع کے ڈاکٹروں کے جوابات ساتھ چاہتا ہوں جو انہوں نے دئے تھے - جب کالرا (Cholera) بھیل کیا تھا تو اون غریبوں کو جو بیجن پر کالرا

کا ایک (Attack) ہوا تھا ہم نے اپنے بیسون سے انہیں دواخانہ پہنچایا تو ہم کو جواب دیا کہ ہمارے پاس دوائیں نہیں ہیں۔ تب دوالائیجے اور ان کے کھانے پینے کا انتظام کیجئے تو یہاں رکھنا جاسکتا ہے۔ ہم لوگوں کو اس سلسہ میں چندہ کرنا پڑا اور چندہ سے ہی ان لوگوں کا علاج کیا گیا لیکن دواخانہ سے دوائیں نہیں دی گئی میں پوچھتا چاہتا ہوں کہ حالات اپسے کیوں ہیں؟ اگر اسی طرح کے حالات رہیں تو پھر آپ جو قانون بنارہے ہیں اوس کا یہ اثر ہوگا کہ جس طرح آج کر یہ غریب لوگوں کی مانگتھے پھر رہے ہیں اوسی طرح دواخانوں میں بھی آدھا پیٹ کھانا کراچیک دوسرے کو نوچتھے ہوئے اپنی زندگی بس کریں گے۔ ہندوستان میں دوسرے بھی دواخانہ جات ہیں وہاں جو ہمارے بھائی دواخانے چلا رہے ہیں وہاں ہیومنیٹرین بائیٹ آف ویو (Humanitarian Point of view) سے لوگوں کی سیوا کی جاتی ہے۔ وہاں ہر شخص خوشی سے جاتا ہے۔ وہاں غریب امیر کا بخید (نہیں رکھنا جاتا۔ مگر ہمارے یہاں کے ڈاکٹرس یہ دیکھتے ہیں کہ امیر ہم کو کب گھر پر بلائیگ۔ کب ہم اوس کی سیوا کریں گے کب (۱) روپیہ فیس وہ ہیں دیگا۔ جب یہ چیزیں اون کے دماغ میں ہیں تو پھر یہ جو بل لایا جا رہا ہے اوس کا مقصد پورا نہیں ہوگا۔ کیونکہ جہاں انسانی ہمدردی ڈاکٹروں میں نہ ہو وہاں اچھی طرح علاج نہیں ہو سکتا۔ گو میں سانتا ہوں کہ بہت سے ڈاکٹرس۔ یہ ۲ فی - بی - پی - یاف۔ آر۔ سی۔ یہ کی ڈگریاں لئے ہوں گے لیکن پیسے کمانے کے سوا اون کو اور کوئی خیال نہیں ہے۔ یہ مذیکل ڈپارٹمنٹ کے متعلق ہمارا تجربہ ہے۔

آنریبل منسٹر کو ان چیزوں کے روکنے کے لئے اس بل کے ساتھ ساتھ اور بھی تدابیر اختیار کرنا ضروری ہے۔ ڈاکٹروں کو جیتك آپ خانگی طور پر براکٹر (Practice) کرنے کی مانع نہیں کریں گے اس وقت تک ان لوگوں کے دماغ پیسے کی طرف کھینچنے کے اچھا قانون نامہ ہیں لیکن اس قانون کی اسپرٹ کو حاصلی والوں کی بھی ضرورت ہے۔ جب تک اس پر صحیح طریقہ سے عمل نہ کیا جائے۔ صحیح طور پر اس بل کا امپلیمیٹیشن نہیں ہو سکتا۔ بہت سے غریب لوگوں کو آپ پکڑ کر لیجائیں گے اور انہیں دواخانے میں وکھا جائیکا لیکن جب تک انکو ہمدردی سے کھانا دینے والے۔ دوا دینے والے اور دیکھ بھال کرنے والے لوگ نہیں کوئی اچھا اثر نہیں ہو سکتا۔ میری سمجھوں میں یہ بات نہیں اپنی کھانگی دواخانوں کے ملاتیں سے اچھی تغواہی ہمارے پاس دیجاتی ہیں لیکن انکی ذہنیت کیوں نہیں بدلتی۔ اس پر ہمارے آنریبل منسٹر کو غور کرنا چاہئے۔ اس بل پر غور کرنے ہوئے یہ ضروری ہو گیا ہے کہ مذیکل ڈپارٹمنٹ پر بھی تنقید کریں تاکہ ڈاکٹرس ہیومنیٹرین پوائیٹ آف ویو سے عمل کریں۔ اسلئے آنریبل منسٹر سے میں یہ استدعا کروں گا کہ جو اچھا قانون آپ لارہے ہیں اس کے لئے ہاؤز آپ کو مبارکباد دیگا لیکن آج تک مذیکل ڈپارٹمنٹ جس طرح کام کرتا آ رہا ہے ویسا نہ کرے وونہ اس بل کا کوئی فائدہ نہ ہوگا بلکہ ایک اور درد سر بڑھ جائیکا۔ میری بھی استدعا ہے کہ مذیکل ڈپارٹمنٹ میں جو خامیاں ہیں انہیں دو روکیا جائے تاکہ ایسے اچھے فوائز کا پہنکا کو زیادہ سے زیادہ فائٹھ پہنچے۔

శ్రీ డాక్టర్. రామ్. రామ్ (బోధి):

అధ్యక్షతమయికాడా,

ఇప్పుడు తెంపులే బిల్లు ఏవైతే ప్రపాచమైప్పు క్యాథినిచారణకు గానీ, రోగుల సాక్ష్యమంగలించి గానీ, ఆ జిమారాలే ఇందులో కావించడవు. అదేగాక కేవలము తెంపులే ఇతరులకు సోకకుండా, ఇతరులకు పోలే కిమారాలే చేయడము, ఆ తెంపులేని కాట్టుల్ చేయడము మాత్రమే ఈ బిల్లు, మిట్టుల్ దైనిఖిలుగా కనుసార్థించి. ఇప్పుడు యాం బిల్లు పెట్టి లేప్పినిని ఇతరులకు సోకకుండా చేడుడం చాలా వుండేది. కానీ ఒక్కా లేప్పిని ఇందరులకు సోకకుండా చేయాలంటే గవర్న్‌మెంటువారు ఏమి చెయ్యాలంటే, అందుకం ఉగ్గిసిన్నిచోస్ట్రిమట్టు ప్రాంతమేచి, అందుకు లేగినంత వంటిని కొట్టదను, మాచలను స్ఫూర్య చేయడకి దానుంటుంది. ఇప్పీ చేసినట్లయితేనే మనం చేసినట్లువంటే బిల్లు ఉధ్వేశు పూర్తి అవుతుండని ఈచు ఉన్నేళమతున్నాము.

తెంపులే గురించి నిజాంశామ కేల్లాలోని డిక్టపర్టీలో ఒక తెంపులే హస్పిట్ ఉన్నది. ఆ హస్పిట్ అమెరికన్ మిషన్ చేత సడవ బడులోంది. గవర్న్‌మెంటు ఆ హస్పిట్ కు ఫుటు ఉన్నంది. కానీ రెండుమాడు సంయుక్తములనుండి గవర్న్‌మెంటు ఆ హస్పిట్ కు ఫుటు ఇప్పుడు మానివేళారు. మొత్తం వైద్యరాశు ప్రేతుల్ లేప్పిని హస్పిట్ అదే ఒక్కటే పెట్ట హస్పిట్. గవర్న్‌మెంటువారు దానికి ఇచ్చే ఫుటు నిధిపివేళారు. దానిటి చాలావంటికి క్షుపు కలిగింది. డిక్టపర్టీ ఇంవరకస ఎంటఁడి రోగులు ఉండే వారంటే, రెండుటిల మందించాకా ఉండేవారు. ఇప్పుడు ఆ హస్పిట్ లో ఉండే రోగులు మూడు, నాలుగు వంలకం టే ఎక్కువమంది లేదు. నేను ఒకసార్ పెళ్లి ఇంతమంది రోగులు మాత్రమే ఉన్నారేషి అని అంచే, “గవర్న్‌మెంటువారు help ఇప్పుడంలేమ. వేఱు పెళ్లి ఉధ్వేశు గవర్న్‌మెంటువారు ఇచ్చే help సు కలిపి ఇంతకాంచు నిధిపున్నాము. ఇప్పుడు గవర్న్‌మెంటువారు ఇచ్చే help మానివేయడంవల్ల ఇంతకం టే ఎక్కువ పని తెచుతేచు” అని చెప్పాడు.

కాబట్టి గవర్న్‌మెంటువారు మాట్లాగా ప్రపి జిల్లాలోనూ ఒక హస్పిట్ ఇట్టే, ఆ జిల్లాలో ఉన్నట్లువంటే రోగులు అందరికి కూడా సారీసులచేగాని, మరేభంగా గానీ, లేక ఈ బిల్లు ద్వారాగాని ఏ విధంగా అయినానీ ఆ రోగులంద్లో హస్పిటుల్లో చేర్చి వారికి లేగిన చికిత్స తేయుంచినట్లుయిచే, ఆ జిల్లాలో ఉండే వారంయంకి కూడా చేతలో మధుకరంగా ఉంటుంది.

ఈ నేను తేవే రెండ్ విషయమొంటే, ఈ తెంపులే బిల్లువల్ల, తెంపులేని ఇతరులకు సోక కుండా కుట్టులు చేయడానికి పనికి వస్తుందిగానీ, కుట్టులు చేసి ఉండవారు, ఆ రోగులు ఇప్పుడిన సోకర్ణూలు గురించినాని, వారికి చేయడానికి పిక్రిక్షులు గురించి గానీ ఏమి ఈ బిల్లులో కిమించడంలేదు. ఈ తెంపులేనివ్వాళి మార్కెట్లో నీరు విల్లులో తేడు. ప్రివ్యుట్కూడా, ఈ తెంపులేనివ్వాళి మార్కెట్లో నీరు ప్రకృతమో పెగి పోంది జీ అండ పించుటాల్లు అంకోండి, శేర్పు (క్లయిపెట్) ప్రకృతాల్లు, అంకోండి, నీ

పేరిష్టితులు అయినా యా వ్యాధి చాతా తీవ్రంగా పెరిగి పోతాడి. సాథాడంగా యా వ్యాధిని అంకట్టుకొనికి ఇంచెరకు ఏవూ రీస్ట్రీ చేసట్లును కనుమించు. ఈ వేళలో ఉదువ్యాధి, లైఫ్ నిష్టవ్యాధి ఈ రెండు వ్యాధులు చాతా తీవ్రంగా దౌలుప్పా చాలామందికి సాకుటున్నాయి. హైదరాబాదు పైటుల్లో ప్రత్యేకంగా కొస్టి జిల్లాల్లో యా వ్యాధి ఎక్కువగా కనిపొస్తాంది. ఈ తెల్సూరివ్యాధిసుహర్షార్జున్ తీఱ్లాల్లో ఎక్కువగా వున్నట్టు కనుపోస్తాంది. దీనికి కారణమేచ్చే తెలుగుకొని చెగురువుచేచి రీస్ట్రీచేచి, వాతావరణాలట్టు వస్తాంది, ఎటువంటి పరిష్ఠితుల్లో ఈ వ్యాధులు వస్తువ్యాయ్,—పొచల్లేన సందర్భపులను గురించి గవర్న్మెంటువారు సర్పీచేసినట్లు ఎక్కు కనుటించుటాల్సిను.—ప్రశ్నాపుంచువారు యా—తెల్సూరివ్యాధిని ఎక్కువగా పెరగినిస్వకుండా, ఆమికఁ చేసించుచుంటి క్యాలు తీఱుకొని రీస్ట్రీ చేసట్లుయితే ఈ వ్యాధి నిలిపియేందుకు ఈ బీమ్మాంశుకరింపుంది. ఈ బీమ్మాంశుకరావటుతోటి, యా వ్యాధి పూర్తిగా నిర్మాలింపబడుచుండనే అపకారాలేషా కనుపించడమనిచేసు.

ఈ పించుల్లో డెక్కన్ కూడా ఎక్కువ శ్రద్ధలోహించి వచి చేయాలి. ఆ విభంగా వచి చేయడం వారి విధి అయినన్నది. డెక్కన్లను గుర్తించి కొండరు మీత్రులు విషప్పించారు. డెక్కన్లలో కొండసుండి మాచెవాళ్ళు ఉండవచ్చు. కొండమండి చెట్టువాళ్ళు ఉండవచ్చు. డెక్కన్లలో చెట్టువాళ్ళుగా ఉన్నారని చెప్పణానికి వీలు లేదు. “డెక్కన్లందరూ చెడువారుగా వున్నారు; వాళ్ళు వేంటుపు సరిగా మాచలులేదు” అని అంచై అడి చాతా అసమంజసముగా ఉంటుంది. ప్రతి విషయాలోనూ వుంచి, వేమ వుంటుంది. డెక్కన్లో కూడా మంచివారు వున్నారు. నిజాములు భాయలో దేఖాండే ఆనే ఒక సిపిల్ పర్సన్ ఉన్నాడు. అలను కలరా పచ్చిందని రిపోర్టు చేయగానే ప్రతినోటు వెళ్లి రాత్రింబగళ్ళు స్విట్సర్సుకుండా వని చేశారు. అనేకమంది ప్రాణాలను రక్షించారు. ఇది ఒక ఉదహారణగా చెచుచున్నాను. డెక్కన్లో చెడువారు వుండరనికాదు; మంచివారు వుండరనికాదు. వాళ్ళల్లో మంచివారు వున్నారు. చెడువారు ఉన్నారు. కాని డెక్కన్లు అంటిని కటిపి ఒకటిగా మినిటీంచడం మమంజసముగా కమించడము లేదు. కమ్మర్గా నివారణకోసం ఇంరదేశస్తుతపరైకే ఉన్నారో, ఆ అమెరిక్ మిచ్చ వారు యా వ్యాధి నివారణకోసం ఎంతో శ్రద్ధ తీసుకొంటున్నారు. ఇటువంటి వర్షిశ్రుతులలో,—యార్జున, నునకు వ్యుతిన ఇంటెండెస్చు సురించి గూడ చూచకొంటే, ఈ వ్యాధిని నివారించడానికి దానివై ప్రక్క శ్రుత వీంచమణి యుంటుంది. ఇప్పుడు దేశాభిస్థాకి ప్లాసింగ్ ఎలా తయారుచేశారో, ప్లాసింగ్ కూడా యా రోగి వివాహ చర్చలు తీసుకొనానికి ఏర్పాటు చేయాలని, మనకు man-power కావాలని భావా ఉస్సుడి. కాబట్టి జనస్వాధికారం కొండా ఉండేదుకు ఇటువంటి ఔప్పికి తుడు వ్యాధులు నివారణకు ప్లాసింగ్లో దఱ్పులు ప్రశ్నేకంగా కేటాయించాలని, ఆ విభంగా కేటాయించి యా వ్యాధులు నివారణకు ఫఱ్పుచేసి, యా త్రిప్రాణి వ్యాధిని నిర్మారించడానికి ప్రయత్నము చేయాలి కోరున్నామ.

***कृष्णचंद्र बांधी (बुमराह) :**—मानवीय वर्षभूत महोदय, में विस बिल का स्वागत करता है। वह बिल पर बाँधे करना है तो बिल के जो बुजावन्जु रहते हैं वहन पर पहले बाँधे करना अच्छा देखा। और बिली किड्डाप के विस बिल के क्या बुज हैं और क्या अवश्य हो सकते हैं वह पुर्

में कुछ कहूँगा । बहुत दिनों से यहां की ही दुकूमत नहीं बल्कि बाहर की भी दुकूमतें यह चाहती थीं कि अिस महारोग का नियंत्रण करने के लिये या निवारण करने के लिये कुछ विधान बनाया जाय। हमारे कान्टटीट्यूशन में व्यक्ति स्वातंत्र्य को माना गया है और बहुत मर्तंदा अिस व्यक्ति-स्वातंत्र्य को महारोग की बाधा नो न हो जाय जिसलिये बहुत लोग हिचकिचाने हैं कि अिसको कानून के बंधन में कैसा लोया जाय ? यह जब मैंने देखा अुस वक्त यह मालूम हुआ कि कुछ न कुछ और अिसमें अंश किया गया है । संविधान के अनुसार व्यक्ति स्वातंत्र्य को कायम रखते हुअे हमारे हिंदुस्तान में यह जो महारोग अिघर अुधर कर रहा है, फैल रहा है अुसको कुछ न कुछ कानून में लाने के लिये, अुस पर नियंत्रण करने के लिये जिसमें यत्न किया गया है । महारोग में दो प्रकार के महारोगी हुआ करते हैं । अेक तो संर्मर्जन्य और दूसरे संर्संशून्य और जिस संसर्ग में बाधा होती है अुस मार्सिगिक बीमारों को या सांसर्गिक रोग को जिस विल में कानून में रखने की कोशिश की गई। है । अेक तो 'लेपर पेशंट'(Leper Patient)की तारीफ की गजी है और अेक 'पापर लेपर पेशंट' की तारीफ की गजी है । पापर लेपर पेशंट पर यह नियंत्रण रखा जाता है तो अिसका अिलाज यह नहीं समझना चाहिये कि जितने गरीब हैं अुन्हीं के लिये जिसमें रुकावट की जा रही है, अंसा नहीं है । पापर पेशंट की जो तारीफ की गजी है अुससे पता चलेगा कि जो बीमार महारोगी बाजारों में भौत्स मांगने के लिये घूमते हैं या अपने किसी जिस्म को जाहीर कर के अुससे रहम पैदा करके भीत्स मांगना चाहते हैं, जो किसी तरीके से आवारा घूमते हैं, अुनकी रोकथाम करने के लिये यहां कोशिश की गजी है । बहुत अच्छा होता दीगर जो बीमार रहते हैं चाहें वे पापर भी न हों, अुन पर भी कुछ नियंत्रण रखा जाता । लेकिन वह करना किसी भी कानून के लिये, किसी भी स्टेट के लिये बहुत मुश्किल समझा गया है और अेक दो स्टेटों में जिस बात की कोशिश भी की गजी है । लेकिन वे अुसमें कामयाब नहीं हुअे । अिसलिये यहां पापर पेशंट को ही जारीक किया गया है । लेपर पेशंट को बंधन में रखा गया है । लेकिन पापर पेशंट के लिये सास बिन्तजाम किया गया है । यह नहीं कि पापर पेशंट को अरेस्ट (Arrest) किया जाता है, अुसको जेल में रखा जायगा, बैसा नहीं । केवल दफ्तर तीन के तहत यह बिन्तजाम किये जाने का तसव्वूर किया गया है कि जहां बैसे पेशंट्स रखे जाने का बिन्तजाम होगा वहीं बैसे पापर पेशंट्स को अरेस्ट किया जायगा । लेक्ज 'अरेस्ट' को किस्तेमाल में लाने की वजह से बहुत से लोगों को जिससे बिस्तलाफ हुआ, बैसा मालूम होता है । वे समझते हैं कि यह अरेस्ट क्यों ? और फिर आपका बिम्मीमेटेशन, कैसा जुल्म हो जायगा, अुस लिहाज ये सब चीजें बुझमें आ जाती हैं । लेकिन यह नहीं है कि जिसके लिये चितनी ज्यादा से ज्यादा सख्ती की जाय कोओ हैं नहीं, नियंत्रण अच्छा ही होगा । सख्ती करते करते जैसा कि माननीय सदस्य फर परमणी ने कहा क्या क्या होगा कहा नहीं जा सकता, अरेस्ट करने के बाद जैसा कि डाक्टर लोग कुछ भडबडी करते हैं, बैसे कमाते हैं बैसा ही कुछ जिसमें भी हो जायगा । लेकिन यह जीव बिल्कुल अलहाद है । बैसा नहीं हो सकता नहीं; कुछ हो सकता । ह्युमेनिटरियन ह्यू (Humanitarian) मर्कमेंट मध्यीनी में डाक्टरों में होगा या नहीं होगा, तो भी कहे प्रकार के डाक्टर हो सकते हैं, सभी अेकसां नहीं ही सकते । लेकिन जब विधान पर बहस करते हैं तो सिर्फ ब्रेडिश्ट्रीक्षन वर और देवे से फ़सदा नहीं होता । कुछ बनाने के बाद ही कहा जा सकता है कि जिसके लिये जो बिन्तजाम किया गया है वह पूरी तोर पर वस्तु में जाय जाता है या नहीं । जिसके दूसरे अक्षर की तरफ देखा जाय तो जो पापर

लेपर पेशंट्स नहीं हैं बल्कि मिर्क लेपर पेशंट्स हैं या असे लेपर पेशंट्स हैं जिनका रोग संसर्गजन्य है अनुको अवाम जहां जमा होने हैं और जगहों पर धूमने से रोका गया है। जैसे हटेल्स हैं, मोटर-गाड़ियां, मोटरोंज़, सिनेमा और जगहों पर अनुको धूमने के लिये विषमें रोकथाम की गयी है। असे रोगों को फैलने के लिये असे ही तरोंके हड्डा करते हैं। वहां पर अमल करते वक्त अगर जरा सस्ती हो जाय तो कोशी हर्ज़ नहीं। लेकिन यिस वक्त यह जो आहोर किया गया है कि दरहकीकत और बोधारों का आपरेशन होना चाहिये ताकि अनुकी औलाद की पैदा न हो सके। आज तक हुविया की किसी भी स्टेट में अमा नहीं किया गया है। लेकिन यह बीमारी असी नहीं है कि सिर्फ औलाद पैदा न होने से काम बनाना होगा। क्ये सांसारिक रोग होने हैं, विसलिये यहां औलाद का संबंध न लाया जाय। केवल जो कुपर भव्यर मंदर्म भी हो जाय तो यह बीमारी फैल जायगी। सिर्फ आपरेशन करने से यह बीमारी रुक जायगी और नहीं है। वह अब चीज़ हो सकती है जो स्थाल में लाकी जा सकती है। लेकिन हमारा जो प्रारंभ है वह बिल्कुल अस्त्र है। हमारे यिस आरंभिक बुपकम के बाद हम आगे बढ़ सकेंगे, यिसमें कोशी बुकहा नहीं। जितना लिहाज़ से जो बिल आया है वह प्रारंभ के स्वरूप में देख लिया जाय। मैं यह कहना चाहता हूं कि हमारे यहां बहुत से स्थालात के लोग हैं। हर कोशी वह चाहता है कि हर गांव में लेपर वसीयलम (Asylum) लेपर होम (Leper Home) कायम किये जाय। हुकूमत भी यह स्वाहित करती है। लेकिन हमारे प्रदेश में कितने सेंकड़ों की तादाद में लेपर पेशंट्स हैं, जुनके लिये कितने ही असीयलम या लेपर होम्स नहीं हैं। लीपर होम्स यिस काम के लिये नहीं हैं कि जितने भी लीपर्स हमारे तालुकों में या जिलों में हैं जुनको वहां आ कर रखा जाय। असे तो सेंकड़ों लोग होते हैं। और यिस तरह से अपर कोविश भी की जाव और ५० लीपर्स असीयलम या लीपर होम्स भी खोले जाने तो जुन सब बीमारों को हम अनुमति नहीं एवं संकेत। वसीयलम खोलने के लिये सर्व कितना हुआ करता है यिस की तरफ व्याप देने से काम होनेवाला नहीं है। लेकिन यिसमें दूसरी भी बहुत सी दिक्कतें हुआ करती हैं। हमारे असे लोगों को किसी तरह की बीमारियाँ होती हैं, किसी को अवैदोलिटिल होता है। किसीको हार्मोना होता है, किसी की डायबिटिल होता है। ऐसी सब बीमारियाँ यिस लीपर्स की भी होती हैं। और जब युनको वह बीमारी होती है तो युनके बिलाज के लिये इस युनको हस्ताक्षर में नहीं ले जा सकते। युनके बिलाज के किये लीपर वसीयलम ही होना चाहिये। नहीं तो यैसा हीमा कि यिसके लेपर वसीयलम स्लोलेंडे और कितने लोगों को युनने चाहिये। लीपर वसीयलम की वर्ज यिसकी लिये होती है कि युनकी दीवर बीमारियाँ भी होती हैं। लीपर को लैक करने के लिये कितने स्वास्थ्यमें की भी जरूरत नहीं होती। सारी युनियन में लेपर को दुष्कर करने के लिये लैक तामकोनाम को दबा मानी जाती है जो सब बोल देता है। लेपर की बीमारी दूर करने के लिये सावकान दृष्ट वही बैक बातिरी दवा है। युनके लिये असीयलम में बैठने की जीवी वस्त्र नहीं है। साम्प्रदैन दृष्ट का द्रिन्तचाय होना चाहिये। और वह हो रहा है और वही लेपर को ट्रीट (Treat) करने के लिये और युनकी रोकथाम के लिये चाही है। सर्वे से युनमें बायाव तो और भी लेपर की बीमारी की दैवकाम हो सकती है। यिस लेपर की बायाव तो वर वर्ष सीधे के सहूल यो लेपर असीयलम कायम होने वाले युन में रखना और यानुसूली बैंडेज को यो युलाई है युनकी वस्त्राव में लैब्स के लैब्स में देखी जाने वाले यसकी है और ये उनका हूं कि वह युनकी वस्त्राव प्रारंभ है।

ओक चोज मुमकिन है, कहीं जा सकती है कि लेपर पेंडांट हो या पापर लेपर पेंडांट हो वह अगर अच्छाम में धूमना है तो अुसको अरेस्ट करने का काम पुलिस पर मौंगा गया है। बैंगी हालत में मुसिकन् है कि पुलिस अपने को संपर्ण हो जाय जिस भव से लेपर्स को अरेस्ट न करे। जिसके लिये गवर्नर्मेंट को कुछ न कुछ सोचना होगा कि पुलिस को किसी तरह से डिसिंफेक्ट (Disinfect) किया जाय ताकि अुनको अिनफेक्शन न लग जाये। अैसा कोअी प्रवंथ किये बांगर कोअी भी पुलिस अपर लेपर को अरेस्ट करने के लगड़े में नहीं जायगा। अिसलिये अिस दृष्टि में गवर्नर्मेंट को कुछ न कुछ करना होगा। जो ब्रेडीकल आफिर होंगे वे निर्बंध करेंगे जिस तरह से अुनको डिसिंफेक्ट किया जा सकता है, अुनको कुछ डिसिंफेक्ट कपड़े दिये जायें या और कुछ अिन्ट्राम किया जाय जिससे अुनको वाधा न पहुँचे। अिस दृष्टि में अिस बिल में जो प्रवंथ किये गये हैं वे अच्छे हैं। अिसका फौरन स्वागत करना चाहिये। जिसके अिन्ट्रामेडेशन में कुछ गलां होंगे तो बतानी चाहिये। लेकिन पिनल कोड बनाना है और अुम बन अगर यह कहा जाय कि पुलिस गडवड करेंगी अिसलिये पुलिस पिनल कोड ही न बनाया जाय यह तो जल्द होगा। बाग या खेत लगाया तो अुसे जानवर आकर खा जायेंगे जिस भव से अुसको लगाने से कोअी हिचकिचाता नहीं। यै अुमीद करता हूँ के जीस बिल का स्वागत पुरी तौरपर हो जायेगा जिस लिहाज से अिस बिल का स्वागत करना आवश्यक हो जाता है।

***شریعتی شاہجهان پیغمبر (پر کی) اسپکٹر سر۔ میں آنریبل منسٹر کو اس بل کے لानے پر مبارکباد دیتی ہوں۔ یہ بل ہمارے لئے بہت جلد آنا چاہیئے تھا مگر شکر خدا کہ اب بھی زیادہ دیر نہیں ہوئے.....**

شروع۔ ڈی۔ دیسبانڈے۔ آپ کے لئے!

شریعتی شاہجهان پیغمبر - میں معاف چاہتی ہوں میرا مطلب ہے ہمارے ملک کے لئے -
ہوتے ہے آنریبل سبرس نے اس بل کے لانے پر مبارکباد دی - بعض بھائیوں نے اعتراض کیا کہ پولیس کے ذریعہ ایسے مرضیوں کو پکڑا جائیگا - جیل میں ڈال دین کریں - میں - سمجھتی ہوں کہ ایسی کوئی زیادتی نہیں ہو گی - میں بتلاتی ہوں یہاں سے قریب ہی نکلو پر مدرسہ کے پاس ایک شخص جو اس مرض میں مبتلا ہے پورے مدد لپکر بیٹھتا ہے۔ مدرسے کے پیسے کو ان کے مان پاپ پیسے نہیں دیتے ہوں گے لیکن پھر بھی خدکر کے پیسے کھرے ہے لاتے ہیں - اور ایسے بیار شخص سے پھر مت خرید کر کھانا نہیں ہے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ہیڈ ماسٹر کے یا کسی اور کے کہنے سے وہ اپنا روزگار چھوڑ کر وہاں سے چلا جائیگا۔ وہ نہیں جاتا۔ اندھے ہے کہ بچوں کو اس کی بیماری لکھے۔ اس لئے کہ خاص طور پر بچوں پر یہ مرض بہت جلد اڑ کرتا ہے۔ میں ایک اور واقعہ بتلاتی ہوں کہ کچھ دنوں پہلے غله کی ایک دکان پر جس کا نمبر (۱۳۳) ہے اس پر ایک صاحب جو اس مرض میں مبتلا تھے پیشے تھے۔ میں نے اون کو وہاں سے ہٹا دا ہا تو میں نہیں پہلے میں نے دیکھا کہ وہ شخص ہوٹل میں کام کرتا ہے۔ وہاں سے میں اس شخص کو چھٹی دیکھ دیا اکثر کوچھجن کے پاس بھجوائی۔ انہوں نے چلایا کہ اپنے شخص کو یہ مرض

اتنا زیردست ہے کہ وہ جس جگہ بیٹھ کر ائیہ وہاں اگر دوسرا آدمی یتھیگا تو اس کو بھی یہ مرض لگ جائیگا۔ بات یہ ہے کہ انسان اپنا بیٹ پالنے کے لئے جو کچھ بھی ہو کرنا چاہتا ہے۔ جب تک کہ ایسے مریضوں کو زبردستی لیجا یا نہ جائے وہ خود بخود دواخانے میں جا کر شریک ہونے والے نہیں۔ گویا انہارے پاس یونیپالٹی نے ان کے لئے ایک دواخانہ بنایا ہے جس میں انہیں شریک کروانا چاہیے لیکن کونسا پولیس والا ہے جو ذمہ داری لیکر یہ کام انجام دیتا ہے۔ کوئی بھی نہیں کرتا۔ میں کہوں گی آپ کیوں ڈرنے ہیں کہ پولیس زیادتی کریگی۔ زبردستی تھمت لکائیگی۔ پکڑ لیجائیگی۔ میں تو یہ کہوں گی کہ اگر تھوڑی بہت سختی بھی اس سلسلے میں کی جائے تو اس سے بچھے نہ ہتنا چاہئے۔ ایسے لوگوں کو جیراً دواخانوں میں شریک کروایا جانا چاہیے۔ آنریبل میرس کو معلوم ہونا چاہیے کہ حال ہی میں سوشل سروس کی طرف اندھوں کے لئے دواخانہ کھولا گیا۔ مجھے بتائیے اس دواخانے میں کتنے اندھے از خود جا کر شریک ہوئے اگر پولس کے ذریعہ ایسے اندھوں کو پکڑ کر اس دواخانوں میں شریک کیا جائے تو آپ دیکھنے کے لئے اندھے نہیں ہیں۔ بہرحال میرا مطلب یہ ہے کہ لوگ مرض میں مبتلا ہونے کے باوجود خود بخود جا کر دواخانے میں شریک ہونا نہیں چاہئے۔ کچھ لوگ شرمانتے ہیں۔ اور چاہئے ہیں کہ انہیں ہی گھر میں چھپکو یٹھی رہیں۔ لیکن اس سے بھی گھر والوں کو مرض لکھ کر اندھیشہ رہتا ہے۔ اس لحاظ سے اس بل کی شدید ضرورت ہے۔

میں یہ بھی کہوں گی کہ جو دواخانے بنائے جائیں وہ چھوٹے یا بڑوں نہوں۔ بلکہ بڑے بیانے پر ہوں تاکہ ”جگہ نہیں“، کی شکایت نہ رہے۔ کیونکہ عموماً یہ دیکھا جاتا ہے کہ ایسی شکایت ہوتی ہے۔ میں یہن شانماں باقی کی کامیابی نیشن میں گئی تھی۔ وہاں معلوم ہوا کہ ... میں سے ۸ آدمی اس مرض میں مبتلا ہیں۔ اگر ان سب کا علاج کروانا ہو تو ظاہر ہے کہ چھوٹے بیانے پر دواخانے مفید نہیں ہو سکتے بڑا دواخانہ ہونا چاہئے.....

شریکی ایچ۔ وینکٹ رام راؤ۔ منسٹر صاحب تو ایک حصہ زیادہ کہہ رہے ہیں۔

شریکی شاہ جہاں بیگ۔ یہ تو بڑی مہربانی ہو گی۔ آج فی۔ یہی کہ حالت ہے کہ ۱۰ مکانوں میں سے دو مکانوں میں فی۔ فی کے مریض ملتے ہیں۔ میں نے ایسے مریضوں کے کہا کہ میں تمہارا علاج کرواتی ہوں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم چلے ہی کوشش کریں گے ہیں اور ہمیں جواب ملا کہ ”جگہ نہیں“، بہرحال یہ ”جگہ نہیں“ کی طاری کو دو کرنا چاہئے.....

شریکی وی۔ ٹھی۔ دیشپانڈے۔ اور کئے ایک اور بل لانا چاہئے۔

شریکی شاہ جہاں بیگ۔ جیسا کہ ایک آنریبل میرس نے کہا کہ ایک حصہ زیادہ دواخانے بننے والے ہیں خدا انکے بہت بڑی عمر کو صحتا کہ وہ ایسے بل لائیں۔ جو لوگوں سے

مرض میں بمتلا ہوتے ہیں وہ ان لائیکڈ (unliked) عوجاتے ہیں اور مجبوراً بھیک سانگتے ہیں۔ اگر اس مرض کا شروع شروع ہی میں علاج برابر کیا جائے تو یہ اچھا ہو جاتا ہے۔ میں نے ڈج پل کے ڈاکٹر سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ۱۰ فیصد مردیغیر جو شروع ہی میں دواخانہ میں شریک ہو گئے تھے اچھے ہو گئے۔ تو یہ کہتا کہ اچھے ہی نہیں ہوتے یہ درست نہیں۔ اور بہتر آج کن تو اس کے کامیاب علاج ایوروپیڈ اور ایلو پیٹھک میں بھی نکل چکے ہیں۔

میں امید کرتی ہوں کہ جو دوخارنے کھولے جائیں گے وہ کافی پڑے ہوں گے اور یہ شکایت ہو گئی کہ جگہ نہیں ہے۔ میں آنریبل منسٹر کو اس بل کے لانے پر مبارکباد دیتی ہوں۔

* شری وی۔ ڈی۔ دشپانڈے - سسٹر اسپیکر سر۔ بہت سے ماہرین یہاں موجود ہیں۔ ان کی موجودگی میں نہیں چاہتا تھا کہ میں اس بل پر کچھ عرض کروں لیکن جو شبکوں میں بھی ہیں نے ظاہر کرئے ہیں ان کے بارے میں ان کو یقین دلاتا چاہتا ہوں کہ اس بل کے خلاف یہاں کوئی نہیں ہے۔ اس میں "ارسٹ" کے جو القاظ رکھئے گئے ہیں وہ ثابت ہیں۔ ارسٹ صرف ایسے لوگوں کو کیا جائیگا جو پاپرس (Paupers) ہیں، جن کا کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے۔ میں تو یہ کہنے کے لئے تیار ہوں کہ لپریسی میں کوئی بمتلا ہو یا نہ تمام پاپرس کے لئے بھی گورنمنٹ کوئی انتظام کرے تو برا نہیں ہے میں کہوں گا کہ جتنے پاپرس ہیں ان کے لئے یہ سہولت ہوئی چاہیئے کہ ان کے لئے بھی سسٹرنس (Centres Beggars' Home) قائم کئے جائیں۔ جس طرح بگرس ہوم میں اس مردیغیر کے لئے ہے۔ تاکہ ہزاروں بگرس جو آج سڑکوں پر اور محلوں میں پھر رہے ہیں وہ نظر نہ آئیں۔ میں عرض کروں گا کہ ملک کے اندر اس قانون کی سخت ضرورت تھی کہ ایسے مریضوں کے لئے دواخانوں کا انتظام ہو۔ ایسے انتظام کے نہ ہونے سے بڑی تکلیف تھی۔ خود ان مریضوں کو بھی تکلیف تھی اور عوام کو بھی تکلیف تھی۔ اس لئے میں آنریبل منسٹر کو قابل مبارکباد سمجھتا ہوں اور اس بل کی سواگت کرتا ہوں۔ یہ بھی سنتے میں آیا ہے کہ چند کانسٹی ٹیونسیز (Constituencies) میں اس مرض کی شدت بڑھ گئی ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو وہاں اس کے انسداد کا زیادہ انتظام ہونا چاہیئے۔ زیادہ دوائیں فراہم کرنی چاہیں۔

شریعتی شانتاہائی - وہاں دوائیں نہیں مل رہی ہیں اس لئے مرض زیادہ ہو گیا ہے۔

شری وی۔ ڈی۔ دشپانڈے - بہر حال کسی وجہ سے ہو اگر مرض بڑھ رہا ہے تو اس کا انسداد ہونا چاہیئے۔ میں اس بل کا سواگت کرتے ہوئے یہ عرض کروں گا کہ اس کو روپیل لانے کے لئے یہ کام ایسے لوگوں کے سپرد کیا جائے اور اس ہدایت کے ساتھ کیا جائے کہ ارسٹ کرنے وقت دباو یا جبر کا استعمال نہ کریں۔ بڑے طریقہ پر ارسٹ نہ کریں پتاو ٹھیک رہے تو اچھا ہے۔ یہ ایسا مرض ہے کہ اس پر کثیر ول ضروری ہے۔ خیر میں اسی

بارے میں زیادہ عرض کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا کیونکہ یہاں ماہرین اور ڈاکٹرس موجود ہیں اور آنریری ڈاکٹریس بھی موجود ہیں۔ (Laughter)
بہرحال یہی اپنی پارٹی کی جانب سے منسٹر صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں اور اس بل کا مواگٹ کرتا ہوں ۔

* شری جسے - وینکٹیشم (حضور آباد - محفوظ) منسٹر اسپیکر سر - جو بل ایوان میں پیش کیا گیا ہے میں اس کا سواگٹ کرتے ہوئے چند باتیں کہنا چاہتا ہوں - آنریل منسٹر نے جس طرح لپریسی (Leprosy) کے بارے میں بل لا یا ہے اوسی طرح اون ڈاکٹروں کے اندروفنی مریض کو دور کرنے کے لئے بھی ایک بل لائیں تو مناسب ہے جو کوایفائیڈ ڈاکٹر ہیں لیکن ان میں ایسی بیماریاں پیدا ہو گئی ہیں جن کا دور کیا جانا ضروری ہے۔ اگر ایسا بل آنریل منسٹر لائیں تو میں سواگٹ کروں گا۔ جو روگ ڈاکٹروں میں پیدا ہو گیا ہو وہ بہت برا روگ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ لپریسی کا مریض ایسا برا مریض ہے کہ اس کی طرف جا نہیں سکتے اس کی طرف دیکھو نہیں سکتے وہ جہاں یہ شہتا ہے وہاں یہ نہیں تو اس کی بیماری لگ جاتی ہے۔ اس بیماری کو دور کرنے کے لئے دو خانے کھولنا ہو گا لیکن اس کو کیا کیا جائے کہ جہاں ہسپیٹس میں خود ہمارے چبل ہسپیٹ کا کیا حال ہے۔ وہاں کے انتظام کا کیا حال ہے۔ آرڈینری ڈیسیز (Ordinary diseases) کیلئے ہمارا مذیکل ڈپارٹمنٹ کوف پر ابر (Proper Paper) انتظام کرنے کر سکتا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بل بھی پیر (Practical) کی حد تک رہیگا۔ بل پیش کرنا آسان ہے لیکن پر اکٹیکل (Practical) کام کرنا چاہئیے۔ ہم دیکھو رہے ہیں کہ جتنے ہسپیٹس میں ان میں انتظامات نہیں نہیں ہیں۔ ہسپیٹس میں بیس (Beds) کا برابر انتظام نہیں ہے۔ بیماروں کے کھانے کا انتظام برا بر نہیں ہے۔ صرف بڑش کے زمانے میں جو دو اخاءے بنائے گئے تھے وہی ہیں ہماری آزادی کے بعد ایسی کوئی چیز نظر نہیں آئی کہ ہسپیٹس بنائے گئے ہوں۔ آنریل منسٹر سے کہوں گا کہ حیدرآباد میں اگر ہسپیٹس کے انتظامات اس طرح کے ہوں تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک وقت وہ آئنے والائے جس طرح لکھنؤ میں لسٹرک (Struggle) ہوا اور ڈاکٹروں پر حملہ کیا گیا تھا وہی حیدرآباد میں بھی ہو گا۔ ڈاکٹروں کی حالت جد ہے کہ جو لوگ ان کے پاس پیسے لیکر جاتے ہیں ان کو دوائیں دیجاتی ہیں یا کسی کی سفاوشن لیکر جائیں تو دوا دیجاتی ہے۔ جو آنریری ڈاکٹریں ہیں وہ گورنمنٹ ہسپیٹ کی دوائیں مرضیضوں کو پیسے لیکر دیتے ہیں۔ ایسی بہت سی مثالیں ہیں۔ ہسپیٹس میں اسی قسم کی جو بیماریاں ہیں ان کے لئے ہت سی دواؤں کی ضرورت ہے۔ قبیل ہسپیٹ میں جیسی بلاک مارکیٹنگ ہو رہی ہے یہاں نہ ہونے ہائے اس کا انتظام ہونا چاہئی۔ جس کے پاس ہسے کے صرف افسوس کا علاج کیا جائے اور غریبوں کی توجہ نہ کی جائے اسماں نہیں ہونا چاہئی بلکہ گھر بیویوں کے لئے بھی انتظام ہونا چاہئی۔ اگر فیسا کلیز میں لپریس کو یہ مریض ہو تو اس کو لپریس نکلا جائے گا۔ چسما کیوں نہیں کے ہمیخوں کو نکلا جائائے۔ لیکن میسا کہوں

یہ ہے کہ اگر اس عرض مرضیں کو کسی مرض میں مبتلا ہونے کی وجہ سے نکلا جائے اور اس کا مرض علاج سے دور ہو جائے اور بھر و فیکٹری کو آئئے تو اس کو نو کری دیجانی چاہیئے - ہامسکس کے باز میں بہت سے لوگوں کو شکایت ہے - اگر ان تمام شکایتوں کو اپنی نظر سے دیکھنا ہوتا منسٹر صاحب خود منسٹر کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک سینیز Citizen کی حیثیت سے دواخانوں کو جائیں اور خصوصاً ہمارے عہدینہ جزو ہلپشن کو جائیں اور دیکھیں کے وہاں کی کیا حالت ہے - ایک دفعہ میں اپنے ایک دوست کو ٹیشور راؤ فریڈ یونین لیڈر کو دواخانہ لئے گیا تھا وہ بیمار تھے انہیں ڈاکٹر کو بتایا - ان سے کیفیت بیان کی گئی وہ اچھیے اخلاق کے ساتھ بیش نہیں آئئے انہوں نے کہا کہ میں ڈاکٹر ہوں میں جانتا ہوں تم کو کیا معلوم - انہوں نے کیس کو ریفیوز (Refuse) کر دیا حالانکہ آدھ گھنٹہ تک مختلف سوالات کرتے رہے کہ کتنے دن سے بخار ہے - کہاں تکلین ہے وغیرہ وغیرہ - اس کے بعد بھی انہوں نے ریفیوز کر دیا - فارین ڈگری ہولڈر ڈاکٹرس Foreign Degree-holder Doctors کا یہ حال ہے اس کے بعد کو ٹیشور راؤ صاحب کو دوسرے ڈاکٹر کے پاس لیجانا پڑا - اگر یہ طریقہ رہے اور ہمارے ہاسپیت کا ایسا ارینجمنٹ (Arrangement) رہے تو کیسے ہو گا - میں نے اسی وقت آتریبل منسٹر صاحب کو ٹیلفون کیا اور انہوں نے اون ڈاکٹر صاحب کو وارننگ (Warning) دی - انہوں نے کہا کہ بد (Bed) نہیں ہے تو منسٹر صاحب نے کہا کہ بد نہیں ہے تو بھی ان کو لیا جائے - اگر اس طرح چھوٹی باتوں کے لئے ہمیں منسٹر صاحب کے پاس جانا پڑے اور بڑے بڑے عہدہ داروں سے رجوع ہونا پڑے تو بڑی مشکل ہو گی - میں کہوں گا کہ جس طرح کوئی سب انسپکٹر غلطی کرتا ہے تو اس کو سپنڈ (Suspend) کیا جاتا ہے اوسی طرح ان ڈاکٹروں کے ساتھ بھی سلوک کرنا چاہیئے - جب تک ایسا نہ کیا جائے حالات نہیں ہو سکتے - فارین ڈگری ہولڈر ڈاکٹرس کی حالت یہ ہے کہ راتوں کو ان کے پاس جائیں تو نہیں ملتے - حالاتکہ یہ ڈاکٹر اس لئے بنی ہیں کہ لوگوں کی مصیبیت کے وقت ان کے درد پر کے وقت کام آئیں اور ان کی جان بچائیں - لکھتے میں ہر ڈاکٹر کی "کار" پر ڈاکٹر لکھا ہوا ہوتا ہے - یہاں کے ڈاکٹروں کی حالت یہ ہے کہ وہ بڑی بڑی موثروں میں یعنی ہیں ریس کورس (Race Course) جاتے ہیں - پکچر ہاؤز (Picture House) جاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم بھی بڑے ڈاکٹر ہیں جا گیردار ہیں پیسے والے ہیں - فارین ڈگری (Foreign) جا کر ڈگری حصل کرائیں ہیں - لیکن لوگوں کے جان کی ان کو فذر نہیں ہے - ان کو پروا نہیں ہے - جرمی میں چس طرح ہٹلتے ان کے لئے بل لا یا ہے اوسی طرح کا بل یہاں بھی لانا چاہیئے - ابھری سکس منٹس (Every six months) یا ابھری (Yearly) ان کا اگر امنیشن ہونا چاہیئے کہ یہ ماہر ہیں یا نہیں - کیونکہ ڈاکٹروں کی حالت یہ کہ ہر یہ خود مرض کو نہیں پہچاتی ہے - کہا ٹیسیز (Disease) ہے ان کو نہیں معلوم - اعلیٰ ڈیار گنٹ کی حالت یہ ہے کہ کونسا مرض کب ہے ملئے والا ہے ان کو نہیں معلوم مرض ہے ملئے سے ہلے اسکی روک

تمام کی تدبیریں اختیار نہیں کی جاتیں۔ اج ایوان کے سامنے پیشیسی بیل آیا ہے ہو سکتا ہے کہ کل مجھے یہ بیڑی ہو جائے ہو سکتا ہے کہ خود منسٹر صاحب کو ہو جائے اس لئے اس کی روک تمام کے کیا تدابیر ہو سکتے ہیں۔ اوس سے بچنے کے کیا اصول ہو سکتے ہیں ان کی پیلیٹی (Publicity) ہوں چاہئے کہ کس طرح وہ بیڑی آتی ہے اور اس سے بچنے کا کیا طریقہ ہے۔ یہ ہمارے ہتنا ذمہ بارہمنٹ کا کام ہے۔ لوگوں کی زندگیوں کے سوا ہے۔ میں منسٹر صاحب سے مکر رکھوں گے کہ ڈاکٹروں کے بارے میں ایسا بل لانا چاہئے کہ ان کا اپوری سیکس منٹ یا ایوری ایک (Examination Every year) اگزامنیشن (Examination) لینا چاہئے کہ وہ اس پیشے کے انجام دینے کے قابل ہیں یا نہیں تا کہ یہ کیفیت کیشیز (Difficulties) دور ہوں۔ اگر ایسا کوئی بیل آئے تو میں اس کا سوا گت کروں گا۔ اس کے بعد میں یہ کہوں گے کہ اب جو بل لایا گیا ہے اس پر برا کشیکالی (Practically) عمل ہونا چاہئے۔

مسٹر ڈبی اسپیکر - کل جس اذجرمنٹ موشن (Adjournment Motion) کو اٹھتی (Admit) کیا گیا تھا اب اس پر ڈسکشن شروع ہوگا۔ قبل اس کے اس پر ڈسکشن شروع ہو میں آنریبل سبرس کے دھیان کو اسیلی رولس کے روپ میں (۱۰۳) کی جانب ستعطف کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ کوئی آنریبل سبیر (۱) منٹ سے زیادہ اس مسئلہ پر تقریر نہیں کرسکتا۔

شری ملپا کولوڑ (Shorapur) - جو اذجرمنٹ موشن پیش ہوا ہے اس کے متعلق ہرمبر کی خواہش یہ ہے کہ اس پر تقریر کرے۔ ۵۰ منٹ جو دئے گئے ہیں وہ کافی نہیں ہوں گے اس لئے فطریہ یہ اختیار کیا جائے کہ اودھر کے ایک آنریبل سبیر تقریر کریں اور پھر ادھر کے ایک آنریبل سبیر۔ اس طرح دونوں طرف کے لوگوں کو تقریر کا موقع ملیکا اور نائم کچھ بڑھایا جائے تو مناسب ہے تاکہ.....

مسٹر ڈبی اسپیکر - جو رولس ہیں میں اس کے خلاف جانا نہیں چاہتا۔ کوئی آنریبل سبیر، منٹ سے زیادہ تقریر نہ کریں۔

Shri G. Sriramulu (Manthani) : Mr. Speaker, Sir are we going to continue the first reading of the Leprosy Bill ?

Mr. Deputy Speaker : We will continue it tomorrow.

Discussion on the Motion for Adjournment re: riot at Dharmasagar village

* شری وی۔ ڈبی۔ دشمنانے۔ مسٹر اسپیکر سر۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک سال کے بعد اج ہاؤز کو موقع ملا ہے کہ ایک اہم معاملہ ہو اذجرمنٹ موشن لا کر بحث کی جائے۔ میں نے جو اذجرمنٹ موشن ہاؤز کے مامنع لایا ہے اس کا مقصد بھی کہ وہاں جو واقعات

ہورہے ہیں اون کی جانب ہاؤز کو توجہ دلائی۔ لیکن س کے ساتھ ساتھ یہ بھی عرض کرنے چھتا ہوں کہ اس واقعہ سے پرے خاص صورت تنگانہ کے اندر ایک نہ طریقہ ایک نئی نہنسی Tendency ایا ایک نیا رجحان یہ بیدا ہو گیا ہے کہ اُنی خدا۔ سینی باریوں کے خلاف تندد کا استعمال کرنے کے کاروبار میں رکاوٹ - النگی کو نشیش کی جائے۔ اور یہ رجحان یقین سے ایک سال سے بھیا ہو رہا ہے اس کے متعلق ہاؤز کو توجہ دلانا مقصود ہے۔ یہ واقعہ دھرم ساگر کے موقع میں یہش آیا جو ورنگن سے ۱۰ میل کے فاصلہ پر ہے جس کی آبادی پانچ ہزار ہے۔ اس کی مزید تفصیلات میرے دوست جو کہ اور نرسون وغان جا کر آئے ہوئے ہیں یعنی کامرید لکشمی نرسہواد ریدی وہ ہاؤز کے سامنے رکھیں گے۔ میں محض طور پر یہ عرض کرن چاہتا ہوں کہ اس نیہت میں تین تاریخ کو گندھی جیٹی کے نام پر ایک میٹنگ رکھی گئی تھی۔ ورنگن سے چند کانگریسی میدر جمع ہوئے اور نسی ہیگرو چاری کوئی بلا یا گیاتھا۔ اس دیہات میں چھوتا سا جلوس نکلا گیا جس وقت یہ جلوس کسان سبھا کے افس کے سامنے آیا اوس وقت وہاں ہرے کسان سبھا کے ایک ورکر شری لکشمی ریدی موجود تھے۔ جب یہ جلوس وہاں آیا تو جلوس کے لوگوں نے کمیونٹ پارٹی اور کسان سبھا کے خلاف نعرے لگائے۔ اور اشتعال انگیز حالات پیدا کرنے کی کوشش کی۔ جو ورگرس ہرے افس میں تھے انہوں نے بھی اپنی پارٹی کے نعرے لگائے۔ اس طرح ایک چھوتا سا اسٹڈنٹ (Incident) صبح میں ہوا۔ اس کے بعد دوپہر میں اطراف کے دیہاتوں سے چند مسلح لوگوں نے بوجھے بھالے اور بندوقیں لشے ہوئے اس دیہات سے ایک پروسیشن (Procession) نکلا۔ اس وقت ہمارے کسان سبھا کے ورکر لکشمی ریدی اس کاؤنٹ پہنچے۔ وہ ہنسکنڈے سے آئے تھے۔ اون کو پکڑ کر ماریٹ کی گئی۔ یہ ہو رہا تھا کہ اس پروسیشن میں سے شیڈولڈ کاست کا ایک شخص سامنے آکر کہا کہ ماریٹ نہ ہوں چاہئے۔ اس کے کہنے پر ماریٹ رک گئی اور وہیں تک وہ معاملہ رہا۔ پروسیشن میں ہیگرو چاری اور جو دوسرے لوگ تھے انہوں نے یہ مانگ کی کہ ہمارے ورگرس راج ریدی اور دیگر لوگ جو ہیں اون سے وہ بات کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا حالات ٹھیک نہیں ہیں آپ خود ہم سے آکر ملنے۔ چب ہیگرو چاری اور دیگر لوگ ان لوگوں کے پاس گئے تو اون سے کہا گیا کہ اس طرح آپ تشدد کریں گے تو حالات خراب ہو جائیں گے اور یہ کہ جو ماریٹ ہوئی ہے وہ نہ ہوں چاہئے۔ لیکن ادھر ہیگرو چاری بات چیت کر رہے تھے اور اردھراں اثنائیں ایک شخص کو بوجھے سے زخمی کر دیا گیا۔ چنان نچہ خود ہیگرو چاری صاحب نے بھی کہا کہ وہ ایسی چیزوں کے خلاف ہیں ایسی چیزوں نہیں ہونا چاہئے وغیرہ وغیرہ ہمارے لوگوں نے کہا کہ ہمارے آدمی ہو حلہ کر کے زخمی کیا گیا ہے اس سلسلہ میں اگر آپ ماننے ہیں تو ہم پروٹسٹ کریں گے اور پروسیشن نکالیں گے۔ انہوں نے کہا جس جگہ ہماری میٹنگ ہو رہی ہے ماس طرف آپ لوگ نہ آئیں تو ہم کو اس نہ اعراض نہیں ہو گا۔ اون کی جانب سے یہ تین ملنے کے بعد

کسان سبھا کے ورکرس نے زخمی آدمی کا پروپیشن نکلا۔ اس پروپیشن کو میں روزہ Main Road. (سے جانے نہیں دیا گیا تو ایک گنگی میں سے یہ پروپیشن لیجایا جا رہا تھا۔ لیکن جہاں کانگریس کی میتھگ ہورہی تھی وہاں سے ایک پروپیشن اوس وقت آتا ہے اور اس پروپیشن کو روکنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور اس پروپیشن پر جب کہ وہ ایک موڑ سے گزر رہا تھا بندوقیں چلانی گئیں میری اصلاح کے مطابق تین مرتبہ بندوقیں چلانی گئیں اور گاؤں کے اوپر جو زخمی شخص تھا وہ فوری علاک ہو گیا۔ اسکے ساتھ ایک دوسرा شخص بھی ہلاک ہو گیا۔ دوسرے لوگ جو نیچے ہو گئے تھے وہ بیج سکرے۔ اس کے بعد اس پروپیشن نے گاؤں کے لوگوں پر حملہ کیا اور انہیں زخمی کیا۔ اسکے مزید تفصیلات وہ لوگ جو وہاں سے آئے ہیں ایوان کے سامنے رکھنے گے۔ لیکن پچھے اتنا ہی عرض کرنا ہے کہ یہ واقعات وہاں بیش آئے ہیں۔ جان بوجہ کر پروپیشن پر حملہ ہوا ہے۔ اور مسلسل صبح سے شام تک تشدد جاری رہا اور نتیجتاً دو اشخاص ہلاک ہو گئے۔ یہ جو واقعات ہوئے اوس کے لئے کانگریسی لیڈر کس حد تک ذمہ دار ہیں اس کا جواب آئریل ہوم منسٹر صاحب دے سکتے ہیں۔ لیکن اس واقعہ سے اس بات کا پتہ چل رہا ہے کہ کانگریس کا ایک سکشن جو وہاں گیا ہوا تھا اس نے اور گاؤں کے دو چار لوگوں نے جان بوجہ کر یہ تشدد کیا ہے، اور کسان سبھا کے ورکروں کو ہلاک کرنے کی کوشش کی چنانچہ چند ہلاک بھی ہو گئے۔ اس سلسلہ میں حکومت کی جانب سے کیا کوشش کی گئی وہ آئریل ہوم منسٹر ہاؤز کے سامنے رکھنے گے۔ پچھے معلوم ہوا ہے کہ اس جلوس کے سامنے پولیس تھی اور ایک محرب بھی تھا۔ جب بندوق چلانی جا رہی تھی تو اس محرب نے اس کو روکنے کی کوشش کی لیکن اسکے ہاتھ پر مارا گیا اور اسکو بازو ہٹا کر بندوق چلانی گئی۔ اس طرح علائم طور پر پولیس کو بازو ہٹا کر اور اس کو روک کر حملہ کیا گیا۔ دن دھاڑے یہ حملہ کیا گیا اور دو اشخاص ہلاک کئے گئے۔ یہ جو سنتیں واقعہ ہوا ہے وہ پچھے تباون و اقصات کی ایک کڑی کے طور پر نظر آتا ہے جو پچھلے ایک سال سے تلنگانہ کے اندر۔ تلنگانہ میں بھونگر میں حضور نگر اور سریال گوڑہ اور دیگر مقامات پر مسلسل پیش آرہے ہیں۔ میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ ایک غنڈہ سکشن کانگریس کے اندر پیدا ہو گیا ہے۔ جو الکشن کے زمانے میں مختلف پارٹیوں کی میشنس کو تبوڑنے کے سلسلہ میں جب کسانوں اور زمینداروں کی لڑائی ہو رہی ہوتا قولداروں کو ختم کرنے کے لئے۔ بُٹی اور یگار کے سلسلہ میں ہرجمنوں اور دوسرے لوگوں کے خلاف زمینداروں کی مدد کرنے کے لئے کانگریس کا نام لیکر۔ کانگریس کی سفید ثوبیاں پہن کر تلنگانہ اور دوسرے مقامات پر غنڈہ گردی کر رہا ہے۔ پچھلے سال یہی ایک الگ ہرمنٹ موشن لے کر اسکے متعلق حکومت کو توجہ دلانے کی کوشش کی گئی تھی لیکن اس وقت اس موشن کو پیش کرنے کی اجازت نہیں مل۔ اگر اس وقت اجازت ملی ہوئی اور حکومت ان واقعات کی گھرائی پر غور ک ہوئی تو یہ امید خلط نہ ہوئی کہ کانگریس چارپی جو علم پردار ہے لیکن کانگریس ہارنی کے اندر جو

سکشن فسقی صرف خیاز کر رہا ہے اوس سے حکومت پاخبر ہو جاتی - وکیل ہونے کے نتے اکریس منسٹر کے دماغ کو دھنخہ میں کھونگ میکنیکل ڈھانچہ ہے - وہ صرف ہی سوچتے ہیں کہ قانون کے اندر یہ چیز بھی ہے یا نہیں - وہ کسی اور صرف نہیں سوچتے - اس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ قانون کے سیارا ایک طرف کانگریس کے غنہ سکشن اور دوسری صرف بونس نہ کرنے کے اندر غنہ گردی کر رہی ہے - سہر ناگندہ کی حد تک تو یہ چیز خالی صور پر سافٹ لائی گئی نہیں کہ ایک صحاب کے مکن میں بھی ملے ہمارے آفسر - ہمہ کیا گئنا اور جنبدیونسل کونسلز (Municipal Councilors) کتو مار پڑت کی گئی - یہ تمام واقعات اون کے سامنے لائے گئے تھے لیکن ہمیشہ ہی چوب دی جانا رہا کہ آپ عدالت میں جائے - جب عدالت میں جاتے ہیں اور مقدمہ میں چیزوں جا سے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ ہو سکتا ہے شہادت نہ ملی ہو گی - لیکن اسکے معنی یہ ہیں کہ کچھ بھی نہیں ہوا - میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ قانون کی کتابیں ہمروں ہی لکھی ہوئی ہیں - عدالتیں ہماری ہی بٹائی ہوئی ہیں جب نارمل حالات تھے - اب اپنارمل (Abnormal) حالات پیدا ہو گئی ہیں - ان بدلتے ہوئے حالات میں حکومت اور اون تمام باریوں کا جو جمہوریت قائم کرنا چاہتے ہیں یہ فرض ہو جاتا ہے کہ قانون کے اندر جو کوتاہی ہے اوسکو دور کرنے کے لئے راستہ نکالیں - جو روکاویں ہیں اون کو دو روکیں اور حکومت خود اپنے طور پر تحقیقات کرے اور دیکھیں کہ گنہگار کون ہے - ایسے وقت جب کہ گنہگار لوگ جمہوریت کے خلاف محاڑ بن رہے ہیں حکومت کا فرض ہو جاتا ہے کہ وہ گہرائی میں اسکو دیکھیں - میرا آنریبل ہوم منسٹر پر چارج ہے کہ وہ ہمیشہ میکانیکل طریقہ پر سوچتے ہیں - ایک یاتر کے طریقہ پر سوچتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ طریقہ صحیح ہے - لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اون کا یہ طریقہ اس ڈائنساک ورلڈ (Dynamic World) میں جس میں کہ ہر منٹ تبدیلیاں ہو رہی ہیں کامیاب نہیں ہو سکتا - اون کے اس طریقہ کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ آج تلنگانہ کے اندر غنہ گردی پڑھ رہی ہے - ایسے واقعات ناگندہ ہیونگر - حضور نگر وغیرہ میں ہوئے ہیں - کامریڈ مخدوم اور آنریبل میبر نارائن رینڈی پر حملے کئے گئے - جب میں اپنی کانسٹی ٹیونسی ابا گوڑہ کو گیا تو وہاں کے زیندار نے (۲) آدمیوں کو شراب پلا کر تیار رکھا تاکہ ہم پر حملہ کیا جائے - میں نے سب انسپکٹر کو لیڈ لکھا کہ میں اپنی کانسٹی ٹیونسی میں آیا ہوں اور لوگوں کو اذریں کرنا چاہتا ہوں - اس سلسلہ میں میں حفاظت چاہتا ہوں لیکن اسکے باوجود میں وہاں اوس رات نہیں جا سکا - کیونکہ لوگ شراب پی کر حملہ کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے تھے - دوسرے دن ہم اپنے درکروں کو لیجا کر میشگ کر سکتے - جب یہ واقعات پیش کئے جائے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ آپ عدالت میں جائے - کانگریس کا جو سنگھٹن ہے اور جو عدم تشدد پر بین و کھتنا ہے اوس کے اندر ایک اور سکشن دل بلند پڑھتا جا رہا ہے جو گاندھی جی کے نام پر غنہ گردی کر رہا ہے - اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ ان طریقوں کا

نہ صرف ہم کو مقابله کرنا پڑیگا بلکہ کنگریس کے ان لوگوں کو بھی جو سمجھتے ہیں کہ تشدد نہیں ہونا چاہئے اون کو بھی ان طریقوں کا مقابلہ کرنا پڑیگا - میں آریل دوم منٹر سے اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ جب آپ یہ کہتے ہیں کہ جمیوری طریقوں سے عوام کے سوالوں کو حل کیا جائیگا تو ایسے طریقے جو اوس میں رکود بنا کرئے ہیں اون کو بھی دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے - شخصی تشدد کا کوئی بھی قائل نہیں - میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کوئی بھی باوقوفی شخصی تشدد کی قائل نہیں ہے - میں یہ چیز بھی صاف کر دینا چاہتا ہوں کہ شخصی تشدد کو انقلاب کے ساتھ جوڑنا غصہ ہے - انقلاب کن حالات میں آتا ہے - اوسکی کیا ذمہ داریاں ہیں - کیسے اپنرس سجویشن () Abnormal Situation میں وہ آتا ہے ان تمام تفصیلات میں نہیں جاؤں گا - جن کانگریسی دوستوں کو یہ خیال ہے کہ اسی طرح مار پیٹ کر کے لکھنی جیتیں گے اور تلنگانہ کے اندر اونکا جو پرستیج (Prestige) حتم ہو گیا وہ پھر سے برقرار کر لیتے گے تو میں یہ کہوں گا کہ یہ خیال غلط ہے - ان طریقوں سے کسی بھی پارٹی کا پرستیج قائم نہیں ہو سکتا - یہ وہ چند چیزوں ہیں جن کو میں ہاؤز کے سامنے لانا چاہتا تھا - مجھے خوشی ہے کہ کم از کم ایک سال کے بعد ہی کبیر نہ ہو ان تفصیلات کو پیش کرنے کا موقع دیا گیا - میں آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پولیس کی طرف سے اس سلسلہ میں اشیاءں لئے جانے چاہئیں - وہاں لوگوں کے یہاں ہوئے لیکن ٹیڈی - آئی - جی اور ڈی - یعنی - پی وغیرہ کے ان یہاں نہ فلمبند نہیں کیا - صرف یہاں میرے ہیں - جن لوگوں نے حملہ کیا اون کے خلاف پوچھے چاک ہوا لیکن اون کے دوسرے ساتھی جو آس پاس کے دیہات سے آئے اون کے متعدد کوئی اشیاء نہیں لیا گیا - اگر لیا گیا ہے تو ہوم منٹر صاحب اسکو ہاؤز کے سامنے بیان کر لیں گے - اس لئے میں ہاؤز سے یہ اپیل کروں گا کہ جو طریقہ اختیار کیا جا رہا ہے وہ ہماری جمیوریت ہر اور ہماری اس خواہش پر کہ عوامی نمائندوں کے ذریعہ حکومت قائم رکھیں جس میں آپکی اور ہماری سب کی بھلانی ہے - ایک بہت بڑی خرب ہے جو طریقہ عوام کی آواز کو دبانے ، کسانوں کو دبانے اور انہیں پویشان کرنے کے لئے اختیار کیا جا رہا ہے اسکو ختم کرنا چاہئے -

* شری ایل - این ریڈی (وردھنا پئیے) - منٹر اسپیکر - جس واقعہ کی بنا پر ایجاد کئی موشن پیش ہوا ہے اسکی اطلاع آئنے کے ساتھ ہی موضع دھرم ساگر کو میں آریل رام نادھن ایم - ایل - اے - اور شری روی نارائن ریڈی - ہم تینوں حیدرآباد سے گئے - اور بذات خود امن موضع میں جا کر صحیح حالات معلوم کرنے کی کوشش کی - وہاں جو واقعات پیش آئے ہیں وہ نہایت ہی درد ناک ہیں اور اگر حکومت امن سلسلہ میں کافی توجہ سے غور نہ کرے اور اس پر اشیاء نہ لے تو حالات اور بھی بدتر ہو جائیں گے وہاں گاہکی متنی مٹانے کے لئے ۳ - اکٹوبر کو مقامی لوگوں نے ایک جلوس نکالا جس میں بھی اور بھی ملا کر پندرہ یعنی آدمی تھے - اس وقت جلوس نے اشتباہات بھی

نقیب سکنے کے تج شام میں میٹنگ ہوئی والی ہے۔ مختلف قسم کے نعرہ انسان سبھا کے افسر کے سامنے آکر لگئے گئے۔ ”کمیونسٹ پارٹی مدد باد،“ ”رشین ایجنٹس مدد باد،“ ”اسٹرینٹ ایجنٹس کو ہم ختم کر کے بھینگے۔“ اسکے بعد مزید کشمکش کے بغیر جلوس چلا گیا۔ اسکے بعد دوسری میں دو بھر اس گاؤں پر دعاوا کرنے کی منصوبہ بندی تھی چنانچہ کانگریس کے نیڈوں سے موضع میں کتناہ سے برجھوں پی لوں اور ہتھیاروں کے ساتھ کانگریس کی جوہہ بیکار آئے ہیں۔ گاؤں والوں کو خبر ہوتی ہے۔ پندرہ یہس گاؤں والائے جا کسرا کی استبل کر کے لائے ہیں۔ کسی نہ کسی صرح لوگوں کو مشتعل کر کے ان پر حسمہ کیا جائے س نیت سے روپیشن آگے بڑھتا ہے ہاؤز کو میں یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ اس گاؤں میں کانگریس کی ان دس پندرہ لوگوں کے سوا اور کوئی تائید کرنے والا نہیں ہے۔ وہ کمیونسٹ پارٹی اور کسان سبھا کے اسٹرانگ ہولڈ ہے۔ لوگوں کو ٹروئڑا (کرنے کے لئے یہ پووا پلان بنایا گیا تھا۔ لوگوں کو برووک (Provok) کرنے کے زد کوب کرنے کا سب انتظام پہلے سے کر لیا گی تھا۔ چنانچہ لوگوں کو برووک کرنے کے لئے ہر قسم کی کوشش کی گئی۔ بروپیشن جب آرغا تھا تو بنجاہیت کے معتمد لکشا ریڈی ہمنکنڈہ سے سیکل پر آ رہا تھا۔ وہ اپنی سیکل سے اندر کر بازو کھیڑا ہو جاتا ہے لیکن یہ پروپیشن والے لائیوں سے اس پر ہوس پڑتے ہیں۔ کچھ لوگ آگے سے حملہ کرتے ہیں اور کچھ لوگ پچھے سے حملہ کرتے ہیں۔ جو ہوں کو ایک ہر ہیجن آدمی اکر بولتا ہے کہ ان پر حملہ کرنا مجھے پر حملہ کرنے کے مساوی ہے۔ میں ان پر حملہ کرنے نہیں دیتا۔ ہمارے ورکرس کا یہ احترام ہے۔ لوگوں کو معلوم ہے کہ وہی انکی صحیح خدمت کرنے والے ہیں۔ اسلئے وہ یہج میں آڑے آتا ہے تو وہ لوگ کچھ نہیں کر سکتے۔

* شری گوپال راؤ اکبوٹ (جاد رگھاٹ)۔ پوانٹ آف آرڈر ریز کرنا ہے۔ انجمنٹ موشن بر جو تقریر آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن نے کی اور اب ایک معزز ممبر بھی فرمائے ہیں وہ میری ناقص رائے میں قواعد کی خلاف ورزی میں ہو رہی ہے۔ میں اسیبلی رولس کے دو دفعات کی طرف یا عالی جانب کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ رول ۱۰۱ اور رول ۱۰۲ رول ۳۴ لیٹیشن آن ڈیٹ (Limitations on Debate) پر اس طرح ہے۔

43 (i) The matter of every speech must be relevant to the motion on which it is made.

(2) A member while speaking shall not---

(i) refer to any matter of fact which is under adjudication by a Court of Law having jurisdiction in any part of India ;

یہ ایک ریلیونٹ رول (Relevant Rule) ہے اور اسی طرح رول ۱۰۱ کی طرف انہی میں عالی جانب کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اس میں سب کلائز (۷) خاص توجہ کا محتاج ہے۔

101 (vii) A motion shall not deal with any matter which is under adjudication by a Court of Law having jurisdiction over any part of India.

(Mays Parliamentary Practice میں میز بار اینٹری پر اکشن سے دو ریفرنسس دینا چاہتا ہوں -

Pages 380 and 437

"A matter, whilst under adjudication by a court of law, should not be brought before the House by a motion or otherwise, This rule does not apply to bills."

شری کو پائی گنگا روئی - ہندی میں فرمائیے -

شری گو بال راؤ اکبوئے - یہ انگریزی کتاب ہے ہندی میں کیسے بڑھوں -
(Laughter)

شریمی شاہ جہان بیگم - ہندی میں ترجمہ کیجئے -

ایک آریل میر - آپ تو انگریزی نہیں ہیں -

شری گو بال راؤ اکبوئے - اسکے ترجمہ اسی طرح برکیا جاسکتا ہے کہ ایسا معاملہ جو کسی عدالت کے زیر غور ہو وہ ہاؤز میں سوشن یا کسی اور طرح بر زیر غور نہیں لایا جاسکتا - اس عام قاعدہ کا صرف ایک ہی استثناء ہے -

This rule does not apply to Bills.

یہ قاعدہ بلس سے متعلق نہیں ہے - دوسرے خاص طور پر میں عالی جناب کی نوجہ میں لانا چاہتا ہوں .

"Matters awaiting the adjudication of a Court of Law should not be brought forward in debate (except by means of a bill). This rule was observed by Sir Robert Peel and Lord John Russell both by the wording of the speech from the throne and by their procedure in the House, regarding Mr. O. Connell's case, and has been maintained by rulings from the Chair"

یہ دو چیزیں ہیں اور پیج ۳۲۲ پر

شری کے - وینکٹ رام راؤ (چنا کنڈور) - آریل میر اس پر مداخلت نہ فرمائیں -

شری گو بال راؤ اکبوئے - میں سمجھتا ہوں کہ آپ بھی میری طرح ایک آریل میر ہیں ؟ آپ ایک فیصلہ مجھے پر ٹھوں رہے ہیں یہ مناسب نہیں ہے - آپ اسکے صاحب سے کہیں -

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ۔ میں اسپیکر صاحب سے یہ کہ، رخا ہوں کہ اس پر بحث کی ضرورت نہیں ہے۔

Shri Gopal Rao Ekbote :--“The discussion of the former is activated (former means debate) further by the established rules of debate.”

اگر منٹ موشن پر جو ڈیبٹ ہوئی ہے جسکی طرف میں نے اپنی توجہ مبناؤں کرائی ہے۔ ان تمام ریفرنسز (References) کا نتیجہ یہ ہے کہ اچھمنٹ موشن لانے پر کوئی معنت نہیں ہے اور جیسا کہ آپ نے اجازت دی وہ بھی بالکل صحیح ہے۔ لیکن اس معاملہ پر بصرہ چاہے وہ راذنا ہو یا کٹایا ہو وہ معاملہ جو عدالت کے زیر غور ہے یا آنے والے توہونا چاہئے۔ میں تو یہ تصور کرتا ہوں کہ وہ تکمیل آف کورٹ نک ہنچ سکتا ہے۔ اس وقت میں معزز ایوان کی توجہ میں ایک نہیں چیز لانا چاہتا ہوں۔ یہ ایسا معاملہ ہے جس پر بہت سماں ہے کہ پی۔ ڈی۔ ایف کے معزز ارکین بہ سمجھتے ہوئے کہ ادھر کے لوگوں نے زیادتی کی۔ اور ادھر کے لوگ یہ سمجھتے ہوئے کہ ادھر کے لوگوں نے زیادتی کی۔ یہ ایک تعزیری اور فوجداری نوعیت کا معاملہ ہے۔ اگر منٹ موشن اس وقت آسکتا ہے جیکہ گورنمنٹ کی طرف سے کوئی کارروائی نہ ہو۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ اسپیکر۔ جو طے شدہ بات ہے اسکو پیر اٹھایا جا رہا ہے۔

شری گو پال راؤ آکبوٹے۔ میرا جو اعتراض ہے وہ سمجھنے کی کوشش کریں۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ سمجھو سب لوگوں میں ہے۔ آربیل سبھر ہی سمجھے نہیں رکھتے۔

شری گو پال راؤ آکبوٹے۔ میں شخصیت پر اعتراض نہیں کر رہا ہوں۔ پڑھے چاک ہونے کا خود لیڈر آف دی ابوزیشن نے اعتراف کیا ہے۔ اس سائیڈ سے کہا گیا ہے کہ بعض لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے اور بعض لوگ اس میں انوالو (Involve) ہیں۔ اگر اس پر راستے نقی کریں گے تو یقیناً مقدمہ متاثر ہو گا۔ اسلئے ایسا معاملہ ہے جس میں عدالت کا وقار متأثر ہوتا ہے۔ اگر فیرٹائل (Fair trial) نہ ہوتا تو ایسا ہوسکتا تھا۔ اس معاملہ میں ہلدی کنونشنس (Healthy Conventions) ڈالنا چاہئے جیکہ عدالت میں فیرٹائل ہورہا ہے اس طرف بھی ہاؤز کو توجہ کرنی چاہئے کہ استابلشڈ پارلیمنٹری پراکشن (Established Parliamentary Practice) کو قائم کیا جائے۔ ان ہلدی ٹریدیشنز (Unhealthy traditions) یا کنونشنس سے ایک طرف تو ہارا وقار متأثر ہو گا اور دوسری طرف لوگوں کو جو فیرٹائل ملتا چاہئے وہ نہیں ملے گا۔

شری بھی - ہمنت راؤ (ملک) - یہ اسیج ہے یا پوائنٹ آف آرڈر -

مسئلہ ڈپٹی اسپیکر - یہ صحیح ہے کہ آئندہ کورٹ کی تحقیقات ہونگی اسی سے فیکش میں نہ جاتے ہوئے گورنمنٹ کو کیا اسپس لینا چاہئے ڈسکشن کریں تو مناس ہوگا -

شری کے - وینکٹ رام راؤ - یہ معاملہ الوجوڈیکشن میں نہیں ہے - صرف برقہ چاک ہوا ہے - تاویتیکہ چالان عدالت میں پیش نہو پولیس یہ کرسکتی ہے یوں مختتم ریورٹ بھی دے سکتی ہے - میرے فاضل دوست غلط فہمی میں ہیں کہ محض برقہ چاک ہونے سے عدالت کو اختیار ساعت ہوتا ہے -

شری سری نواس راؤ آکھیلیکر (ھناباد - عام) - برقہ چاک ہونے کے بعد ہی عدالت کا جو رسڈ کشن ہو جاتا ہے -

شری انجی راؤ گوانے - ابھی آپ نے فرمایا ہے کہ (It will come under adjucation If it is under adjudication, then it cannot be referred.) یہ الفاظ سکشن ۳۳ میں آئے ہیں - اسکے ساتھ ۱۱۱ میں بھی وہی آتے ہیں - اس وقت الوجوڈیکشن میں ہوتی ہیں غور نہیں کیا جاسکتا - برقہ چاک ہونا اندر الوجوڈیکشن نہیں ہے - اگر کوئی آتریل ممبر ایسا کہتے ہیں تو وہ غلط کہتے ہیں - میں صاف طور پر یہ کہنا چاہتا ہوں - جبکہ چالان نہو پولیس تنقیش کرتی ہے - عدالت کے سامنے کوئی چیز نہیں ہے - اس روں کے تحت ریفر کیا جاسکتا ہے -

شری سری نواس راؤ آکھیلیکر - اسپیکر سر

Mr. Deputy Speaker: No more discussion. We will continue the debate.

شری یل - ین - دیلی - اسپیکر سر - وہاں اس طریقہ سے گاندھی جی کے نام پر گاندھی جیتنی منائی جاتی ہے - اس کے لئے برقہ لائی تلواروں اور ہتھیاروں کا جلوس نکلا جاتا ہے - لکھا رینڈی پولس والوں سے درخواست کرتے ہیں کہ زبردست حملہ ہو رہا ہے - سیریس نسبت لائی جانے کے باوجود بھی پولس کا کوئی کافی انتظام نہیں ہوتا - صرف چار کانسٹبل آتے ہیں - شام کے چھ ساری ہے چھ بجے یہ لوگ شراب کی یونتیں اور سیندھی کے گھڑیتے ختم کر کے مست ہو کر جلوس نکالتے ہیں - اور پھر یہ شرارٹ کی جاتی ہے - ایک آدمی کو مکرر پیٹا جاتا ہے - اسکے باوجود کوئی روک تھام نہیں ہوئی ہے - کانگریس کے نیتا لوگوں کو بیسفل وہنے کے لئے کہتے ہیں اور یہ بتلانے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہماری جانب سے جو حرکت ہوئی ہے وہ ہنوف چاہئے تھی - اس طرح وہ انہی غلطی قبول کرتے ہیں لوگ یہ ڈیمانڈ کرتے ہیں کہ ہم پر جو غنڈہ گری

ہوئی ہے ہم اسکے خلاف برونسٹ ظاہر کرنا چاہتے ہیں ہم آپ کے کزوبار میں
خود عونا نہیں چاہتے - اور ہم برونسٹ کے خود بر جوں نکلتا چاہتے ہیں - آپ اس
کے لئے راضی ہیں یا نہیں - انہیں یقین دلایا جاتا ہے کہ جزوی جانب سے کسی قسم
کی مداخلت نہ ہوگی - نہیں یہ بتایا جاتا ہے اسکے لوگ پہنچ بندوق توار وغیرہ
رسائی ہیں - اگر وہ کچھ گزیٹریں کریں تو حالت اور بدتر ہو جائیں گے - اسکے متعلق آپ
کی فرماتے ہیں - اسکے متعلق یقین دلایا جاتا ہے کہ ہمارے لوگوں کو کثیر کرنے
کی ذمہ داری ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ ہماری میشنگ پلیس کے سامنے نہ آئیں
بکھے دوسرے مقام سے جائیں - اسکے اطمینان دلایا جاتا ہے اسکے ان لوگوں کو جن پر
ماڑ پیٹھ ہوئی تھی بندی میں کھڑا کر کے گاؤں میں دوسرے مقامات پر میشنگ سے ایک
فرلانگ ذوری کے فاسیے کی گلی میں سے گزرتے ہیں - اچانک تین چار لوگ بندوقیں لیکھتے
انکے ساتھ ۔ ۔ ۔ آدمی لائیوں سے سلح وہتے ہیں اور اس بندی میں جو لکھاریڈی
روہتے ہیں ان پر بندوق سے نشانہ لگانے کی کوشش کرتے ہیں - اس طرح جلوس نہ تین
فائر کٹئے جاتے ہیں جسکے نتیجہ کے طور پر دو آدمی مر گئے - یہ ان کانگریسی نیتاوں
کا روہہ ہے جو ہمیں یقین دلاتے تھے کہ ہماری جانب سے کسی قسم کی گزیٹری نہ نہ
دین گے - حالانکہ ہم لوگوں کی جانب سے اس وعدہ کی پابندی کی جاتی ہے کہ ہم آپ
کی میشنگ پلیس کے سامنے سے نہیں گزیریں گے - اسکے باوجود یہی اس طرح کہ ہنگامہ چایا
جاتا ہے جسکی وجہ سے دو آدمیوں کی جان چلی گئی - ان میں سے ایک ہمارے ایکٹیو
کرکن تھے - اسکے ساتھ جلوس پر بھی حملہ کیا جا کر لوگوں کو زد و کوب کیا جاتا
ہے - پولس والی دو تین گھنٹے کے بعد آتے ہیں - آج تک وہ گاؤں میں سیم ہیں - لیکن
آج تک حقیقت میں جو کارروائی کرنا چاہتے تھا نہیں کئے - لوگوں کے پاس سے ہتھیار
نہیں لئے گئے - جن شریروں اور بد نام لوگوں نے گاؤں میں یہ ہنگامہ بربا کیا انہیں
گرفتار نہیں کیا جاتا - پرسوں جو واقعہ ہوا وہ کوئی اچانک واقعہ نہیں تھا - بلکہ گذشتہ
ایک سال سے تلکانہ میں ایسے حالات جاری ہیں - حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ اس کی
تأمیل کی جائے - پچھلے الکشن کے زمانہ میں بھی یہی غنٹہ گردی کی گئی - حضور نگر
میں تو ہمیں یہاں تک مجبور کیا گیا کہ انہی میشنگ میں بلانگ کے اوپر لاڈ اسیکر
لکا کر تقریر کرف بڑی - کیونکہ اگر ہم نیچھے جا کر جلسہ کرتے تو اس کا اندیشہ
تھا کہ ہم پر حملہ ہو جاتا - اس طرح سیول لبریز کا خون کیا جا رہا ہے - یہ ایک واقعہ
نہیں سیکڑوں واقعات ہیں جنہیں منسٹر صاحب متعلقہ کے علم میں لایا جا چکا ہے -
کئی ریویو ٹیشنس کئے جا چکے ہیں - حکومت کے پاس تفصیلی معلومات ہم پہنچانے کے
باوجود یہی دو الفاظ زبان سے نکلتے ہیں کہ " آپ کے لئے عدالت کھلی ہے - آپ عدالت
میں دعوی کیجیئے - استغاثہ پیش کیجیئے اور واقعہ حقیقی ہوتوسزا دلائے "، پس - میں
ہوم منسٹر سے پوچھتا چاہتا ہوں آپ ہوم منسٹر ہونے سے پہلے بھی ایسے ظلم و ستم کے
واقعات ہوئے تھے - نظام کے زمانے میں بھی ایسے تشدد کے واقعات ہوئے تھے -

کتنے لوگوں نے عدالتوں میں جا کر استغاثہ بیش کر کے انصاف حاضر کیا - استغاثہ نہیں ہوتے - لوگ نہیں کرتے - اسکے یہ معنی نہیں کہ آپ اس کے بیٹے کوئی انسدادی کارروائی اپنی جانب سے نہ کریں - کیا واقعات ہوئے ہیں آپ یہ دیکھتا ہی نہیں چاہتے - آپ کی اسی نظر اندازی کا نتیجہ ہے جسکے بنا پر ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ اپوزیشن پارٹیز اور عوامی تحریکات کو کچلا جائے

شری شیش راؤ واگھمارے - اسپیکر - نائیم کی طرف میں توجہ دلاتا ہوں -

شری ایل - این - ریڈی - سٹر اسپیکر دیکھ رہے ہیں - اس قسم کا کتوئی واقعہ اگر ہماری جانب یہ ہوتا تو اس تعقیب یا ضعف یا گاؤں کے تمام لوگوں کو گرفتار کر کے بیلوں میں بھر دیا جاتا - میں ایک حالیہ واقعہ کی جانب آفیل ہوہ منستر کی توجہ مبذول کراتا ہوں جو جنگاؤں میں ہوا - وہاں زمین کی نسبت جھیگڑا ہوا - تعقیب کیمی کے صدر اس مقام تک بھی نہیں پہنچے تھے کہ انہیں گرفتار کر لیا گیا اور ان سر مقدمہ چلا یا گیا - وہ خاتم پر رہا کئی گھنے - اسکے بعد انپر دفعہ (۱۱) لکھ کر مقدمہ چلا یا گیا اور ایک مہینہ کی انہیں سزا ہو گئی وہ ایک مہینے تک حیل میں رکھنے کی گئی - غرض اپوزیشن کے ارکان اور عوامی کارکنوں کو کسی نہ کسی حیدر سے اس طرح برستان کیا جاتا ہے - ہم ریزی نشیش نہیں کرتے ہیں تو کتوئی سنواری نہیں ہوں - اب سے متعدد حالات ہیں - اور گورنمنٹ کا یہی رویہ ہے جس سے غنڈوں کی ختم افراد ہو رہی ہے اور وہ لوگوں کی جانوں پر بھی ملہ کر رہے ہیں - لوگوں کے حقوق حمال کرنے جا رہے ہیں غنڈے گردی کرنے والوں پر مقدمہ چلانے اور انکی پشت بناعی کرنے کی وجہ سے نوبت یہاں تک آگئی ہے - سمجھو میں نہیں آتا کہ آپ ان حالات کو اور کہاں تک بڑھانے والے ہیں - لیکن میں صاف کہونگا کہ آپ کی ایسی کوشش کے باوجود آپ کے متعدد سے عوام ڈرنتے والے نہیں ہیں اور عوامی تحریکات رکھنے والے نہیں ہے - اگر آپ ایسی ہی حرکات کرتے رہینگے اور آپ کی یہی پالیسی رہیگی تو عوام آپ کو ایک دن منہ کی دینگے - اور اپنے اندولن کو برا بر آگئے بڑھائیں گے - اسلئے میں کہونگا کہ کم از کم اس اذجرتی موشن پر آفیل منستر اور حکومت کافی توجہ دین - ورنگل کے واقعہ کو آسولویٹ (Isolated) دیکھنا نہیں ہے - بلکہ نلگانہ کرم نگر اور مختلف اضلاع میں عوام کے ساتھ ایسے واقعات ہو رہے ہیں - نہ صرف نلگانہ بلکہ سر ہواڑہ میں ایسا عمل جاری ہے - بیورٹیں ہیں - ان سب کو ملحوظ رکھنے ہوئے انہی پالیسی پر آپ کو غور کرنا چاہئے - اور عوامی تحریکوں کو کچلنے کی پالیسی پر کافی سنجیدگی تھے غور کریں - اگر ایسے واقعات دن بدن ہوتے رہیں اور آپ غنڈوں کی حابت کرتے وہیں اور اس طرح اپنا وجود برقرار رکھنا چاہیں تو یہ پالیسی غلط ہے - حکومت کو اس پر کافی سیریسلی (Seriously) غور کرنا چاہئے - میں مجبوتا ہوں کہ حکومت ایسے واقعات آئندہ نہ ہونے دیگی -

۲۵۰ کمک می کنند این تغیر ختم کردن هست -

श्री. नरेंद्र (कानूनात) :—अपार्वत्यक महोदय, दरंगल ने लग्नव वर्षमास न्याय के द्वेष राज्य में ३ अक्टूबर को अंक घटना हुआ और अनु घटना में दहा बड़ा जात है कि दो विकिनीयों की मृत्यु हुई और कुछ लोग जखमी हुए। यिस वाक्ये को लेकर उर्जार्ज इन पार्टी की नरक ने यह अंक भोजन पेश किया गया है। काम रोको प्रस्ताव के रूप में यह प्रस्ताव आज विधान न्याय व्यापन विचारणात है। मैं यिस समय यिस हुआ घटना के अनु तमाम नकारात्मक पर अधिनियम लागू किया जैसा कि अभी अंक अनरेवल में वर ने यिस वाक्ये के बहने को निष्ठन में जो हुइ दृष्टि की तरफ आपका ध्यान आर्किपित कराया और श्रीमान जी ने भी अनु वान को सुन कर स्वीकार किया और मौवरों को भी यिस वान की हिदायत की। लेकिन मुझे अफसोस है कि यिस दृष्टिन के बावजूद भी कुछ वाक्ये को बात अंवान के सामने रखो गयी जिसने यह कहा गया है दृष्टिन अभी है, वरामद नहीं हुआ, वैरा वैरा। मैं अनु तमाम वानों की नरक न जाकर यिस वात की तरफ जाना चाहता हूँ और अंवान का ध्यान आर्किपित करना चाहता हूँ। यिस काम रोको प्रस्ताव में दो बातें हैं, जैसा मैं समझता हूँ। अंक यह कि यिस घटना से कांग्रेसियों पर अंक आरोप लगाया जा रहा है। दूसरा अद्वेष यह है कि पहले जो कानूनामा अपोजीशन पार्टी के रहे हैं अनु पर पर्दा डाला जा कर हमारे मुंह की बात अपने मुंह से अगल देने की कोशिश करना है। मसलन अपोजीशन पार्टी के लौडर ने यह कहा कि यिस तरह की घटनाओं से जमहूरियत की तरकी नहीं होती, जननंत्र नहीं पनपता और ऐसे वाक्यात् से कोई ममायल हल नहीं होते। आज युस तरफ के बैचेस को यिस वाक्ये के बाद और पिछले तमाम घटनाओं के बाद और दूसरी समस्याओं को जिनका आज हमारे जीवन के साथ संवंध है अनुका हल करने का वास्तव में अहंसात्मक रूप ही अंक हल हो सकता है यह चीज आज मनव में आ गयी अिसलिये अपोजीशन पार्टी के लौडर माने प्रस्ताव का को मुवारकबाद देना चाहता हूँ। यहीं तो हमारा भी अद्वेष है और हम यिसी पथ पर चले आ रहे हैं और यिसी पथ पर चलकर कौप्रेस की आज बहुत सारी हुक्मतें चला रही है। (विरोधी दल के सदस्यों की तरफ से कुछ आवाजें) तो मैं यह अर्ज कर रहा था कि यिन दो अद्वेषों को रखकर जो प्रस्ताव लाया गया है युसका मैं अनुर दूंगा। यिसके सिवा वहां क्या बातें हुईं, किनके पास क्या था, क्या नहीं था, किस तरह नारे लगाये गये और नहीं लगाये गये, यिन तमाम बातों पर नहीं जाना चाहता वरना मैं आपके रूलिं की खिलाफवर्जी करूंगा जैसे कि अपोजीशन आनरेवल में वर ने अभी की। (विरोधी दल के सदस्यों की तरफ से फिर से आवाजें)

श्री. अम्बिकाराव गवळाऱ्ये :—आपको कोओ कहने का अस्तित्वार नहीं है, स्पीकर साहब कह सकते हैं।

श्री. नरेंद्र :—जिससे यिस बात का पता चलता है कि आपने वहां पर भी कितनी बेसब्री की होगी जब तक बेसब्री आप यिस वक्त बढ़ा रहे हैं। और यिसी तरह की बेसब्री का यह नसीबा होता है। यिस तरह की बेसब्री न युवर होनी चाहिये न यिवर होनी चाहिये। यिसलिये मैं यह निवेदन कर रहा वा कि यिस वक्तव्य को लेकर राजनीतिक रंग देकर यह बताना कि कुछ कौशिकी

है विलक्षण गलत है। और अस्का कुछ मकान है—मैं कहता हूँ मकान कुछ भी नहीं है। सिर्फ हमारा मकान नहीं है, मकान आपका था। जैसा कि अब साहब ने कहा कि हमारा वहाँ स्ट्रोंग होल्ड (Strong hold) था। वहाँ गांवीं जयंती हो गई। यह हमारे लिये बड़ी मुश्किल की बात दृश्ये। अधिकारी के पहले जहाँ अब कोंप्रेसी नहीं जा सकता था वहाँ पांच हजार का मजमा गांवीं जयंती के लिये जमा होता है यह बहुत बुरी बात है क्यों कि वहाँ हमारा स्ट्रोंग होल्ड था: (विरोधी: इस को नन्हा न तरह की आवाजें:—भाले और बछियों के साथ, बंदुकों के साथ।) जरा मन्त्र के जिये और अमने साधियों को भी मन्त्र से रहने के लिये कहिये। असलिये मैं कह रहा हूँ कि चूंकि अब अब अनुदान से आपका स्ट्रोंग होल्ड निकल गया असलिये अब अनुहोंने असलिये घटना को अब रंग लाने वेकर अपना तरह की बातें कही। हुनरनगर और हुन्जाराबाद में जो किया गया अमर पर मैं अब रोयानी नहीं डालना चाहता। मैं अदिना ही अखिर में अर्ज करना चाहता हूँ कि अब वालदा चल रहा है, मैं अन्तरेवल में वार होम से प्रार्थना करूंगा कि जहाँ तक हो सके— असम में कोआं शक नहीं कि आत्र कोंप्रेसी हुनूमन है लेकिन कांप्रेसी हुकूमत होते हुओ भी मुझे पूरा पूरा दर्कान है कि असम मुकदमे में कानून के तहत जिस हृद तक कड़ी सजा दी जा सकती है अुतनी दो जाति, जो कुछ का नहीं कर्रवाओं की जा सकती है वह सख्ती से की जाय चाहे वह किसे के खिलाफ हो, चाहे वह कांप्रेस के लोग हों, या और कोआं हों, कोंप्रेस के सामने वह नहीं है कि वह कांप्रेसी है या पी.डी.ओ.क. का है या कम्प्युनिस्ट है या सोशालिस्ट है या किसान मजदूर सभा का है, असके सामने यह होगा कि वह मुन्जिय है। असलिये जिवा और कोआं बात नहीं होगी और न होती चाहिए क्योंकि हुकूमत के सामने हमेशा असलिये तरह के वाक्ये आते रहेंगे अनुके साथ सख्ती से काम लेना चाहिये। असलिये मैं अर्ज करूंगा अपोजीशन पार्टी के मंबरों से कि वे असलिये वाक्ये के साथ जम.तां को न मिलायें। यह अब फौजदारी जुर्म है असे अब जुर्म की हृद तक ही रखिये और अनुके अन्साफ असल तरह की तकरीरों से हासिल करने के बजाय हिंदुस्तान की अदालतों से हासिल कीजिये।

* شری انا جی راؤ گوانے - مسٹر اسپیکر سر - جو اڈجرمنٹ موشن ہاؤز کے سامنے آیا ہے اوس پر کچھ کہنے سے چلے میں یہ کہہ دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ نہ میں کمیونسٹ پارٹی سے تعلق رکھتے ہوں اور نہ کانگریس پارٹی سے بلکہ جو واقعات و عاد رونما ہوئے ہیں اوس لحاظ سے عرض کروں گا۔ ان واقعات کی طرف بھی حکومت کا اور خاص طور پر کنسنرنڈ منسٹر صاحب کا دھیان مبذول کرنا چاہتا ہوں۔ ان واقعات کی روئی میں کوئی سی لوگ ہیں جنہوں نے مدد کی ہے ان کا کیا روکارہ ہے کن حالات میں وہ واقعہ ہوا ان باتوں پر غور کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ ابھی ابھی ایک آفیشل سمبرنے کہا کہ اوس پارٹی نے جو تشدد پسند (وہ کہتے ہیں) ہے ایسی غنڈہ گردی کی۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ سمجھے میں نہیں آتا کہ کیا ایسی غنڈہ گردی سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ لیکن دراصل اگر یہ غنڈہ گردی رولنگ پارٹی کی جانب سے ہوئی ہے تو کیا محسوس ہوتا ہے ان کو ضرور

سوچئے

[Mr. Speaker in the Chair]

آریبل لیڈر آف دی ابوزیشن نے یہ بالکن صحیح کہا کہ غنٹھ کردی اور انقلاب کو سمجھنے کی کوشش کیجئے اگر مسجد میں نہیں آتا تو

(Laughter)

میں کوئی ان پارلیمنٹری لفظ تو استعمال کرنا نہیں چاہتا۔ مجھیے کہنا ہے کہ آپ لوگوں نے یعنی اوس جانب سے لوگوں نے بھی یہ تسلیم کرنا ہے کہ واقعہ صحیح ہے۔ آریبل ہوم منسٹر کا ہمیشہ یہ دعویٰ رہا ہے کہ میں کبھی بھی یہ نہیں دیکھوں گا کہ ملزم کس پارٹی سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ دراصل موقع ہے اون کے استھان کا۔ ہم دیکھنے نگے کہ اون کی سفید نوبی میں کتنا انصاف ہے۔ استھان کا موقع آگیا ہے اور اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ آپ اپنے الفاظ پر کس حد تک عمل کریں گے۔ کانگریس کے جن لوگوں نے خون کیا ہے اون کیوں آپ سزا دلائیں گے اور نہ صرف اس ہاؤز کو بلکہ بورے ہیدر آباد کو یہ بتائیں گے کہ دراصل جو غنٹھ کردی ہو رہی ہے اوس کو جاری نہیں رکھا جائیگا۔

ایک آریبل میر - اگرپی - ڈی - یف کے ہو تو۔

شری افجی راؤ گوانے۔ کوئی بھی ہو کسی پارٹی کا ہو۔ چاہے وہ پی - ڈی - یف کا ہو یا کانگریس۔ دراصل جو لوگ خونی ہیں اور جو خون کرنے کے عادی ہو چکے ہیں اون کی غنٹھ کردی کا سر کچلنے کی کوشش کی جائیگی۔ ہیکرو واچاری صاحب نے (میں اون کا نام اس واسطے لے رہا ہوں)

ایک آریبل میر - جو یہاں کے معاشر نہیں ہیں اون کا نام نہیں لیا جاسکتا۔

شری افجی راؤ گوانے۔ میں اون کا نام لینا نہیں چاہتا لیکن یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کاندھی جنتی کے دن انہوں نے یہ میشگ کی۔ میں خود ہیکرو واچاری صاحب سے واقع نہیں ہوں لیکن مجھے انسوں کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اون کا جو ریکارڈ ہے اوس کو آریبل میر اپنے سامنے رکھیں۔ وہ روپرٹ بھی ہمارے پاس موجود ہے انکوائزی روپرٹ اُن ہیدر آباد پولیس فائزگ

ایک آریبل میر - میں عرض کروں گا کہ جو معاشر حاضر نہیں ہیں

ایک آریبل میر - ہیکرو واچاری اگر ہاؤز کے میر ہوں تو اعترافی ہو سکتا ہے۔

شری افجی راؤ گوانے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان کے متعلق کیا کہا گیا ہے وہ بھی پڑھ کر بتاؤ گا نہ صرف یہ کہ

Memorandum submitted on behalf of the Congress Workers' Convention.

جو کانگریس کے معاشر ہیں جنہوں نے میموونٹم پیش کیا ہے

Mr. Speaker :—Is it necessary to refer to all these details? We are here discussing general and not about a particular individual we need not go in to the character of any particular individual because that person is not here.

شری انجی راؤ گوانے۔ میں ٹیپیل میں نہیں جا رہا ہوں۔ میں یہ چیز اس مسلطے رینگ کر رہا ہوں کہ وہاں جو انکی میٹنگ ہوئی اور جس کے سلسلہ میں دو انسانی بیانیں ضائع ہوئی پہ کام کسی پلاٹ کے تحت کیا گیا اور وہاں کے آشیوں پر حملہ کیا گیا اسی لئے میں اون کا ریکارڈ ہاؤز کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں تاکہ اس لحاظ سے غور کیا جاسکے۔ کانگریس کے لوگوں نے میمورنٹم

— مسٹر اسپیکر۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ کیس عدالت میں جائیگا اس۔ اس کوئی ایسی بات نہ ہوئی جا چکر۔ جسکی وجہ سے اس کیس پر اثر پڑتے۔ منیر اس چیز کو خیال میں رکھیں۔

شری انجی راؤ گوانے۔ مسٹر اسپیکر یہ کیس عدالت میں جائے والا مجبور رہ لیکن مجھے عرض کرنا ہے کہ یہ کسی طرح سے اندر راؤ جو ڈیکشن (Under adjudication) نہیں ہے۔

ایک آنہ میں میو۔ آپ دکیل ہیں ظائز دیکھ لیں۔

شری انجی راؤ گوانے۔ میں یہ نہیں بیان کر رہا ہوں کہ ہیگروں اجاری نے خون کیا یا کسی نے خون کیا۔ لیکن ان لوگوں نے وہاں ملکوں جو پہاڑ کر دیا تھا اوس کو رینگ کرنے ہوئے یہ کہوں تک کہ کس طرح واقعات ہوئے۔ آنولیل منستر کنسنٹنٹ نے پرسوں پر کہا تھا کہ جو واقعہ ہوا ہے وہ صحیح ہے ہم نے چولیں بھیجی ہے۔ لیکن کتنے حالات میں یہ والیہ ہوا ہوئے کس طرح وہ میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ وہاں آج تک گاندھی جیتی اس طرح کبھی نہیں منائی گئی۔ تھے کبھی کانگریس کا فلیک بوجہوں لوو بھالیوں پر لکھا گیا۔ لیکن اوس دن یعنی گاندھی جیتی کے روز بھالے کا نشان لیکر گاندھی جیتی منائی گئی۔ آپ احسا کے پیjarی ہو کر گاندھی جیتی منائے ہیں۔ اون کی جیتی آپ اس طرح منائے ہیں جنہوں نے قبیل کو ہمیشہ احسا کا بمق سیکھایا۔ ایسے حالات میں یہ واقعہ ہوا ہے۔ میں اون کا ریکارڈ تو بنانا نہیں چاہتا وہ آپ سب لوگوں کو معلوم ہے۔ لیکن جو معلومات مجھے ملی ہیں اون سے معلوم ہوتا ہے کہ مجاہد بوجود اسکے کہ جار پولیس کے کامنزٹر موجود تھے اور محروم بھی موجود تھا۔ جب پیشی میں لوگ تھے تو پیچھے سے چند لوگوں نے جن کے ہاتھوں یہیں تباہی۔ پھر جو اور تلویزیون پر پولیس کے پیمانے ہی حملہ کیا ہوں اور پولیس والوں کو بازو ہٹا کر کامنزٹر کی خواہیں کیا جائیں کہ کیا آپ اسی طرح امن قائم کرنا چاہیے ہیں۔ کیا

طرح کی ختنہ گردی اور حملوں کو جاری رکھنا چاہئے ہیں۔ پولیس کو بھی جو آپ کی نوکر ہے امن قائم کرنے کے لئے.....

Mr. Speaker : I presume the hon. Member does not mean the chair

Shri Annaji Rao Gavane : No, Sir (Laughter)

آپ سے مطلب آنریبل مجبور پوسیس سے ہے۔ مجھے یہ کہنا ہے کہ اس طرح کے حالات ہیں۔ وہاں اس طرح فائزنس ہوتے ہیں انسان مارے جاتے ہیں۔ وہاں ڈسٹریشن نہ ہونے کا یقین دلا جاتا ہے لیکن اس یقین دلانے کے باوجود بھی بروسیشن پر حملہ کیا جاتا ہے۔ جب اون لوگوں کو جنہوں نے حملہ کیا تھا ارشٹ کر کے تقیش کے لئے رکھنا جاتا ہے تو کانگریس پارٹی کے جند مسبر امن کو روکتے ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کیا یہی طریقہ حکومت کرنے کا ہے۔ کیا یہ شبد نہیں ہو سکتا کہ جن لوگوں نے اس ارشٹ کو روکتے کی کوشش کی اپنی کاہتوں اس واقعہ کے بیچھے تھا۔ باوجود یہکہ پولیس شہادت ہو ان لوگوں کو گرفتار کرنے ہے لیکن اون کو روکتے کی کوشش کی جانے ہے۔ مجھے آنریبل منسٹر سے یہ کہنا ہے کہ یہ آپ کے لئے امتحان کا وقت ہے۔ آپ کے کئی سرتبہ فرمایا ہے کہ چاہے کسی پارٹی کے کبیوں نہ ہوں اگر وہ گنہگار ہیں تو اونکو سزا دلائی جائیگی۔ میں یہ کہوں گا کہ امتحان کا وقت آگیا۔

شری نریندر - وہ امتحان میں کامیاب ہونگے.....

شوی اپنی راؤ کو اپنے۔ اگر وہ کامیاب ہونگے تو میں مبارکباد دونگا۔ اگر وہ صحیح طور پر انصاف کی نظر سے دیکھنے کے اور گنہگاروں کو سزا دلائیں گے تو میں بیار کیا دوںگا۔ لیکن اگر اسکے خلاف ہوا تو میں کہوں گا کہ آپ ان ختنہ گروہ کو پنهان دینے والے ہیں۔ آپ صحیح معنوں میں امن قائم کرنا نہیں چاہتے۔ میں آنریبل ہوم منسٹر سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ ان واقعات پر غور کریں گے۔ جو واقعات گزرنے ہیں وہ شرمناک ہیں۔ سب لوگوں کو چاہئے کہ وہ امن پرستی پر گھسے غور کریں۔ اگر کوئی پارٹی یہ سمجھتی ہے کہ ایسا نہیں ہے تو وہ بے ثبوت ہے۔ میں آنریبل ہوم منسٹر سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ انصافانہ طور پر اس پر غور فرمائیں گے۔

Some hon. members rose

Mr. Speaker : Now the time is 7-40 and I must at least give 20 minutes to the hon. Minister.

Shri M. S. Rajalingam (Warangal) : May I request you, Sir, to give me some time?

Mr. Speaker : No.

Shri M. S. Rajalingam : Please give me some time Sir, as I represent Warangal.

Mr. Speaker : No.

شری ملپا کو لور - مستور اسپیکرسر - دھرم ساگر قتل کے سلسلہ میں جو موشن لایا گیا ہے اوس پر مجھے کچھ کہنا نہیں ہے لیکن اس کو جو کلر دیکر بتایا جا رہا ہے کہ کانگریس کے ورکروں نے ایسا کیا ہے - تو میں یہ کہونگا کہ آپ اس کو سوچئے - ایک آر گنائزیشن پر جاچ لگانے کی کوشش کر رہے ہیں - وہ آر گنائزیشن جس نے ہمیشہ اہمسا پر وشواس رکھا ہے اور ۶۰ سال کی اتمہاس میں کبھی بھی ہتھیار ہاتھ میں نہیں اٹھایا - آج بھی اپنی پالیسی کو اسی طرح قائم رکھئے ہوئے ہے - جب گاندھی جیتنی کے سلسلہ میں کانگریس ورکرس پریہات پھیری نکلتے ہیں تو اون کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہے - اون کو جوستے بتائے جاتے ہیں - جب ورنگل سے اوسی روز لیدرس بروگرام کے موافق آتے ہیں گاندھی جیتنی منانے کے سلسلہ میں - اور گاؤں میں اون کا برو میشن لایا جاتا ہے تو اون پر اعتراض کیا جاتا اور راستہ روکا جاتا ہے - کانگریس کے نیدرس اون کے گھروں کو جاتے ہیں اور بات چیت کرتے ہیں - اگر کانگریس اور لیدرسوں کی نیتی یہ نہیں رہتی تو وہ لوگ اون کے گھروں کو کیوں جانتے اور بات چیت کرتے اور سمجھائے کی کیوں کوشش کرتے - ہاؤز میں بھی اس چیز کو مان لیا گیا ہے کہ کانگریس کے لیدرس کمیونسٹوں کے گھروں کو گھر تھے ان کو سمجھائے اس سے اندازہ لکھ سکتے ہیں کہ ہماری کیا نیتی تھی - اسکے برعکس آپ کا اور آپکے آر گنائزیشن کا وشواس بھی ہتھیار پر ہے - آپ نے کہا کہ ہمارا وہ مومنٹ ختم ہو گیا لیکن حکومت کہتی ہے کہ آپ لوگوں نے اپنی پورے ہتھیار واپس نہیں کرنے - اس کے تائید میں بتاسکا ہوں کہ کرناٹک کے اندر حال ہی میں اندرون ایک ماہ تعلقہ التند کے موضع میں ایسے واقعات ہوئے ہیں آپ کے لوگوں نے وہاں قتل کیا ہے سلزمن کے خلاف پرچہ چاک ہوتا ہے تو معلوم ہوتا ہے خود کنویشن کے کنویں نے یہ قتل کیا ہے - جو آپ اور آپکے دوست اس میں شریک تھے تقریباً کر کے آئے تھے جو کنوشن انہوں نے بلا یا تھا کیا یہ کانگریس کے لوگوں ہیں جو قتل کئے ہیں ؟ یہ آپ سوچئے اپنے دل ٹول کر دیکھئے کہ کیا یہ غلط ہے یا نہ - آپ حکومت پر الزام لگاتے ہیں جو ہورہا ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ کن کی نمائندگی کر رہے ہیں - ہم تو پبلک کی نمائندگی بخشن الفاظ سے نہیں کر رہے ہیں بلکہ عمل سے کر رہے ہیں - عوام نے اپنا فیصلہ دئے دیا ہے کہ کانگریس ہی میں اور ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں -

مشروی وی - ڈی - دیشپانڈے میں - اپنی تھوڑی دیر میں معلوم ہو چائیکا -

(Laughter)

شری ملپا کو لوڑ - سینسپل لکشنر کے واقعات نے بھی بت دیا ہے کہ پہلک آپ کے ساتھ نہیں ہے - اس سلسہ میں نہیں کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ یہ خاص چیزیں اور حالات ہیں آپ اس کو اپنے طور پر سوچئے - آپ راستہ بہنک لگئے ہیں - آپ کے ورکروں کے پاس ہتھیار موجودہ ہیں حکومت کو آپ نے اپنے پورے ہتھیار حوالے نہیں کیا - علاوہ آپ خود لاچار ہو گئے ہیں ہتھیار دینے سے - کیونکہ وہ آگر آپ کو ہتھیار دینے سے انکار کئے بھر بھی آپ ان کونکل باہر نہیں کرتے - اداہ مید رکھتے ہیں - اسی لئے تو پہلک نہیں ہو سکر آبکے لوگوں کو ماری ہے تو آپ یہ کہتے ہیں کہ کانگریس کے خندے مارتے ہیں - یہ کانگریسی نہیں مارتے بلکہ یہ پہلک کا ری ایکشن ہے - اسلئے پہلے آپ اپنی غلطیوں کو درست کیجئے - پھر پہلک ضرور آپکی طرف آئیں گے - آپ سے کہیں کہ آپ حکومت کیجئے - میں آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایک واقعہ کو ایکر کانگریس پر کیچڑا چھالنے کی کوشش نہ کیجئے - اگر کانگریس کا کوئی آدمی بھی ایسی حرکت کرتا ہے تو کانگریس اسکی پیچ نہیں کری - اسکونکل باہر کر دیگی مگر آپ ہیں اذ سے کام لیتے ہیں -

ایک آزیبل میر - اسکے اور طریقہ ہوتے ہیں -

شری ملپا کو لوڑ - آپ اس طرح سوچئے کہ ہم پر کیچڑا چھالنے کی بجائے اپنی غلطیوں کیوں دور سریں - اب تک اپنی جس طرح چھپائی کی کوشش کی گئی ہے انکو اس کلوڑ کیا جائے - تو پھر میں ایک دو تین چار گن کر بلالتا ہوں کہ وہ ایسے کسی واقعات ہوتے ہیں سمجھو میں آجائیکا انور تعمقہ اللد کا جو آپ کا کنویں ہوتا ہے وہ قتل کے مقدمہ میں انوالوں ہوتا ہے تو کس صورت میں آپ کہہ سکتے ہیں ہم بے گاہ ہیں - ہی بلالتا میرا مقصد تھا -

شری کے - وینکٹ رام راؤ - آج ہاؤز کے سامنے جو الگرمنٹ موشن آیا ہے - ...

سٹر اسپیکر - ہ منٹ کا وقت دیا جاتا ہے -

شری کے - وینکٹ رام راؤ - اس میں ایک ایک چیز غور کرنا ہے - میں یہ نہیں چاہتا کہ ہمیں جذباتیں ہیں جو اپنے جذبات کی آڑ میں حقیقی اور نہیں واقعات پر پہنچ دالنے کی کوشش کی جائے - یہ صاف طور پر ظاہر ہے کہ ورنگل میونسپالٹی کے چیرین صاحب وہاں کیوں جاتے ہیں - گاندھی جیتنی کسی ڈھنگ سے منانی جاتی ہے - کیا بندوقوں سے - بھالوں سے اور بیچھوں سے منا رہے تھے - لکشمی ریڈی نامی شخص کو مارتے ہیں - کیوں مارتے ہیں اسلائی کہ اس سے مخالفت ہے - اور یہ سمجھکر کہ انکے پیچھے لوگ ہیں - یہ اپنے ہی کئی ہوئے کرتوں ہیں یہ اپنا ہی کہا ہوا ہاپ - لیکن اس سے پیچ سکتے ہیں لملائے آزیبل مسٹر چیرین اہمسا کے پھاری دھرم ساگر

کئے - وہ اسیچ پر تقریر کرنے کے لئے نہیں گئے - میں ان تمام چیزوں میں جانتا نہیں چاہتا۔ لیکن میں یہ کہونگا کہ جو پاپ ہوا اسکا بھائیا بھوٹ چکا ہے۔ یہ کہنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ اس میں کسی قسم کی سیاست نہیں تھی۔ اس سے بُڑھکر اوز کیا ہو سکتا ہے یہ حکومت کی موجودہ پالیسی کا ہی نتیجہ ہے۔ ہم ابتداء سے مختلف طریقوں سے اسی چیز کو منسٹر صاحب کے سامنے لاتے رہے ہیں لیکن منسٹر صاحب تو ایک ہی رٹ لگئے ہیں۔ ”یہ صحیح نہیں ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے۔“ یہ واقعات اسی کا نتیجہ ہیں۔ یہ طوطی کا سبق اب بھی بھولیکے یا نہیں۔ یہ بھی سوال آپکے سامنے ہے کہ آیا آپ قانونی راج چاہتے ہیں یا پولیس راج یا غندوں کا راج چاہتے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑا امتحان آپکے سامنے ہے۔ اس میں کامیاب ہوتا یا ناکام ہوتا یا ناکام ہوتا آپ ہی پر منحصر ہے۔

میں اس چیز کو ہاؤز کے سامنے لانا چاہتا ہوں اور یہ جانتا چاہتا ہوں کہ بی۔ ڈی۔ ایف کے ورکرس کہاں رہتے ہیں۔ کیا کرتے ہیں۔ کیا کہاتے ہیں۔ یہ سب دریافت کرنے کی کوشش کیوں کی جاتی ہے۔ ہماری ایک لیگل پارٹی ہے۔ کاسٹیشن کے آرٹیکل ۱۹ کے تحت ہمیں اسکا حق ہے۔ اسکے باوجود آپ پولیس کو کہتے ہیں کہ وہ ہمارے بارے میں معلومات رکھیں۔ انتہا یہ ہے کہ ہماری پوری ہستری متكلّم جاتی ہے۔ میں آنریبل منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ ڈسکرینیشن کیوں۔ ہوم منسٹر کو ایم۔ ایل۔ ایزی ہستری چاہئی لیکن آپکی ہستری روز روشن کی طرح آج دنیا کے سامنے آچکی ہے۔ اسکے بعد کسی اور کی ہستری جمع کرنے کی آپ کیوں کوشش کرتے ہیں۔ تمام پولیس اسٹیشن کو ایسے ڈسکرینیشن کا حکم دیا گیا ہے جو فلسفیم اور ہتلریزم کی حد تک چل جائی گیا ہے۔ آج پولیس اسٹیشن کو کوئا دیتے ہیں کہ اتنے مقدمات لیکر عدالت میں جائیں۔ پولیس کو آپ کہتے ہیں کہ ہماری شکایتیں کرے۔ جب ہم اسہ شکایت پر شکایت کرتے ہیں تو آپکا طریقہ عمل یہ ہوتا اور یہ جواب دیا جاتا ہے کہ ”یہ بھی صحیح نہیں“، یعنی رٹ لکائی جاتی ہے۔ پی۔ ڈی۔ ایف کے لوگوں پر خلل کر کے آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کی ترقی ہو رہی ہے۔ اور یہی ذمہ داری امنسٹریشن میں یہی آئی ہے۔ جہاں کیوں دیکھو پولیس کا یہی جمال ہے۔ قانون و ایون کچھ نہیں۔ میں بتلاتا چاہتا ہوں کہ الکشن ہونے کے بعد یہ پی۔ ڈی۔ ایف پارٹی نے کسی قسم کا تشدد نہیں کیا۔ کسی کانگریسی فرادری پر حملہ نہیں کیا گیا۔ میرید یہ چیزیں کروتا ہو گی کہ کسی چیکہ۔ کسی بھی دیہات۔ کسی موضع میں، یعنی کانگریسیوں کو جلسہ کرنے سے نہیں روکا گیا۔ ہمارا تو یہ خیال ہے کہ جس طرح ہم چاہتے ہیں کہ خلریے میشکر ہوں وہی ہیں دوسروں کے بھی میشکر ہونا چاہتے۔ ہم چاہتے ہیں جس طرح ہم انہی بالیس کا اظہار کہتے ہیں کانگریس، نہیں لوگوں کے سامنے اپنے سدهاتویہ کا بوجار کرے نہ کہ بھی۔

لپکھتے ہیں کہ لوگوں کا ری ایکشن بدلا ہے لیکن میں آپکو حضور نگر اور مریال گورہ، کا حال بتلانا ہوں - وہاں کوئی بھی کانگریسی وزکر سوانح بونیس کی مدد پکے نہیں جاسکتا۔

(کانگریس بنچر سے آوازیں - غلط ہے - غلط ہے - غلط ہے)

شری دابی شنکر - کہبیں نہیں جاتے ہد تو بونیس کے ساتھ جاتے ہیں خندہ گردی کرنے ہیں۔

Mr. Speaker : Order, order.

شری کے - وینکٹ رام راؤ - حضور نگر کے ایسے واقعات ہیں - میں دو تین واقعات بلاسکتا ہوں - یہ حکومت کی پالیسی کا نتیجہ ہے - لیکن آج اسکے پاپ کا بھائیا پھوٹ رہا ہے۔

Shri G. Sreeramulu : The hon. Minister can speak at 8 o'clock. I may kindly be given at least five minutes.

منسٹر قارہوم (شری دکبیر راؤ بندو) - جیسا کہ میں نے کہا ہے جو واقعہ ہوا وہ نہایت انسومناک لور شرمناک واقعہ ہے - یہ ستھرے کے بعد مجھے یاد آگئی اس وقت کی جیکے کاندھی ہی کی ہتھاہوں لور لسکر بعد ہی ہم نے مناکہ بھٹی پریسٹنسی اور میں - ہم ہمچل لس خیال ہے کہ فاتحہرام گوٹھے ایک سہاراشٹرا برهمن تھا کئی لوگوں کے مکلا جلائے گئے - کئی لوگوں کے مکلا لوث لئے گئے - ایک اہم سا کے پیماری کی ہتھا پر اس طرح کا رد عمل ہوا - اسکا مطلب صرف یہ ہے کہ جو ہمسا دل میں رہتا ہے وہ زبان پڑ آ جاتا ہے - پھر عمل میں آ جاتا ہے - وہ عالمہ علیحدہ روپ لیتا ہے - جیسا کہ آنہ دل میں نے کہا کہ کچھ اشتغال انگیز نعرے لکائے گئے - ظاہر ہے کہ اسکا رد عمل کچھ اس طرح کا ہوگا، کچھ اس سے بھی ڈھکر ہوگا اور بالآخر قتل و خون ہی اسکی آخری منزل ہوتی ہے - میں نے ہاؤس میں مختلف تقریبوں میں - میں نے کہا ہے کہ اصل واقعات زیر تحقیقی ہیں - وہ عدالت کے سامنے ہیں - میں نے ہاؤس کو یہ اطمینان دلایا ہے کہ بلا رو رعایت سقتمہ چلا دیا جائیگا - ایک جو اخلاعیں آئی ہیں یہ ان سے وہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک ملزم گرفتار کر لیا گیا ہے اور کچھ لوگوں کی گرفتاری کا حکم دیا گیا ہے - خیر یہ تو ہوتا رہیگا - لیکن میں نے انہی اطمینان کے لئے اس رینک (Rank) میں جو ہائیسٹ آئیس (Highest Offices) ہوسکا ہے اور جسکی غیر جلدیاری کے باہم میں مجھے قیمت ہے ؎ی - آئی - جی - تھوڑا جو نہ کہی تلکانہ میں رہے اور نہ تلکانہ کے پچھلے واقعات سے انکے متاثر ہوئے کا انداشہ اپنی وطن بھیجا ہے - وہ یوں موقع ہیں اور انہیں کے زندگانی تشیش کرنے کا حکم دیا گیا ہے - مجھے قیمت ہے کہ یہ معاملہ عدالت میں جائیگا - لیکن امہم ہے

پہلا شدہ مسائل پیش کئے گئے ہیں اور یہ بتلانے کی کوشش کی گئی ہے کہ "غندہ گردی چل رہی ہے - ہم منسٹر صاحب سے کہتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ عدالت میں جاؤ،" اس بارے میں میں یہ عرض کروں گا کہ ہم اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ روپ آف لا (Rule of Law) رہے - اگر کوئی کہتر ہیں کہ قانون و انون کچھ بھی یہ سچنے کا میکانیکل (Mechanical) طریقہ ہے تو میں اسکو سمجھے لینا چاہتا ہوں - لیڈر آف دی اپوزیشن میری جگہ ہوتے تو اسکی روک تھام کے لئے کیا طریقہ اختیار کرتے ، اگر وہ مجھے سمجھائیں اور اطمینان دلائیں تو میں بھی وہ طریقہ اختیار کروں گا - چاہے وہ تلنگانہ میں ہو - مرحوم نگر میں ہو یا مریال گوڑہ میں ، برا بر اسکی روک تھام کی جائیگی - لیکن قانون میں معمولی مار پیٹ کے لئے ضہانت اور چلکہ کی کارروائی کی جاسکتی ہے - ضابطہ فوجداری کے لحاظ تھہانت اور چلکہ لیا جائیگا - ورنہ لیڈر آف دی اپوزیشن کیا یہ چاہتے ہیں کہ پولیس برا بر گرفتار کرتی رہے - وہ مجھے قائل کریں کہ کونسا قانونی راستہ ایسا ہو سکتا ہے جسکے ذریعہ ہم اسکی روک تھام کر سکتے ہیں - اگر وہ کوئی پازیشو (Positive) تعویز بلاسکتی ہیں تو مناسب ہے - میں خود چاہتا ہوں کہ اسکی روک تھام ہو جائے۔

شری وی - ڈی - دشمنانڈے - میں نے آپکے سامنے یہ سمجھنے پیش کیا تھا کہ می - آئی برا نجی ڈائیکٹ اپکے تحت رہے - وہ ڈائیکٹ انویسٹیگیشن (Direct investigation) کر کے آپکو رپورٹ دے - آپ ہمیں مشورہ دیتے ہیں کہ ہم عدالت میں جائیں - ایسے جو واقعات ہوتے ہیں تو آپ کو اسٹپ (Step) لینا چاہئے۔

شری دکھر راؤ بندو - اسکا پروپوزشن (Proportion) آپ کے سامنے نہیں ہے - اسلئے آپ سمجھ رہے ہیں کہ ایسا عمل کیا جاسکتا ہے - میں واقعات آپ کے سامنے رکھتا ہوں - میرے پاس روزانہ دس یس ایسی شکایات آتی ہیں - آپ اندارہ لکائیں کہ ان سب کے بارے میں اس طرح تحقیقات کیسے ہو سکیگی - حال ہی میں میں نے ایسا انتظام کیا یہی ہے اور جہاں کوئی منگن واقعہ پیش آتا ہے تو وہاں خاص طور پر ایک آفسر کو بھیجا جاتا ہے - لیکن کئی شکایات ایسی ہوئی ہیں کہ پولیس پہلی نئے تھیڑے ہمار دیبا - کسی نے ڈنڈا مارا - کسی نے چہری لکھی ایسے یہیں واقعات سے متعلق روزانہ کئی شکایتیں میرے پاس وصول ہوئی ہیں - ہر ایک واقعہ کے لئے ایک ایک آفسر کو خاص طور پر تحقیقات کے لئے بھجوا کر زیورٹ طلب کر کے غور کرنا ممکن نہیں - یہ بات ایسی نہیں ہے کہ ہاؤس کے سامنے اسپرڈ سکشن کیا جائے - لیڈر آف دی اپوزیشن مجھے قائل کریں اور بتائیں کہ آخر کس طرح عمل کیا جائے - غندہ گردی کی روک تھام کے لئے میں بالکل مستفق ہوں - انہوں نے جو یہ رائے دی ہے اس کے لئے میں انکو بدھائی دیتا ہوں - میں یہی اسی بات پر بقین رکھتا ہوں کہ جیتک تشذد کا کھیل نہ چھوڑ دیجے تک نہ کوئی پتہ نہیں سکتی۔

میں پھر سے بخوبی دلکش ہوئے کہ اس سنبھالے میں جو بھی گنگوہ ہونگے ان کے
خلاف برا بور کروٹی کی جائیگی اور ایکھے خلاف مقدمہ چلا دیا جا کر انہیں سزا دی جائیگی۔

Prorogation of the Assembly

Mr. Speaker : I shall read to the House a communication received just now from the Rajpramukh, wh.ch runs thus :

: "In exercise of the powers conferred by sub-clause (a) of clause (2) of Article 174 read with Article 238 of the Constitution, I, Mir Osman Ali Khan, Rajpramukh of Hyderabad, do hereby prorogue the House of the Legislature of the Hyderabad State with effect from the 8th October, 1953."

The House was accordingly prorogued.

